

اس کے اسلام اور عالم کا داعی کی شانِ ایشیائی

جون 2016ء



اصلاحِ نیت کس طرح ممکن ہے؟

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کا خصوصی تربیتی خطاب

ماہنامہ
منہاج القرآن
لاہور



ساختہ ماڈل ٹاؤن کے 2 سال 17 جون کو لاکھوں عوام شہداء سے اظہارِ تکہتی کریں گے



شہیدہ انقلاب شازیہ مرتضیٰ



شہیدہ انقلاب تنزیلا امجد



شہید انقلاب محمد عمر صدیق



شہید انقلاب غلام رسول



شہید انقلاب محمد اقبال



شہید انقلاب خاور راہ نچھا



شہید انقلاب رضوان خان



شہید انقلاب محمد عامر حسین



شہید انقلاب حکیم صفدر حسین



شہید انقلاب شہباز مصطفوی

تذکرہ ان کی وفاؤں کا



منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے۔ ورکرز کنونشن سے محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا خطاب



آسٹریلیا۔ انٹرنیشنل حلال کانفرنس میں محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی شرکت اور اظہارِ خیال



تحریک منہاج القرآن سنٹرل پنجاب کی تقریب حلف برداری



منہاج القرآن یوتھ لیگ کے زیر اہتمام ”ضرب امن“ تربیتی ورکشاپس

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

حسن ترتیب

- 3 ادارے۔ آئین و قانون ممکن حکمرانوں سے نجات ضروری ہے!
- 5 {القرآن}۔ اصلاحِ نبیت کس طرح ممکن ہے؟ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
- 14 {الفقہ}۔ آپ کے فقہی مسائل مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی
- 18 رمضان المبارک۔ اصلاحِ اعمال اور صفائے باطن کے لحاظ ڈاکٹر نعیم انور نعمانی
- 24 ساخماڈل ناؤن کے 2 سال۔ 17 جون کو لاکھوں عوام کا اظہارِ تکبیر نورا اللہ صدیقی
- 30 تذکرہ ان کی وفاؤں کا علامہ غلام مرتضیٰ علوی
- 37 زندگی کے طوفانوں کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟ شفاقت علی شیخ
- 43 ملکی حالات و واقعات۔ حقائق کیا ہیں۔۔۔؟ عین الحق بخدادی
- 49 تحریکی سرگرمیاں
- 52 ہدایات برائے زکوٰۃ 2016ء
- 54 خصوصی ہدایات برائے معتکفین شہر احکاف 2016ء

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر علی اکبر قادری لاہوری

ایڈیٹر
محمد یوسف

اسسٹنٹ ایڈیٹر
محمد شعیب بڑی

مجلس مشاورت

ساجزادہ فیض الرحمن درانی، خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم، جی ایم ملک
سرفراز احمد خان، منظور حسین قادری
غلام مرتضیٰ علوی، نورا اللہ صدیقی، فرح ناز

مجلس ادارت

علامہ محمد معراج الاسلام مفتی عبدالقیوم خان ہزاری
پروفیسر محمد نصیر اللہ معینی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم
گرافکس
عبدالسلام
خطاطی
محمد اکرم قادری
عکاسی
محمود الاسلام قاضی

قیمت فی شمارہ: 35 روپے
سالانہ خریداری: 350 روپے

مشرق وسطی جنوب شرقی ایشیا، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا،
کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و رہائش گاہ
متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ



ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email: mqmujaallah@gmail.com (محلہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/افتاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک افتاء)

Phone: UAN:042-111-140-140 Ext:128

ٹرینل زرکابیتہ اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

حمد باری تعالیٰ

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ہے رھکِ فلک ، رحمتوں کا خزینہ
 زمیں پر خُدا کے نبی کا مدینہ
 ہوائیں معطرِ فضائیں معنبر
 ہے جنت سے بڑھ کر یہ جنت کا زینہ
 مدینے کے نوری مناظر کے صدقے
 ملے چشمِ عاشق کو نوری سیکنہ
 وہ نورِ علیٰ نورِ ماحول دیکھا
 منور ہوا جس سے میرا بھی سینہ
 سجا کرۂ ارض پر یوں مدینہ
 اگلوٹھی پہ جیسے مرصعِ گنبد
 دلائے یہ احساسِ خوشبوئے طیبہ
 ملا ہے فضا میں نبی کا پسینہ
 مولاہ پہ لہجہِ حضوری کا پایا
 خوشا وہ گھڑی وہ برس وہ مہینہ
 حقیقت کھلے جس پہ شہرِ نبی کی
 پکارے وہ ہر دمِ مدینہ مدینہ
 تصورِ مدینے کا دل میں بسا ہے
 رہے روز و شب میرے لب پر مدینہ
 مدینہ نہ بھولے مدینے کے والی
 ملے زندگی کو وہ زریں قرینہ
 مدینے کے زائر کے دل کی دُعا ہے
 وہ دربارِ آقا سے لوٹے کبھی نہ
 قلق ہی بڑھے گا مدینے سے جا کر
 لگے گا اے زائر! ترا دل کہیں نہ
 قضا مجھ کو ہمدانی لے جائے طیبہ
 ہے میرا مدفنِ بجاکِ مدینہ
 (انجمنِ اشفاقِ حسین ہمدانی؛ فیصل آباد)

تو ہی رحمن ہے رحیم ہے تو
 میرے مولا! بڑا کریم ہے تو
 انجمنِ انجمن ترے جلوے
 بوئے گل ہے کہیں شمیم ہے تو
 ہر کوئی سرگوں ہے تیرے حضور
 ہر شہنشاہ سے عظیم ہے تو
 دور ہے آنکھ کی رسائی سے
 ہاں دلوں میں مگر مقیم ہے تو
 ہے ترے پاس سب حسابِ عمل
 کاتب و محرم و منیم ہے تو
 تو کہ جبار ہے تہار بھی ہے
 اور کرم گستر و حلیم ہے تو
 تجھ سے پوشیدہ کب عمل ہے کوئی
 سب تجھے علم ہے علیم ہے تو
 صابری پر خطا ترا بندہ
 طالبِ فضل ہے رحیم ہے تو
 ﴿محمد علی صابری﴾

آئین و قانون شکن حکمرانوں سے نجات ضروری ہے!

ملک پاکستان میں آئین و قانون کی بالادستی تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ شہریوں کی جان و مال کے تحفظ پر مامور حکمران آئین و قانون کو اپنی من پسند خواہشات کے مطابق استعمال کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ جب کوئی ان قانون شکنیوں پر احتجاج کرتا ہے تو اقتدار پر قابض یہ مخصوص حلقہ شور بلند کرنا شروع کر دیتا ہے کہ ”غیر جمہوری قوتوں کے ہاتھ مضبوط کئے جا رہے ہیں“، ”جمہوریت خطرہ میں ہے“۔ سوال یہ ہے کہ کیا جمہوریت چلانے کا یہ طریقہ ہے کہ ملک کو آئین و قانون کی عملداری سے مکمل آزاد کر دیا جائے اور جس حد تک بھی ہو سکے بانگ دھل عوام کے بنیادی حقوق کی پامالی کے سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان نا اہل اور بد عنوان حکمرانوں کے ہاتھوں ملک کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہیں، کرپشن دیمک کی طرح ملکی وسائل کو چاٹ رہی ہے، ٹیکس چوروں، قرض معاف کرانے والوں اور کرپشن کنگ حکمرانوں نے ملک و قوم کے مستقبل کو تباہی سے دو چار کر دیا ہے۔ قوم کو تعلیم، صحت سمیت تمام بنیادی حقوق کی سہولتوں سے محروم رکھنے والے یہ حکمران انسانیت کے دشمن ہیں اور عوام کا خون نچوڑ کر اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں۔ ہر سال لاکھوں خاندان غربت کی لکیر کے نیچے جا رہے ہیں جبکہ حکمرانوں کے اثاثے دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں۔ الغرض تین سال قبل غیر آئینی الیکشن کمیشن کے تحت ہونے والے جعلی انتخابات کے ذریعے قائم ہونے والی جعلی حکومت کی بد اعمالیوں کا نتیجہ آج پوری قوم اور ادارے بھگت رہے ہیں۔

پانامہ لیکس میں موجود کرپشن کے دستاویزی ثبوت ایک کھلی کتاب کی مانند پوری قوم کے سامنے ہیں۔ ایک ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود حکمرانوں نے پوری قوم کو الجھا رکھا ہے۔ وزیر اعظم یہ بتانے پر تیار نظر نہیں آتے کہ انہوں نے دولت کہاں سے کمائی اور بیرون ملک کیسے پہنچائی اور وہاں بڑے بڑے مہلات کس طرح خریدے؟ حکمرانوں کی خدمات غیر ملکی بنک بھرنا اور مشکوک دولت سے کھریوں کی جائیدادیں بنانا ہے۔ اپنے ذاتی کاروبار کو کامیابی سے چلانے والے پاکستان کے ہر ادارے کے زوال کے ذمہ دار ہیں۔ مہنگائی کنٹرول کرنے کے دعویدار ضرورت کی ہر چیز کو غریب کی پہنچ سے دور کرنے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔ آئندہ بجٹ میں 500 ارب کے نئے ٹیکس لگائے جا رہے ہیں۔ جو حکمران خاندان خود آف شور کمپنیاں بنا کر ٹیکس چوری کرتے ہوں، انہیں تاجروں، صنعتکاروں اور دیگر طبقات سے ٹیکس مانگنے کا کوئی حق نہیں؟ 30 سال پہلے پاکستان کو ایشیا کا ٹائیگر بنانے کے دعوے کر نیوالے آج بھی وہی دعوے دہرا رہے ہیں۔ غریب آدمی بجلی، روزگار، صاف پانی، تعلیم، صحت اور انصاف کے لئے دہائی دے رہے ہیں مگر وزیر اعظم اپنے اور خاندان کے احتساب سے بچنے کیلئے شہر شہر بھاگ رہے ہیں۔ ان حکمرانوں کا جلسوں کا یہ کھیل ان کی بوکھلاہٹ اور ذہنی شکست کا ثبوت ہے۔

غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ، اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافے نے غریب کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ ہوشرباء مہنگائی نے قوم سے جینے کا حق چھین لیا ہے۔ عوامی مسائل کے احساس سے نابلد یہ نا اہل، کرپٹ حکمران مخدوش اور بوسیدہ عمارت کی طرح ہیں جس سے ملک و قوم کو شدید ترین خطرہ ہے۔ لہذا اس عمارت کو مسمار کر کے

تعمیر نو کی ضرورت ہے۔ کچھ لوگ مرمت سے کام چلانے پر بضد ہیں، ان کا یہ مطالبہ قوم کو بلے تلے دبانے کا مکروہ اقدام ہوگا۔ ملک پر مسلط خاندانی بادشاہت خود کو کسی کے سامنے جواہدہ نہیں

سمجھتی۔ کرپشن کی اس حکومتی عمارت اور نام نہاد جمہوری نظام کو گرانے کیلئے قوم سے ایک فیصلہ کن کردار مطلوب ہے۔ جس سے حقیقی جمہوریت کا قیام اور عوام کے بنیادی حقوق کی بحالی ممکن ہو سکے۔

عوام چاہتے ہیں کہ قومی دولت کے لٹیروں سے لوٹی گئی پائی پائی وصول کی جائے مگر افسوس! احتساب کے ادارے لمبی تان کر سوائے ہوئے ہیں۔ جب تک عوام حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر ملک بچانے اور قومی خزانہ لوٹنے والوں سے نجات کا عزم کر کے باہر نہیں نکلیں گے، احتساب کا عمل شروع نہیں ہوگا۔ ان حالات میں پاکستان عوامی تحریک واحد جماعت ہے جس نے اس ڈاکو راج کو چیلنج کرتے ہوئے 14 لاشیں اٹھائیں اور آج دو سال گزر جانے کے بعد بھی تنہا انصاف کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ 19 کروڑ عوام کے حقوق کی بازیابی کیلئے آواز بلند کرنے پر زخمی اور لاشیں دی گئیں، اس کے باوجود ہمارے کارکنوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے قاتلوں کو اُن کے منطقی انجام تک پہنچا کر دم لیں گے اور کسی صورت خون کا بدلہ خون کے مؤقف سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

17 جون 2016ء کو سانحہ ماڈل ٹاؤن کے دو سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس موقع پر قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے زیر قیادت یوم شہداء منایا جا رہا ہے، اس تاریخی اجتماع میں لاکھوں عوام اپنے شہید بہن بھائیوں سے اظہارِ بیعت کریں گے۔ شہدائے ماڈل ٹاؤن کا خون رنگ لائے گا۔ حکومتی دہشتگرد انصاف کا راستہ اب زیادہ دیر تک نہیں روک سکیں گے۔ قاتل حکمرانوں کے دن گنے جا چکے ہیں۔ جلد عوامی انقلاب کے ذریعے دہشتگرد اور کرپٹ حکمرانوں کے اقتدار کا خاتمہ ہوگا۔ شہداء ماڈل ٹاؤن کا قصاص لیا جائے گا اور ظلم و جبر کے اس دور کا خاتمہ ہوگا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک و قوم کے جسد کے ساتھ چمٹنے والی ان جوکوں اور قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والی ان دیکوں کا بلا تفریق احتساب کیا جائے۔ پانامہ لیکس کے انکشافات کے تناظر میں حکمران خاندان کافی الفور احتساب ناگزیر ہے۔ حکمران خاندان کا احتساب قومی اداروں اور اپوزیشن کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس لئے کہ قوم قومی دولت لوٹ کر بیرونی بینک بھرنے والوں کا کڑا احتساب چاہتی ہے۔ پارلیمانی اپوزیشن احتساب کی یہ قومی ذمہ داری پورا کرنے میں مکمل ناکام رہی ہے۔ اس لئے کہ عرصہ دراز سے عوام پر مسلط یہی مخصوص چہرے اور خاندان بھی کرپشن کی غلاظت میں لت پت ہیں۔ لہذا ان سے حکمرانوں کے احسان کی امید رکھنا بے جا ہے۔ ایسے حالات میں قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا ایجنڈا ہی ملک و قوم کے عین مفاد میں ہے کہ اس فرسودہ سیاسی و انتظامی نظام کو خیر باد کہے بغیر حقیقی تبدیلی ناممکن ہے۔ اس کے لئے قوم کو ملک میں سچی، صاف ستھری، کرپشن سے پاک حقیقی جمہوریت کے قیام اور ان کرپٹ حکمرانوں سے نجات کیلئے میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔ وقت آ گیا ہے کہ پوری قوم ملک میں رائج کرپٹ نظام کے خاتمے کیلئے پاکستان عوامی تحریک کا ساتھ دے، تاکہ ملک کی تقدیر اور غریب کی حالت بدل سکے۔ اس کے لئے کرپشن مکاؤ کے یک نوازی ایجنڈے پر متفق ہو کر خوشحالی کی جدوجہد کا آغاز کرنا ہوگا۔

اصلاح نیت کس طرح ممکن ہے؟

خصوصی خطاب: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ☆

معاون: محمد خلیق عامر

مرتب: محمد یوسف منہاجین

لہذا اعتکاف ہو یا رمضان المبارک کے علاوہ سال کے باقی ایام، جب بھی مسجد میں آئیں، بیٹھیں تو درج ذیل ۱۰ نیت کر لیا کریں۔ ہر عمل پر اگر کم سے کم دس گنا اجر بھی ملا تو دس نیتوں پر ہمیں ایک سو اعمال صالحہ کا اجر فقط ایک عمل صالح پر ملے گا۔ یعنی ایک عمل میں کئی نیتوں کو شامل کر لیں تو وہ عمل نور علی نور ہوتا چلا جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہر نیت خالصہ و صافیہ ہو اور محض اللہ کے لیے ہو، اسی صورت میں نیتوں کا کرنا اللہ رب العزت کے قرب و رضا، اخروی نعمتوں، دنیاوی برکتوں اور سعادتوں کا باعث ہوگا:

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ. (الزمر، ۳۹: ۳)

” (لوگوں سے کہہ دیں:) سُن لو! طاعت و بندگی

خالصاً اللہ ہی کے لیے ہے۔“

ہر خیر اور ہر شر کا مبدا نیت ہے۔ ایک عمل صالح بہت سی نیک نیتوں کا مجموعہ بھی بن سکتا ہے۔ بہت سی مکمل نیک نیتیں اگر ایک نیک عمل کے ساتھ شامل کر لیں تو ہر نیت کے نتیجے میں الگ الگ وجود میں آنے والے عمل صالح کا ثواب ایک عمل کے کرنے پر بندے کے مقدر میں لکھ دیا جاتا ہے۔ گویا ایک عمل کی شکل میں اُس عامل کے لئے کثیر اعمال صالحہ کا دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ثواب جمع ہو جاتا ہے۔

۱۔ اللہ کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کی نیت

جب بھی مسجد میں کسی بھی وقت کی نماز کے لئے داخل ہوں تو پہلی نیت اور تصور یہ کریں کہ اللہ کے ساتھ خلوت کرنے، اللہ کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے اور اللہ کے حضور تنہائی میں کچھ باتیں کرنے آئے ہیں۔ اللہ سے باتیں کرنا مناجات ہے۔ جب ہم کہتے ہیں: اللہم، ربنا، الہی، رب العالمین، ارحم الراحمین الغرض جس نام سے بھی اس کو پکارتے اور اس سے مانگتے ہیں تو یہ تمام مناجات اور مولیٰ سے باتیں ہیں۔ بندہ اپنی نیت کو جتنا صاف کرتا چلا جائے اور اپنے ذہنی، قلبی، روحی تعلق کو جتنا

نیت کیا ہونی چاہئے اور اصلاح نیت کس طرح ممکن ہے؟ یاد رکھیں کہ عمل کرنے والوں کی نیت جتنی صافیہ و خالصہ ہوتی چلی جائے اور اس میں دنیا کی شہوت، حرص، کبر، حسد، بغض، طمع اور لالچ کلیتاً نکل جائیں، یہاں تک کہ نیکی اور بدی کی نیتیں باہم خلط ملط بھی نہ ہوں، یعنی نیت معتزجہ اور کدرہ بھی نہ ہو بلکہ نیت خالصہ و صافیہ لوجہ اللہ ہو جائے تو پھر بغیر حساب و شمار کے اجر و ثواب بھی حاصل ہوتا ہے اور نیت کی اصلاح کا عمل بھی جاری و ساری ہو جاتا ہے۔

اللہ کی طرف یکسو کر کے بڑھتا چلا جائے توں توں وہ اللہ کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ اللہ تو پہلے ہی ہم سے قریب ہے، اس لئے کہ اس کا فرمان ہے کہ

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ.

”اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں“۔ (ق، ۵۰: ۱۶)

دور تو ہم اُس سے ہیں، وہ ہم سے دور نہ تھا اور نہ ہے۔ ہم اس سے اس معنی میں دور نہیں ہیں کہ وہ ہمیں دیکھ نہ سکے، ہماری گرفت نہ کر سکے، ہماری پکار کو سن نہ سکے یا ہماری مدد نہ کر سکے بلکہ ہم اس سے دور اپنے حال میں ہیں۔ ہماری نیتوں، بے پرواہی، غفلتوں، عدم توجہ اور اس کی طرف التفات نہ رکھنے نے ہمیں روحانی طور پر اُس سے دور کر رکھا ہے۔ گویا ہم ہی اُس سے دور ہیں، وہ تو پہلے ہی ہم سے قریب ہے۔ لہذا جتنا ہم اپنے دل و دماغ، قلب و باطن، روح اور من کی دنیا کو ماسوی اللہ اور غیر سے کاٹیں گے اور دھیان کو اللہ کی طرف یکسو کرتے چلے جائیں گے، اتنا ہی ہم اپنے دھیان میں مولیٰ کی طرف قریب ہوتے چلے جائیں گے۔

جب آدمی اعتکاف بیٹھے خواہ وہ رمضان المبارک کا مسنون اعتکاف ہو یا باقی ایام میں دخول فی المسجد کا اعتکاف، بندے کو چاہئے کہ حالت خلوت اور تصور میں مولیٰ کی قربت کی طلب کو اپنے اوپر طاری کر لے۔ اس سے اسے اعراض عن الخلق نصیب ہوگا کہ میں ماسوی سے منہ موڑ کر رب کی طرف آیا ہوں۔

اے میرے ہدم مجھے اب تھام لے
زندگی سے بھاگ کر آیا ہوں میں
یعنی اپنی زندگی بھی اس کی چوکھٹ پر لا کر نچھاور کر
دے کہ میرے مولیٰ میں تیرا ہوں اور تجھ سے سوائے
تیرے کچھ طلب نہیں کرتا، پس تو میرا ہو جا اور مجھے اپنا
کر لے۔ ایسی باتیں خلوت اور تنہائی میں ہی ہوتی ہیں،

جلوت اور بھرے بازار میں نہیں ہو سکتیں۔ اس لیے اعتکاف خلوت کی نیت کا کیا کریں، پھر جی میں جو آئے خلوت میں مولیٰ سے باتیں کیا کریں۔
جب ہم مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور اعتکاف کی نیت کر لیتے ہیں تو یہ نیت خلوت مع اللہ، اللہ کی صحبت اور اللہ کے ساتھ ہم نشینی کی نیت ہے۔ اس لئے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أنا جلیس من ذکرنی.

(ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۷۳، رقم: ۳۴۲۸)

”جو شخص جہاں بھی بیٹھ کر مجھے یاد کرتا ہے میں اُس کا ہم نشین ہو جاتا ہوں“۔

گویا بندہ جب تک اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے وہ اللہ کی مجلس میں ہوتا ہے۔ پس اللہ کے قرب کے حصول کے لیے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے علاوہ بھی کبھی ایک دن اور کبھی تین دن کے لیے مساجد میں آکر بیٹھیں۔ مساجد سے تعلق جوڑیں۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن جب کوئی سایہ نہ ہوگا، ان کو میں اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا۔ ان سات لوگوں میں سے ایک وہ شخص ہے جو مسجد میں آکر عبادت کرتا ہے۔

(سنن الترمذی، ۴: ۵۹۸، الرقم: ۲۳۹۱)

وہ شخص دنیوی کام کاج کے لیے بھلے مسجد سے چلا بھی جائے مگر اس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہے۔ وہ دنیا میں جائے، کمائے جو مرضی کرے مگر وہ چونکہ جانتا ہے کہ مسجد محبوب کا گھر ہے، لہذا اس نے اپنا دل محبوب کے گھر میں رکھا ہے۔ جسم دنیا میں گھومتا ہے مگر دل محبوب کے گھر میں رہتا ہے۔

لہذا یہ عہد کریں کہ ہم دو چیزوں سے اپنے تعلق کو جوڑیں گے:

۱۔ مسجِدوں سے تعلق: ہمارا تعلق مسجِدوں سے کٹ گیا

ہے۔ افسوس ہم محبت کے دعویدار اہل سنت کی مسجدیں ویران رہتی ہیں۔ ہم نے کبھی سوچا کہ وہ کیسا دعویدار محبت ہے کہ جس کا محبوب کے گھر (مسجد) جانے کا بھی ذوق نہیں۔ لہذا مسجد سے تعلق جوڑیں، اس کی صفائی کیا کریں، یہ خدا کا گھر ہے، اس کے واش روم دھویا کریں، اس کی صفیں درست کیا کریں اور یہاں بروقت آیا کریں۔

۲۔ مولیٰ سے تعلق: دوسرا تعلق جسے جوڑنے کی ضرورت ہے وہ مولیٰ سے تعلق ہے۔ اس تعلق کا محل نماز ہے۔ نماز اللہ کے قریب کرنے والی شے ہے۔ عذر ہو، مصروفیت ہو، گھر میں ہو یا راستے میں، جہاں بھی ہوں اسے بروقت ادا کیا کریں۔ جب بھی مصلے پر آئیں تو دنیا سے کٹ جائیں اور مولیٰ سے جڑ جائیں۔ نماز اس ذوق سے پڑھیں کہ وہ مولیٰ سے جوڑ دے۔ جب اللہ سے جڑتے چلے جائیں گے تو دنیا کے مصائب و آلام اور ان کے اثرات سے بچتے چلے جائیں گے۔۔۔ شکوے شکایات اور دنیا کے گورکھ دھندوں اور اذیتوں سے دل و دماغ صاف ہوتے چلے جائیں گے۔۔۔ غم، غم نہ رہیں گے۔۔۔ اگر ہم عشق و محبت الہی کا غم لے لیں تو ہر غم سے جان چھوٹ جائے گی۔ اس چیز کا غم لے لیں کہ ہم اس سے بچھڑ گئے ہیں، پھر کب ملاقات ہوگی۔۔۔؟ ”الست بربکم“ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) کی پیاری آواز بھی ہم بھول گئے۔۔۔ اور ”قالو: بلی“۔ (”کیوں نہیں، تو ہی تو ہے“) کی صورت میں ہم اپنے جواب بھی بھول گئے۔۔۔

نماز اُس عہد کی یاد دہانی کا طریق ہے۔ آج سے عزم کر لیں کہ موت آجائے مگر نماز نہ چھوٹے۔ نماز سے یاری کریں اور مسجدوں کے تعلق میں استواری کریں۔ مسجدوں اور مصلوں کو آباد کریں۔ نمازوں میں ذوق پیدا کریں۔ نماز کو اللہ کے ساتھ خلوت گاہ اور جلوت گاہ بنا لیں۔ علامہ اقبال نے اسی نماز کا حال بیان کرتے ہوئے کیا خوب کہا تھا:

اذا ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی
نماز تیرے نظارے کا ایک بہانہ بنی
ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
تحریک منہاج القرآن کے رفقاء اور کارکنان اور تمام نوجوانوں کو میرا یہی درس ہے کہ نماز کو اُس کے نظارے کا بہانہ بنا لیں اور اللہ سے دل لگائیں۔ اس جوانی میں جو رب سے جڑ گیا وہ کٹے گا نہیں۔ جب ہماری عمر کو پہنچ جائیں گے، بال سفید ہو جائیں گے تو پچھتائیں گے۔ یہ جوانی کا وقت مولیٰ سے عشق کرنے کا وقت ہے۔ باقی سب جھوٹی محبتوں کو قدموں سے روندھ ڈالیں۔ محبت و عشق کرنا ہے تو صرف مولیٰ سے کریں۔

۲۔ متابعتِ سنت کی نیت

اعتکاف آقا علیہ السلام کی سنت ہے اور ہمیشہ عمر بھر آپ ﷺ اعتکاف بیٹھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ہر سال آخری عشرہ رمضان میں آقا علیہ السلام دس دن اعتکاف بیٹھتے لیکن حیات طیبہ کا جب آخری سال آیا اس میں بیس دن اعتکاف بیٹھے۔ گویا آپ ﷺ نے وصال تک اعتکاف ترک نہ فرمایا۔ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات بھی اعتکاف بیٹھتی۔

(صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، ۲: ۷۱۳، ۷۱۹)

اعتکاف چونکہ اللہ کے ساتھ خلوت کا نام ہے۔ لہذا آقا علیہ السلام یہ خلوت امت کو سکھانے کے لیے یہ عمل مبارک فرماتے ورنہ وہ تو جلوت میں بھی مولیٰ کی خلوت میں رہتے تھے۔۔۔ وہ ہجوم میں بھی اللہ کے ساتھ تنہائی میں رہتے تھے۔۔۔ وہ حالتِ فرد میں بھی اللہ کے ساتھ لطفِ جمع اور لطفِ وصال لیتے تھے۔۔۔ لہذا امت کو خلوت کے اسرار سے آگاہ فرمانے کے لئے آپ ﷺ نے اعتکاف اور خلوت کو اپنی سنت بنایا۔ پہلی امتوں کو جو کچھ عمر بھر کی

رہبانیت میں ملتا تھا، امت محمدی کو وہ سب اعتکاف میں ملتا ہے۔ خواہ وہ اعتکاف رمضان المبارک کے آخری عشرے کا ہو یا پورے سال میں چند لمحات کا۔

آقا علیہ السلام اعلان نبوت سے پہلے غارِ حرا میں خلوت فرماتے۔ کبھی ہفتہ، کبھی دس دن، کبھی پندرہ دن، کبھی مہینہ حتیٰ کہ چالیس چالیس دن تک خلوت گزریں ہوتے۔ اس خلوت میں آپ ﷺ کو جو اتصال اور وصال کا مزہ آتا، خلوت میں اللہ سے مناجات، اس کی عبادت اور اس کے ذکر کا جو کیف و سرور ملتا وہ کیفیات ہی کچھ اور تھیں۔ لہذا خلوت اور اعتکاف آقا ﷺ کی سنت کی متابعت میں کیا کریں، اس نیت سے آقا ﷺ کی سنت کی اتباع کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔

۳۔ دوزخ سے بچنے کی نیت

آقا علیہ السلام نے فرمایا:

من اعتكف يوما ابتغاء وجه الله جعل الله بينه وبين النار ثلاث خنادق كل خندق أبعده مما بين الخافقين. (طبرانی، الأوسط، ۷: ۲۲۱، رقم: ۷۳۲۶)

”جس نے ایک دن اعتکاف کیا اور نیت فقط اللہ کی رضامندی، اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کر دے گا، ان تین خندقوں میں سے ہر ایک خندق اتنی چوڑی ہوگی جتنا فاصلہ مشرق سے مغرب تک ہے۔“

رب کی رحمتوں کی فراوانی بھی دیکھئے اور ہماری اپنی نافرمانی بھی دیکھیں۔ وہ بخشنے کے لیے اتنا تیار ہے مگر ہم پھر بھی دوزخ کی خندقوں میں گرنا چاہتے ہیں۔ اگر ایک دن کے اعتکاف کی برکت یہ ہے تو دس دن اعتکاف بیٹھنے والوں کا عالم کیا ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ نیتوں میں دنیا نہ ہو۔

نہ صرف یہ کہ دوزخ سے آزادی بلکہ دوج اور دو عمرے کرنے کا ثواب بھی اعتکاف کرنے والے کو نصیب ہوتا ہے۔ سیدنا امام حسین روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ

السلام نے فرمایا:

من اعتكف عشر من رمضان كان كحجتين و عمرتين. (المعجم الکبیر، ۳: ۱۲۸، الرقم: ۲۸۸۸)

”جو شخص رمضان کے دس دنوں کا اعتکاف کرے اس کو دوج اور دو عمرے کرنے کا ثواب ملے گا۔“

۴۔ لیلة القدر کی تلاش کی نیت

اعتکاف کے دوران لیلة القدر کی تلاش کی نیت بھی ذہن میں متحضر رہے۔ اس لئے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

تحرء ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر. (صحیح بخاری، کتاب صلاة الترواح، ۲: ۷۱۰، رقم: ۱۹۱۳)

”آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلة القدر کو تلاش کرو۔“

جسے لیلة القدر مل گئی، گویا اسے ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل لمحات نصیب ہوئے۔ یہ تو قرآن مجید نے عامۃ المسلمین کے لیے بشارت دی لیکن جو اپنے دل کا حال لیلة القدر جیسا کر لے۔۔۔ دل کو اللہ کے لیے اتنا صاف کر لے کہ اس کے دل پر اللہ کی رحمت اور انوار الہیہ کا نزول ہو۔۔۔ دل مولیٰ کی خلوت گاہ اور عرش الہی بن جائے۔۔۔ ماسویٰ اللہ سے پاک ہو جائے۔۔۔ دل سے غیر کی گرد، شہوات، دنیا کی رغبات، حرص و لالچ اور حسد نکل جائے۔۔۔ صاف شفاف دل سے اپنی نیت خالصہ کے ساتھ مولیٰ سے جڑ جائے۔۔۔ تو اس کی ہر رات مثل لیلة القدر اور ہر یوم مثل یوم عید ہے۔ اگر اعتکاف کے اندر اس نیت کو بھی جمع کر لیں گے تو اس کا بھی الگ ثواب ملے گا۔

۵۔ باجماعت محافظتِ صلوة کی نیت

عمر بھر جب بھی مسجد اور صاف پاک حلقوں میں بیٹھیں تو پانچوں نمازوں کی باجماعت محافظت کی نیت بھی کریں کہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کروں گا۔ ارشاد فرمایا:

حفظوا على الصلوة. (البقرة، ۲: ۲۳۸)

”سب نمازوں کی محافظت کیا کرو۔“

دوسرے مقام پر فرمایا: **وَأَرْكَعُوا مَعَ الرَّكْعَيْنِ**.
”اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع

کیا کرو۔“ (البقرة، ۲: ۲۳)

باجاماعت نماز پڑھنے کا اجرا کیلئے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ۲۷ گنا زیادہ ہے۔ سیدنا ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے منبر پر خطاب فرماتے ہوئے (آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کا یہ آخری خطاب تھا) ارشاد فرمایا:

من صلى الصلوات الخمس في الجماعة حيث ما كان في اوقاتها جاز على الصراط كالبرق الامع في اول زمرة من السابقين و جاء يوم القيامة و وجهه كالقمر ليلة البدر.

(ابن رجب حنبلی، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۱۸)

یعنی جس نے پانچ وقت کی نماز باجماعت بروقت ادا کی تو وہ پل صراط سے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ گزر جائے گا اور وہ سب سے پہلے والے لوگوں میں شمار کیا جائے گا اور قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔ اللہ پاک کتنی کشادگی اور فرانخی کے ساتھ بخشش بانٹنا چاہتا ہے اور بانٹ رہا ہے، اسباب پیدا فرماتا ہے مگر ہم اسے لینے کو تیار نہیں کیونکہ ہماری زندگیوں میں منافقت، دوہرا پن اور دوغلا پن ہے۔ رمضان المبارک اور اعتکاف کے دوران ہمیں اپنی اس اندرونی کیفیت یعنی دوغلا پن کو ختم کرنے کا عہد کرنا ہوگا۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم یا پھر سنگ ہو جا
ہمیں اپنی زندگیوں میں پاکیزگی اور طہارت اپنانے کی ضرورت ہے۔ ساری پلیدی اور شیطنت آنکھوں کے راستے سے داخل ہوتی ہے۔ میری نصیحت ہے کہ نابینا، بہرے اور گونگے بن جائیں۔ ایسے نابینا بنیں کہ آنکھیں

بدی کو دیکھنے سے نابینا ہو جائیں۔۔۔ کان کوئی بدی اور برائی سننے سے بہرے ہو جائیں، صرف خیر سنائی دے۔۔۔ گونگے بن جائیں اور زبان سے کلمہ شراذہ نہ ہو، کسی کی برائی نہ کریں۔ لوگوں کی غیبت اور برائیاں بیان کر کے ہم اپنی نمازیں و روزے برباد کرتے ہیں۔ جب مل بیٹھتے ہیں تو لوگوں کے معاملات پر بات چھیڑتے ہیں۔ پس غیبت، چغلی، جھوٹ اور برائی کی بات سے کلیتاً اجتناب کریں۔ اگر یہ تین راستے برائی کے لیے بند کر دیں گے تو شر اور شیطان کبھی اندر داخل نہ ہوگا اور نفس کی خود بخود حفاظت ہو جائے گی۔ اس عمل سے نفس اتارہ اور شیطان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔

۶۔ مکاترۃ جمع المسلمین

منہاج القرآن کے شہر اعتکاف میں ہزار ہا لوگ آ کر اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ بعض لوگ جو حقائق کو نہیں سمجھتے ان کے ذہنوں میں یہ سوال آتا ہے کہ اعتکاف تو اکیلے بیٹھنا ہوتا ہے، یہاں ہزار ہا لوگ بیٹھتے ہیں تو یہ کیسا اعتکاف ہے؟ یاد رکھیں! اس میں بھی خیر ہے، اس لئے کہ جہاں مومنوں اور مسلمانوں کی تعداد جتنی بڑھتی جائے گی رب کی رحمت کا نزول اتنا بڑھتا جائے گا۔ تنہا نماز کے مقابلے میں باجماعت نماز کا ۲۷ گنا ثواب اسی لئے زیادہ ہے۔ اسی طرح باجماعت نماز کے مقابلے میں نماز جمعہ کا ثواب زیادہ ہے۔ نماز عید کا ثواب نماز جمعہ سے زیادہ اور پھر حج کا ثواب جس میں پوری امت جمع ہوتی ہے سب سے زیادہ ہے۔ حریم شریفین میں بھی ہزار ہا لوگ اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ پس جوں جوں عمل خیر میں لوگوں کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے اللہ کی طرف سے اجر، ثواب، رحمت کا نزول بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ضرورت دل کو خلوت گاہ بنانا ہے۔ دل کا خیمہ ہونا چاہیے، غیر ضروری و لغو باتوں سے گریز اور خاموشی ہونی چاہئے، دل ہم تن مولیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ یہ اعتکاف ہے، یہ خلوت مع

لانے سے اللہ تبارک و تعالیٰ نامہ اعمال سے تمہاری خطائیں اور گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور تمہاری نیکیوں میں مزید اضافہ فرما دیتا ہے۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: بلیٰ یا رسول اللہ ﷺ۔
”جی ہاں! آقا ﷺ ارشاد فرمائیں۔“

آقا علیہ السلام نے کچھ اعمال بیان کئے، اُن اعمال میں انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ نمایاں طور پر بیان کیا کہ جو نمازی مسجد میں ایک نماز پڑھ کر اگلی نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے، اللہ رب العزت صرف اس عمل کے باعث اس کے گناہوں کو نامہ اعمال سے مٹا دیتے ہیں اور ان جگہوں پر مزید نیکیوں کو لکھ دیتے ہیں۔ گویا یہ عمل کفارہ ذنوب، از خود مقبول توبہ اور حسنات میں اضافہ کا باعث ہے۔

۸۔ گناہوں سے اجتناب کی نیت

اعتکاف اور مسجد میں بیٹھے ہوئے یہ نیت بھی کر لیں کہ جب تک اعتکاف میں بیٹھا ہوں ہر قسم کے گناہ سے خود کو روکوں گا۔ نافرمانیوں، بدیوں سے اتنے وقت تک میں بچا رہوں گا۔ اللہ کے گھر کے حیا کے سبب گناہ نہیں کروں گا۔ اتنا وقت میرے کان بھی گناہوں سے بچے رہیں گے کہ یہاں گناہ سننے کو نہیں ملے گا۔ میری نگاہیں گناہوں سے بچیں گی، کوئی گناہ کا کام دیکھنے کو نہیں ہوگا۔ میری زبان گناہ کرنے سے بچی رہے گی کہ اللہ کا ذکر کروں گا، غیبت، جھوٹ اور گالم گلوچ نہیں ہوگا۔ الغرض میرے جسم کے اعضاء مسجد میں گناہ سے بچے رہیں گے، اللہ کے گھر کا حیا میرے لیے دفاع کرے گا۔

یاد رکھیں کہ فقط گناہ کو ترک کر دینا ہی عبادت نہیں بلکہ گناہ کی نیت کو ترک کر دینا بھی عبادت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً.

اللہ ہے۔ اس کے برعکس اگر تمہا تو رہے اور نفس میں کھیلتا رہے۔۔۔ تمہا تو رہے مگر شیطانی خیالات میں رہے۔۔۔ تمہا تو بیٹھے لیکن خیر کا سبق نہ ملے۔۔۔ تو یہ اعتکاف/خلوت کسی کام کا نہیں۔ اس سے بدرجہا بہتر ماکثرہ جمعۃ المسلمین ہے، اس لئے کہ یہ اللہ کا فضل عظیم ہے۔

ہندی نے کنز العمال میں روایت کیا کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا: ”جس نے نیکی کے کام پر اکٹھے ہونے والوں کے اجتماع کو جتنا بڑھایا، اللہ اُس کو اُن کی خیر میں اتنا شامل کر دیتا ہے۔“

۷۔ انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ

ان احسن نیات میں سے ایک نیت یہ ہے کہ ایک نماز باجماعت پڑھ کر اللہ کے گھر میں اگلی نماز کا انتظار کرنا۔ انتظار کے اس وقت میں اللہ کا ذکر کرنا، مراقبہ کرنا، استغفار کرنا، درود پاک پڑھنا الغرض جتنے بھی اعمال پاکیزہ اور صالح ہیں ان کو بجالاتے رہیں۔ مگر نیت یہ ہو کہ ایک نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار۔ ظہر پڑھ لی تو عصر کا انتظار، عصر پڑھ لی تو مغرب کا انتظار، مغرب پڑھ لی تو عشاء کا انتظار۔ اگلی نماز کے انتظار کا یہ عمل اللہ پاک کو اتنا پسندیدہ ہے کہ اللہ رب العزت ملائکہ کو فخر و مباحات کے ساتھ ان مومنین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أَنْظِرُوا إِلَىٰ عِبَادِي الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ.
”میرے محبوب بندوں کو دیکھو جو ایک نماز پڑھ کر اگلی نماز کے انتظار میں میرے گھر میں ہی بیٹھے ہیں۔“

پھر جب وہ انتظار میں بیٹھتے ہیں تو اس پورا وقت اللہ کے مہمان رہتے ہیں۔ یہ انتظار مومنین کے گناہوں کو مٹانے کا باعث بھی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَلَا أَدْلِكُمْ عَلَىٰ مَا يَكْفُرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ. (سنن ابن ماجہ، ۱: ۱۴۸، الرقم ۴۲۷)
”کیا میں تمہیں وہ اعمال نہ بتاؤں جن کے بجا

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، ۵: ۲۳۸۰، رقم/۶۱۲۶)

القیامة شدة عذاب.

”صالح عالم (جہاں سے علم نافع ملے) کی مجلس میں بیٹھنا اسی طرح ہے جیسے میری مجلس میں بیٹھنا اور جس نے میری مجلس کا فیض پالیا، قیامت کے دن اُس پر عذاب کی شدت نہیں ہوگی۔“

اس فرمانِ مصطفیٰ ﷺ سے عیاں ہے کہ آقا علیہ السلام نے امت کے لئے اپنے فیضِ نبوت کی نہریں اور چشمے کس وسعت سے جاری کر دیئے ہیں۔ یہ چشمے صرف اُس پہلی صدی کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک ہر صدی کے لیے جاری ہیں۔ جب تک آقا علیہ السلام کی امت میں علمائے صالحین و متقین ہوتے رہیں گے اور علم نافع کی مجالس بپا کرتے رہیں گے ان کی مجلسوں میں بیٹھنے والے اور علم کو لینے والے اُسی طرح اجر پائیں گے جیسے مجلسِ محمدی میں بیٹھے ہیں۔ نیز عذابِ قیامت سے نجات کی نوید بھی انہیں ملتی رہے گی۔

۱۰۔ اللہ کیلئے دوستی کی نیت

اعتکاف کے دوران یہ نیت کریں کہ اللہ کے لیے کوئی دوست چنیں گے جو اعتکاف کے بعد بھی مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی طرف متوجہ کرتا رہے گا۔ لہذا جتنے دن بیٹھیں نیک دوست بنا کر اٹھیں تاکہ ان کی سنگت دنیا و آخرت میں ہمارے کام آئے اور بری سنگتوں سے جان چھوٹے۔ اچھے دوست جن میں اچھی خصالتیں ہوں، نیکی ہو، تقویٰ ہو، عبادت کا ذوق ہو، خوش خلق ہوں، نیک ہوں، پاکباز ہوں۔ ایسے دوست بنا لیں جن سے تعلق کی بنیاد اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ ہو۔ نیز اعتکاف میں یہ نیت بھی ہمارے پیشِ نظر رہے کہ ہم اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھے ہیں کیونکہ جہاں اتنا کثیر اجتماع ہوتا ہے وہاں کوئی نہ کوئی اللہ کا مقرب و محبوب بندہ ضرور ہوتا ہے جس کے طفیل عام لوگوں کی بخشش بھی ہو جاتی ہے۔

”جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس کا ارتکاب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔“

اگر یہ نیت پختہ ہو جائے تو پھر مسجد اور اعتکاف سے جانے کے بعد بھی اللہ کے ساتھ تعلق اتنا پختہ قائم ہو جاتا ہے کہ یہ نیت دائمی بن جاتی ہے اور عام زندگی میں بھی بندہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے۔

۹۔ اجتماعِ العلم کی نیت

اعتکاف میں علم دین سیکھنے کی نیت بھی کیا کریں۔ جہاں قال اللہ و قال الرسول کا بیان ہو رہا ہو، قرآن و سنت کے احکام سنائے جائیں، حضور ﷺ کی سنت کا علم دیا جائے، تقویٰ، ورع، ذکر الہی کے آداب اور اس کی رغبت سکھائی جائے، اُن جگہوں پر رحمتِ الہیہ کا نزول ہوتا ہے۔ لہذا اعتکاف کو مجلسِ علم بنائیں اور یہاں دین اور فقہ کے مسائل سمجھیں۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

کن عالما أو متعلما أو محبا أو متبعا ولا تكن الخامس فتھلک. (عبدالبر، جامع بیان العلم، ۱: ۲۹)

”اے بندو! چار چیزیں میں سے کچھ ایک بن جاؤ اور پانچویں حالت میں نہ جاؤ وہ ہلاکت ہے۔ فرمایا: یا عالم بن جاؤ یا متعلم بن جاؤ (علم دینے والے بن جاؤ یا علم لینے والے) یا علم سے محبت کرنے والے بن جاؤ یا اہل علم کی باتوں پر عمل کرنے والے بن جاؤ۔“

یہ سارے کام مسجد میں، اعتکاف میں اور مجالسِ علم میں ہوتے ہیں۔ جہاں سے قرآن و حدیث کا علم مل رہا ہو، اس عالم کی مجلس میں ایک ساعت، ایک گھنٹی کے لیے بیٹھنا اللہ رب العزت کو ایک سال کی عبادت سے زیادہ عزیز ہے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

من أدرک مجلس عالم فکأنما أدرک مجلسی ومن أدرک مجلسی فلیس علیہ یوم

ان نیات کے اہتمام کی ضرورت کیوں؟

ہماری زندگیوں میں دوغلا پن آ گیا ہے۔ نماز بھی پڑھتے ہیں اور نافرمانی بھی کرتے ہیں۔۔۔ عقیدت و محبت بھی رکھتے ہیں اور دوسری طرف امور حیاء کے خلاف، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کے ایسے امور بھی سرانجام دیتے ہیں جو باعثِ دوزخ و جہنم ہیں۔ گناہ اور نیکی، نافرمانی اور فرمانبرداری، تقویٰ اور فسق کا ہماری زندگیوں میں اختلاط *mixture* ہو گیا ہے۔ نیت میں اس امتزاج کی وجہ سے خیر رخصت ہو جاتی ہے اور آخر کار شرکی رغبت بڑھ جاتی ہے۔ اس سے نیت فاسدہ اور باطلہ ہو جاتی ہیں جو انسان کو دوزخ کی طرف لے جاتی ہیں۔ نوجوانی کی عمر اتنی ناپائیدار عمر ہے کہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ پھسلتے پھسلتے اچانک انسان ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

یہ زمانہ کفر سے بھی بدتر ہے۔ شیطان نے فاشی، عربی، معصیت اور گناہوں کے ہزار ہا طریقے وضع کر لیے ہیں۔ سوشل میڈیا اور ثقافتی یلغار کے ذریعے گھر بیٹھے گناہ کے راستے کھول دیئے گئے ہیں۔ سوشل میڈیا، *facebook* وغیرہ سے خیر اور اچھائی بھی پھیل رہی ہے مگر وہ بچے و بچیاں جن کا ایمان، دین، تقویٰ کمزور ہے، چٹنگی نہیں، اُن کے لیے شیطانی راستے بھی اسی سوشل میڈیا، *facebook* وغیرہ میں ہیں۔ گھر بیٹھے بچے و بچیاں رابطے کرتے ہیں، *chating* کرتے ہیں، پھسلتے ہیں اور اس طرح شیطان کی گرداب میں پھنس جاتے ہیں۔ جہاں انٹرنیٹ سے خیر کے کام بھی ہوتے ہیں وہاں شر کے کام بھی اسی رفتار سے ہوتے ہیں۔

ان حالات میں میرے بیٹے، بیٹیاں، رفقاء و کارکنان! آپ جہاں بھی ہیں یاد رکھیں کہ آج ہمیں اپنا محاسبہ کی ضرورت ہے اور اس کی ابتداء نیت کی اصلاح سے ہوگی۔ لہذا ہر تین ماہ بعد یوتھ لیگ اور MSM کے نوجوان ضرور اعتراف کریں۔ جس تیز رفتاری سے کفر، فسق و فجور، معصیت کاری اور شیطان اپنے لاؤ لاشکر اور جیلوں و حربوں کے ساتھ بڑھ رہا

ہے، اُس سے زیادہ تیز رفتاری سے ہمیں اپنے دفاع کے لئے زیادہ بڑی جنگ لڑنے کی ضرورت ہے۔

ذہن نشین رہے کہ! ایمان صرف عقیدت و محبت سے نہیں بچتا۔ خالی محبت و عقیدت کبھی دین کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ وہ سچی محبت اور عقیدت ہی نہیں ہے جب تک محبوب کی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔۔۔ اس کے نقش قدم پر نہ چلا جائے۔۔۔ اس کے اسوہ کی پیروی نہ کی جائے۔۔۔ اس کی تعلیمات، اعمال، احوال، اخلاق اور اس کے شب و روز کے پاکیزہ معاملات کو اپنایا نہ جائے۔

لہذا سیرتوں کو مصطفیٰ ﷺ کی سیرت اور دین و شریعت کے رنگ میں رنگیں۔ اخلاق اچھے کریں، علم کے حصول پر محنت کریں۔ ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو قرآن اور اسلامی تعلیمات کا بنیادی علم حاصل کرتے ہیں؟ افسوس! ہمارے بچے بچیاں اپنے دین اور اپنے مسلک کی ابجد سے بھی ناواقف ہیں۔ لہذا کسی بھی گمراہ اور بدعقیدہ سے متاثر ہو کر اپنا عقیدہ برباد کر لیتے ہیں کیونکہ ہم نے بچوں کو دین سکھایا ہی نہیں بلکہ انہیں صرف دنیا داری سکھاتے ہیں۔ انہیں صرف نعرے لگانا، جلوس نکالنا اور جوش منانا آتا ہے، ہوش ان میں نام کا بھی نہیں۔ افسوس! ہمارے ہاں نری جہالت ہے۔ نہ قرآن کھول کر پڑھا، نہ تفسیر پڑھی، نہ کتب عقیدہ پڑھیں اور نہ کتب شریعت پڑھیں اور نہ دین پر عمل ہے۔ خدا جانے ہمیں کب ہوش آئے گی۔

نوجوان بچے، بچیاں! عشق رسول ﷺ، اتباع رسول ﷺ، تقویٰ و پرہیزگاری کا پیکر بن جائیں۔۔۔ ان کی آنکھیں اللہ کی محبت میں برسا کریں۔۔۔ ان کے دل خدا کے خوف میں تڑپا کریں۔۔۔ ان کی جبینوں کو تہجد کی لذت ملے۔۔۔ یہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر مصلے پر جایا کریں۔۔۔ بری صحبتوں اور بری سنگتوں کو چھوڑ دیں۔ ان بری سنگتوں، صحبتوں پر لعنت بھیجیں جو ہمیں جہنم کی طرف لے جائیں اور اللہ سے دور کر دیں۔ ان سنگتوں کو اپناؤ جو ہمیں مولا کے قریب کریں۔۔۔ جہاں سے تقویٰ، علم نافع، دین کی سمجھ اور عقیدہ صحیحہ کی چٹنگی نصیب ہو۔

بہی میرا دردِ دل، میری چاہت، تمنا، مشن اور مقصد ہے۔
 میں آقا ﷺ کی امت کے نوجوانوں کے چہروں پر
 عبادت کا نور دیکھنا چاہتا ہوں کہ ان کی جبینیں سجدوں کے
 نور کی وجہ سے چمکیں۔ یہ تقویٰ و حیا کے پیکر ہوں۔ ان کی
 زندگیوں میں دین ممکن پکڑے۔ ان میں ایمان کی غیرت
 ہو۔ آقا ﷺ کی اتباع ہو۔ اولیاء و صالحین کا طریقہ ان کی
 زندگیوں سے نظر آئے۔ لہذا اے نوجوانانِ امت! اپنی
 زندگیوں، اعمال، احوال، اخلاق، نیات اور ظاہر و باطن کو
 بدلو۔ علم نافع اور عمل صالح کی طرف بڑھو۔ قبر قریب ہے،
 آقا علیہ السلام کا دیدار ہونے والا ہے۔ حضور ﷺ کی بارگاہ
 میں پیشی ہونے والی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری بد اعمالیوں
 کی وجہ سے آقا ﷺ کی پہچان ہم سے چھین لی جائے۔ یاد
 رکھیں! صرف نعروں اور دعوؤں سے پہچان نہیں ہوگی۔
 معرفت اور پہچان کی توفیق اسی کو نصیب ہوگی جو آقا ﷺ
 کا سچا وفادار اور تابع دار ہوگا۔

وقت بری چیزوں میں ضائع کرنے کے بجائے ہر
 روز بلا ناغمہ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر مبنی میرے خطابات
 سنیں۔ جتنی توفیق ہو دینی کتب پڑھیں۔ حدیث نبوی،
 تصوف، عقائد، عبادات، معاملات الغرض ہر موضوع پر
 . . . سو کے قریب میں نے کتب مرتب کی ہیں۔ یہ کس
 کے لیے ہیں۔۔۔؟ کیا میں ان سے کمائی کرتا ہوں۔۔۔؟
 نہیں، میں ان سے ایک پیسہ بھی نہیں لیتا۔ یہ میرا روزگار
 اور بزنس نہیں ہے بلکہ یہ صرف امت مسلمہ کی خدمت،
 آقا ﷺ اور دین اسلام کی نوکری ہے۔ اگر پڑھیں اور
 سمجھیں گے نہیں تو سنبھلیں گے نہیں، نتیجتاً قیامت کے دن
 کوئی سہارا نہیں ہوگا۔ محض محبت کرنا کام نہیں آئے گا۔ اس
 لئے کہ محبت، اتباع بھی مانگتی ہے کہ جس سے محبت کرتے
 ہو اس کے نقش قدم پر بھی چلو۔۔۔ جس سے محبت کرتے
 ہو اس کی بات کو بھی مانو۔۔۔ جس سے محبت کرتے ہو اس
 کے طرز زندگی کو بھی اپناؤ۔ یہ تعلیماتِ مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

آپ کے فقہی مسائل

مفتی عبدالقیوم خاں ہزاروی

سوال: اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں امت محمدی ﷺ کو کون تخائف سے نوازتا ہے؟

۴. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُ جَنَّةً فَيَقُولُ لَهَا: اسْتَعِدِّي وَتَزَيِّنِي لِعِبَادِي أَوْشَكُوا أَنْ يَسْتَرِيحُوا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي.

”چوتھا یہ کہ اللہ عزوجل اپنی جنت کو حکم دیتے ہوئے کہتا ہے: میرے بندوں کے لئے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، قریب ہے کہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔“

۵. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرَ لَيْلَةٍ غَفَرَ لَهُمْ جَمِيعًا.

”پانچواں یہ کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔“
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ: لَا، أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُونَ فَإِذَا فَرَعُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفُؤُوا أَجُورَهُمْ.

”ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر کو ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جاننے نہیں ہو کہ جب مزدور کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تب انہیں مزدوری دی جاتی ہے۔“

(بیہقی، شعب الایمان، ۳: ۳۰۳، رقم: ۳۶۰۳)

(منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۵۶، رقم: ۱۴۷۷)

جواب: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے:

۱. أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا.

”پہلا یہ کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر التفات فرماتا ہے اور جس پر اللہ کی نظر پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔“

۲. وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوفَ أَفْوَاهِهِمْ حِينَ يُمَسُّونَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ.

”دوسرا یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔“

۳. وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

”تیسرا یہ کہ فرشتے ہر دن اور رات ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔“

سوال: رمضان المبارک امت مسلمہ کے لیے کیا پیغام لے کر آتا ہے؟

جواب: رمضان المبارک امت مسلمہ کے لئے یہ پیغام لاتا ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں، ایک دوسرے کے لئے رحمت و شفقت کا پیکر بن جائیں۔ دوسروں کی ضرورتوں کا بھی اس طرح احساس کریں جس طرح اپنی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہیں۔ افسوس کہ کئی صاحب ثروت ایسے ہیں جو روزہ ٹھنڈے دفاتر، ایئر کنڈیشنڈ گھروں اور گاڑیوں میں گزار کر شام کو انواع و اقسام کے کھانوں، رنگا رنگ بھجولوں اور نوع بنوع مشروبات سے چنے ہوئے دسترخوان پر بیٹھتے وقت باہر گلیوں اور سڑکوں میں بیٹھے ہوئے غریب و مفلس روزہ دار مسلمان بھائیوں کی ضرورتوں کا احساس بھی نہیں کرتے۔ عین ممکن ہے کہ ہمارے پڑوس میں کوئی خالی پیٹ پانی کے گھونٹ سے روزہ رکھ رہا ہو اور شام کو افطاری کے وقت کھانے کے لئے کسی کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا ہو۔ لہذا رمضان المبارک ہمیں اپنے نادار، مفلس، فاقہ کش، تنگ دست مسلمان بھائی کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ماہ رمضان ہمیں ریا کاری، غیبت، عیب جوئی، مکر و فریب، بغض و حسد اور جھوٹ جیسے بے شمار معاشرتی و روحانی امراض سے بچانے کی تربیت بھی کرتا ہے۔

سوال: کیا روزہ کے اثرات ہر شخص پر یکساں ہوتے ہیں؟
جواب: روزہ کے اثرات ہر شخص پر روحانی اور جسمانی طور پر یکساں نہیں ہوتے۔ روزے کی فضیلت اور برکت اپنی جگہ مسلم لیکن اس کی رحمتیں اور برکتیں ہر شخص کے حصے میں برابر آجائیں، ممکن نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”کتنے روزہ دار ایسے ہیں جن کو اپنے روزوں سے بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا اور کتنے راتوں کو نماز پڑھنے والے ہیں جن کو نمازوں سے رت جگے کے سوا کچھ

حاصل نہیں ہوتا۔“ (ابن خزیمہ، صحیح، ۳: ۲۳۲، رقم: ۱۹۹۷)
جس نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر چلتے ہوئے اپنی بندگی کو وفاداری بشرط استواری کے ساتھ نبھایا اور خود احتسابی سے غافل ہوئے بغیر روزہ رکھے ایسے شخص کے لئے خوشخبری ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جس شخص نے حالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو رمضان میں ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے تو اس کے (بھی) سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو لیلۃ القدر میں ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

(بخاری، صحیح، کتاب صلاۃ التراویح، باب فضل لیلۃ القدر، ۲: ۷۰۹، رقم: ۱۹۱۰)

اسی طرح جسمانی طور پر بھی روزہ کے اثرات ہر شخص پر مختلف ہوتے ہیں مثلاً ایک شخص ایئر کنڈیشنڈ آفس میں کام کرتا ہے تو دوسرا شخص شدید گرمی اور چلچلاتی دھوپ میں محنت مزدوری کرتا ہے۔ دونوں کے کام کی نوعیت کے اعتبار سے انسانی جسم میں پانی، نمکیات وغیرہ کی کمی اور نقاہت کی کیفیت مختلف ہوگی۔ اسی اعتبار سے روزہ دار کو ان کے صبر و برداشت اور رضائے الہی کی کیفیات کے مطابق اجر و ثواب سے نوازا جائے گا۔

سوال: روزہ کی حفاظت کیسے ممکن ہے؟

جواب: اگر روزہ کو احکام و آداب کی مکمل رعایت کے ساتھ پورا کیا جائے تو بلاشبہ گناہوں سے محفوظ رہنا آسان ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر کسی نے روزہ کے لوازم کا خیال نہ کیا اور گناہوں میں مشغول رہتے ہوئے روزہ کی

نیت کی، کھانے پینے، خواہش نفسانی سے باز رہا لیکن حرام کمانے اور غیبت کرنے سے باز نہ آیا تو اس سے فرض تو ادا ہو جائیگا، مگر روزہ کے برکات و ثمرات سے محرومی رہے گی۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهُ.

(نسائی، السنن، ۱: ۱۶۷، رقم: ۲۲۳۳)

”روزہ ڈھال ہے جب تک کوئی اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔“
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِيهِ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

(بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه.)

(بخاری، الصحیح، ۲: ۶۷۳، الرقم: ۱۸۰۴)

”جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی بات اور غلط کام نہ چھوڑے تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ (گناہوں کو چھوڑے بغیر) محض کھانا پینا چھوڑ دے۔“
کھانا پینا اور جنسی تعلقات چھوڑنے ہی سے روزہ کامل نہیں ہوتا بلکہ روزہ کی حالت میں فواحش، منکرات اور ہر طرح کے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے لہذا مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا:

- 1- روزہ دار روزہ رکھ کر جھوٹ، غیبت، چغلی اور بدکلامی سے پرہیز کرے۔
- 2- آنکھ کو مذموم و مکروہ اور ہر اس چیز سے بچائے جو یادِ الہی سے غافل کرتی ہو۔
- 3- کان کو ہر ناجائز آواز سننے سے بچائے۔ اگر کسی مجلس میں غیبت ہوتی ہو تو انہیں منع کرے ورنہ وہاں سے اٹھ جائے۔ حدیث میں ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

4- بوقت افطار اتنا نہ کھائے کہ پیٹ تن جائے۔
5- افطار کے بعد دل خوف اور امید کے درمیان رہے۔ کیا معلوم کہ اسکا روزہ قبول ہوا یا نہیں لیکن اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔
پس اعضاء کو گناہوں سے بچانا ہی درحقیقت روزہ کی حفاظت ہے۔

سوال: کیا سحری کھائے بغیر روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: سحری کھانا سنت رسول ﷺ ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے سحری کھانے کا حکم فرمایا اور اس کے فضائل و برکات اور اہمیت بھی بیان فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تسحروا فان في السحور بركة.

”سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“
(بخاری، الصحیح، ۲: ۶۷۸، رقم: ۱۸۲۳)

☆ حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحور. (مسلم، الصحیح، ۲: ۷۷۰، رقم: ۱۰۹۶)

”ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔“

☆ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سحری کھانے کے لیے بلایا تو فرمایا: هلم الي الغداء المبارک.

”آؤ صبح کا کھانا کھا لو جو بڑی برکت والا ہوتا ہے۔“
(احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۲۶، رقم: ۱۷۱۸۳)

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے سحری کھانے کی ضرورت و اہمیت اور سنت ہونا ثابت ہے۔ لہذا جو سحری نہیں کھائے گا وہ خلاف سنت عمل کرے گا۔ ہاں اگر کسی وجہ سے سحری نہ کھا سکے اور سحری کا وقت گزر جائے تو نیت کر لے، کچھ کھائے پینے بغیر بھی روزہ ہو جائے گا۔

سوال: کیا کوئی شخص صرف روزے کے وقت کے طویل ہونے اور موسم کے گرم ہونے کی وجہ سے سال کے کسی اور مہینے میں روزے رکھ سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص اتنا کمزور ہو کہ رمضان شریف میں روزے نہیں رکھ سکتا تو صحت یاب ہونے پر قضاء اس پر واجب ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرة، ۲: ۱۸۲)

”پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کر لے۔“

قرآن مجید نے یہ رعایت اس طرح دی ہے کہ کوئی شخص بیمار ہو گیا یا حالت سفر میں ہے، تو اگر وہ روزہ نہیں رکھ سکتا تو رمضان کے بعد پھر ان روزوں کی قضاء کر لیں تو اس پر گناہ نہیں۔ اس صورت میں فدیہ نہیں دے سکتا۔

اگر کوئی شیخ فانی ہو یعنی عمر کے لحاظ سے اتنا بوڑھا ہو جائے کہ آئندہ بھی روزے رکھنے کا امکان نہ ہو اور صحت مند ہو جانے کی امید بھی باقی نہ ہو۔ یا کوئی شخص اگرچہ کم عمر ہے مگر کوئی ایسی بیماری لاحق ہو گئی کہ اس کا کوئی علاج ممکن نہ ہو تو ایسے لوگ زندگی میں ہر روزے کے بدلے دو کلو گندم، آٹا یا اس کی قیمت کسی غریب، مسکین کو دے دیں۔ اس کو فدیہ کہتے ہیں۔

کسی شخص کا موسم کی شدت محسوس کرتے ہوئے ماہ رمضان کے بجائے کسی اور مہینے میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی ڈاکٹر کسی شخص کو کسی خاص علت کی بناء پر روزے مؤخر کرنے کو کہے تو (بصورت قضاء) ایسا کرنا جائز ہوگا۔

رمضان المبارک

اصلاح اعمال اور صفائے باطن کے لمحات

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی ☆

رمضان، قرآن، انسان اور مسلمان یہ چاروں الفاظ ایک دوسرے کے ساتھ گہرا ربط و تعلق رکھتے ہیں۔ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہمیں یہ پتہ دیتا ہے کہ اس کی مبارک ساعتوں میں نزول قرآن ہوا ہے۔ قرآن ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے اور یہ اعزاز و شرف اسے فطرتاً ودیعت کر دیا گیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ عملی زندگی میں کیا ہر انسان اشرف المخلوقات ہے؟ اگر نہیں تو پھر انسان اشرف المخلوقات کیسے بن سکتا ہے؟

انسان کا شرف اللہ کی اطاعت میں ہے انسان اگر اپنے آپ کو اشرف المخلوقات کا تاج پہنچانا چاہتا ہے تو اسے اس امر کو ملحوظ رکھنا ہوگا کہ انسان کا شرف اللہ کی اطاعت میں ہے۔ اس حقیقت کی طرف قرآن یوں متوجہ کرتا ہے کہ اشرف المخلوقات انسان وہی ہو سکتا ہے جو اس ارشاد باری تعالیٰ پر پورا اترے:

مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ . (البقرہ، ۱۱۲)

”جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لیے جھکا دیا (یعنی خود کو اللہ کے سپرد کر دیا)۔“

جو انسان اپنے رب کے سامنے جھک گیا، اس کا

رمضان اور مسلمان اشرف المخلوقات کے اعزاز کے حصول کے لئے ماہ رمضان المبارک ایک مسلمان کو ایک خاص قسم کا ماحول اور روحانی کیفیت عطا کرتا ہے جس بناء پر اس منزل کے حصول کے لئے اس کا سفر آسان ہو جاتا ہے۔ ایک مسلمان کی زندگی میں جب رمضان کا باہرکت مہینہ آتا ہے تو اس مسلمان کو اپنی زندگی میں کیا کچھ اہتمام کرنا ہے۔۔ اپنے قول کو کس سطح پر قائم کرنا ہے۔۔ اپنے فعل کو کسی معیار پر استوار کرنا ہے۔۔ اپنے وجود سے کیا چیز ظاہر ہونے دینی ہے اور کیا نہیں؟ اگر ہم نے اپنے آپ کو مثالی انسان اور ارفع مسلمان بنانا ہے تو اس حوالے سے ہمیں اسلامی تعلیمات اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت و کردار اور ارشادات و فرمودات سے رہنمائی لینا ہوگی۔

رمضان کی فضیلت کا اظہار باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ .

”رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے۔“ (البقرہ، ۱۸۵)

پس نزول قرآن کی وجہ سے ماہ رمضان دوسرے مہینوں سے ممتاز اور منفرد ہے۔ اللہ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کی سب سے بڑی علامت، صداقت و حقانیت خود قرآن ہے۔ گویا قرآن ایک طرف اللہ کی کتاب اور اُس کا کلام ہے تو دوسری طرف رسول ﷺ کی نبوت و رسالت کا ایک زندہ معجزہ بھی ہے۔

روزوں کی فرضیت

اللہ رب العزت نے روزوں کی فرضیت کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ .

”اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔“ (البقرہ: ۱۸۳)

اس آیت مبارکہ میں روزوں کی فرضیت کے مقصد ”تقویٰ کا حصول“ کو بیان فرمایا گیا جو روزہ انسان کو تقویٰ و پرہیزگاری سے آشنا نہ کرے اور اس کی عملی زندگی میں اللہ رب العزت کے احکامات کی بجا آوری اور منع کردہ اشیاء سے رُکنے پر آمادگی پیدا نہ کرے، وہ روزہ بے روح اور بے مقصد ہوگا۔ ان روزوں کا دوسرا مقصد قرآن میں یوں بیان فرمایا گیا:

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ . (البقرہ: ۱۸۵)

”اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔“

قرآن اور صاحب قرآن کی صورت میں گویا ایک مہینے کے روزے کوئی زیادہ نہیں۔ جتنی بڑی نعمت ہمیں میسر ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر شکر بھی اسی قدر بڑا ہونا چاہئے۔ گویا یہ روزے ایک طرف ہمیں تقویٰ کی جانب راغب کرتے ہیں اور دوسری طرف ہمیں قرآن و صاحب قرآن کی صورت میں ملنے والی نعمت کی قدر و قیمت سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔ نیز نعمت عطا کرنے والے رب کے ساتھ بھی ہمارے تعلق کو مضبوط کرتے ہیں۔

پس 30/29 دن کوئی زیادہ نہیں ہیں۔ اس لئے جب رمضان ہماری زندگی میں آئے تو اسے اپنے رب کی طرف سے خیر جاننا ہوگا۔ اس کی بارگاہ میں شکرگزاری کے جذبے کے ساتھ ان روزوں کو رکھنا ہوگا، موسموں کی شدت و حدت اور نفسانی خواہشات کو اپنے راستے کی رکاوٹ بننے سے روکنا ہوگا۔ ہماری تعیّنات بھری زندگی اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ نہ بنیں۔۔۔ حالات کی سختیاں ہمیں روزہ رکھنے کے عمل سے دور نہ کریں۔۔۔ ہماری صحت کے چھوٹے موٹے مسائل بھی ہمیں روزہ کا عمل اختیار کرنے میں مزاحم نہ ہوں۔۔۔ غرضیکہ تمام تر حالات و واقعات میں ہمارے لئے روزہ رکھ لینا زیادہ بہتر ہے اور اسی عمل میں ہمارے لئے خیر ہی خیر ہے۔ ارشاد فرمایا کہ بیماری اگر شدید نہیں بلکہ قابل برداشت ہے تو ایسی صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ

وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ .

”اور تمہارا روزہ رکھ لینا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں سمجھ ہو۔“ (البقرہ: ۱۸۴)

رمضان المبارک رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

آپ ﷺ رمضان المبارک کے روزوں کا خاص اہتمام فرماتے۔ اس ماہ آپ ﷺ کی عبادات اور معمولات صالح میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا۔ وہ ذات مبارکہ

جنہیں اللہ تعالیٰ نے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر کا مژدہ سنایا ہو کہ آپ کے صدقے سے اللہ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ فرمادیئے۔ اگر وہ ہستی رمضان المبارک میں رب کائنات کی بارگاہ میں اس حد تک نیاز مندانہ اظہار فرمائے تو ہمیں بھی اپنے اعمال کی اصلاح اور صفائے قلب و باطن کی طرف متوجہ ہونا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ شَدَّ مِزْرَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَسْلُخَ.

(أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۲۲، الرقم: ۲۲۱۶)

”جب ماہ رمضان شروع ہو جاتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اپنا کمر بند کس لیتے پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔“
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَأَشْفَقَ مِنْهُ..

(أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۱۰، الرقم: ۳۶۲۵)

”جب ماہ رمضان شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ ﷺ نمازوں کی (مزید) کثرت کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس ماہ میں نہایت محتاط رہتے۔“

رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی فضیلت اور اہمیت کو اپنی متعدد احادیث میں اجاگر فرمایا ہے تاکہ رمضان کے ساتھ وابستگی ایمان میں اضافہ کا باعث بن جائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(بخاری، الصحيح، کتاب الصوم، ۲۲/۱، الرقم: ۳۸)

”جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کے لئے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

ہماری خوش نصیبی ہے کہ رمضان المبارک ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔ ہمیں رمضان المبارک کی آمد کا استقبال کیسے اور کس طرح کرنا چاہئے یہ عمل بھی ہم رسول اللہ ﷺ کی سیرت اقدس سے سیکھتے ہیں۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

هَذَا رَمَضَانَ قَدْ جَاءَ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُعَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ. بُعْدًا لِمَنْ

أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُعْفِرْ لَهُ إِذَا لَمْ يُعْفِرْ لَهُ فِيهِ فَمَتَى؟

(طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۳۲۳)

”رمضان المبارک کا مقدس مہینہ آگیا ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اس میں شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی بخشش نہ ہوئی۔ اگر اس کی اس (مغفرت کے) مہینہ میں بھی بخشش نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی؟“

جہنم کے دروازے بند کر دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو جہنم کی طرف لے جاتی ہے انسانی طبیعت میں فطرتاً اس کی رغبت کم کر دی جاتی ہے۔ نیکی کے فروغ اور بدی کے سدباب کا ماحول بنادیا جاتا ہے۔ برائی کی طرف آمادہ کرنے والے شیاطین اور اس کے کارندوں کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔ آسمانی اور زمینی فضائیں اللہ کی رحمت سے معمور ہو جاتی ہیں۔ ہر طرف ایک نورانی اور روحانی ماحول کارفرما دکھائی دیتا ہے۔ اللہ کی شانِ رحمت اپنے جو بن اور کمال پر دکھائی دیتی ہے۔ اس مہینے میں باری تعالیٰ اپنی رحمتیں سب سے زیادہ بانٹتا ہے اور ان رحمتوں کو

لینے اور پانے کا طریق اس کے حضور عبادت گزار، مغفرت طلبی اور دعا طلبی میں ہے۔ اس مہینے میں ایک سعید روح کو باری تعالیٰ اپنی ساری نعمتوں سے نوازتا ہے اور اس مہینے میں اللہ کی نعمتوں اور اس کی رحمتوں سے محرومی صرف اور صرف شقی اور بد بخت کے لئے ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان کی آمد پر ارشاد فرمایا:

أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ بَرَكَةٌ يَغْشَاكُمْ اللَّهُ فِيهِ فَيَنْزِلُ الرَّحْمَةَ، وَيَحُطُّ الْخَطَايَا، وَيَسْتَجِيبُ فِيهِ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى تَنَافُسِكُمْ فِيهِ، وَيَبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَأَرُوا اللَّهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا، فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيهِ رَحْمَةُ اللَّهِ ﷻ.

(آخر جہ المندری فی الترغیب والترہیب، ۲/۶۰، الرقم: ۱۳۹۰)

”تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ آگیا اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے اور اپنی رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے اس مہینے میں اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے اور تمہاری وجہ سے اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اس لئے تم اپنے قلب و باطن سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیکی حاضر کرو اس لئے کہ وہ شخص بد بخت ہے جو اس ماہ مبارک میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہا۔“

اس مہینے میں اللہ رب العزت کا کرم اس حد تک بندے پر نازل ہوتا ہے کہ اس کی بارگاہ میں جھولی پھیلانے والا نامراد نہیں رہتا بلکہ وہ اپنی شان کے لائق بندے کو اس کی طلب سے کئی بڑھ کر عطا کرتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ذَاكِرُ اللَّهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُورٌ لَهُ، وَسَائِلُ اللَّهِ فِيهِ

لَا يَخِيبُ. (المجم الأوسط، ۶/۱۹۵، الرقم: ۶۱۷۰)

”ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے کو نامراد نہیں کیا جاتا۔“

گویا یہ مہینہ جنت میں داخلے اور جنت کو پانے کا مہینہ ہے اور اس مہینے میں رب اپنے بندوں کے دلوں کو اپنا خصوصی مسکن اور ٹھکانہ بناتا ہے۔۔۔ مانگنے والے کو نامراد نہیں کرتا۔۔۔ اور وہ اپنے بندوں کے دلوں کو اپنی معرفت، محبت اور قربت کی خیرات عطا کرتا ہے۔

اسلام کی عبادات کا مقصد تشکیل کردار

روزے دار کے لئے لازم ہے کہ کھانے، پینے اور نفسانی خواہشات کی ہر چیز سے رک جائے۔ اکل و شرب اور ہوائے نفس سے رکنے کا یہ عمل ہی صوم ہے لیکن اس صوم کی تکمیل کے لئے حالت روزہ میں ایک صائم کو روزے کے کچھ آداب و تقاضوں کو بھی بجالانا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

وَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٌ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْنَبْ، فَإِنْ سَاءَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ. (بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، ۲: ۶۷۳، الرقم: ۱۸۰۵)

”جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ ٹش کلامی کرے اور نہ جھگڑے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس کے ساتھ لڑے تو یہ کہہ دے میں روزے سے ہوں۔“

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

”جو شخص بحالت روزہ جھوٹ بولنا اور اس کے ساتھ برے عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو (روزے کی حالت میں) اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت

نہیں۔“ (صحیح البخاری، کتاب: الصوم، ۶۷۳/۲، الرقم: ۱۸۰۴) اسلام کی ہر عبادت کا مقصد تقویٰ کی صورت میں انسان کو ایک کردار عطا کرنا ہے۔ روزے کے عمل کی وسعت ان احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ روزہ سارے اعضاء کا ہونا چاہئے۔ زبان سب و شتم اور فحش کلامی سے پاک ہو، کسی کو گالی گلوچ نہ کرے، نفرت و حقارت کا اظہار نہ کرے، کسی کے جذبات کو مجروح نہ کرے اور کسی بھی قسم کی کسی کو بھی کوئی تکلیف و اذیت نہ دے۔ الغرض مسلمان کا وجود، وجود خیر ہو، لڑائی جھگڑے، فتنہ و فساد، جھوٹ سے ہر ممکن اجتناب کرے۔ نیز اسی طرح اس کا وجود بھی بُرے عمل کی آماجگاہ بننے سے محفوظ ہو جائے۔

اگر نفس شرکی ہر چیز میں مصروف نظر آئے، اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرے، اللہ کی نافرمانی اور معصیت کی طرف بڑھے لیکن ظاہر داری میں روزے رکھتا پھرے، دن بھر بھوکا پیاسا رہے تو اس کا یہ عمل کچھ فائدہ نہ دے گا، اس لئے کہ ایسے روزے کا نہ رب نے حکم دیا تھا اور نہ یہ اسلام میں مقصود ہے۔

فلیس لله حاجة. اللہ کو ایسے روزوں کی ضرورت نہیں جو اس کے اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات اور تعلیمات کی صریح خلاف ورزی میں رکھے جائیں۔ پس جس طرح ہر عمل اپنی ادائیگی کے لئے کچھ قواعد و ضوابط رکھتا ہے اسی طرح روزے کی ادائیگی کے مذکورہ ضابطوں پر عمل پیرا ہونا ہی روزے کو اللہ کی بارگاہ میں مقبولیت تک لے جاتا ہے۔

روزہ ڈھال ہے

روزہ ڈھال اور دوزخ سے بچاؤ کے لئے قلعہ اس وقت بنتا ہے جب روزے کا عمل اپنے تمام تر ظاہری اور باطنی آداب کے ساتھ ادا کیا جائے۔ روزہ میں ایک مکمل عمل اطاعت نظر آئے اور کسی بھی وقت اس میں معصیت و

نافرمانی کا کوئی رجحان دکھائی نہ دے۔ ایسا روزہ ہی مکمل طہارت کے ساتھ ساتھ مکمل اطاعت بنتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَحَصْنٌ حَصِينٌ مِنَ النَّارِ.

(احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۰۲، الرقم ۹۲۱۴)

”روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کی آگ سے بچاؤ کے لئے محفوظ قلعہ ہے۔“

روزے کا جہنم سے بچاؤ کے لئے ایک قلعہ، ایک ڈھال اور ایک مکمل حفاظت ہونا اس طرح ہے کہ اگر روزہ دار خود کو ان برائیوں سے بچا لیتا ہے تو اس کا یہ سارے کا سارا عمل ایک ڈھال بن جاتا ہے۔

قیام رمضان

رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں صحابہ کرام کو نماز تراویح ادا کرنے کی ترغیب دیتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ اس حوالے سے بیان کرتے ہیں:

يُرْعَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ.

(صحیح بخاری، کتاب صلاة التراويح، ۲: ۷۰۷، الرقم ۱۹۰۵)

”رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے۔“ حضرت عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(نسائی، السنن، کتاب الصيام، ۴: ۱۵۸، الرقم ۲۲۰۸)

”جو شخص ایمان اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کرتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔“

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ

تراویح کی وہ نماز جو کیفیت ایمان کے ساتھ ادا کی جائے، جس میں ثواب، اپنے اعمالِ نفس کے احتساب و محاسبہ کی کیفیت اور اللہ کی اطاعت میں دائمی رہنے کا جذبہ بھی ہو، ان کیفیات سے معمور اور بھرپور صلاۃ التراویح ایک مسلمان و مومن کے حق میں سراسر مغفرت و بخشش کی خیرات بن جاتی ہے۔ باری تعالیٰ اپنے بندہ کے طویل قیام کے ذریعے اس مغفرتِ طلبی کے عمل کو اجابت کی شان عطا کرتا ہے۔ بندے کو بخشش و مغفرتِ ذنب کا مژدہ جانفزا سنا دیا جاتا ہے۔ یوں بندہ اپنے سہرے اطاعت میں آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

روزے کا اجر و ثواب

رمضان المبارک میں بندہ مومن کو اللہ کی بارگاہ میں ملنے والی سب سے بڑی نعمت مغفرت اور عطاے عفو ہے۔ یقیناً ایک بندے کے لئے اس سے بڑی نعمت کوئی نہیں کہ رب بندے کو مغفرت کی بشارت عطا کر دے۔

روزہ کے اس مکمل عمل کا اللہ کی بارگاہ میں اجر و ثواب کیا ہے؟ حدیثِ قدسی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ بیان کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ نے فرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ إِلَّا الصَّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّهُ يَتْرُكُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُكُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ.

(سنن الدارمی، ۴۰/۲، الرقم: ۱۷۷۰)

”آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے۔ سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں، یقیناً وہ (روزہ دار) کھانا اور شہوتِ نفسانی کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے اور اپنا پینا اور شہوتِ میری وجہ سے ترک کرتا ہے، پس وہ (روزہ) میرے لئے ہے اور میں

ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں۔“

نہ صرف یہ کہ روزے کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ نے محدود نہ فرمایا بلکہ روزے کے مکمل آداب و تقاضوں کو ملحوظ رکھنے والا روز قیامت روزے کی شفاعت سے بھی بہرہ مند ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَقُولُ الصَّيَامُ: أَيْ رَبِّ مَنَعْتَهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتَهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفِّعَانِ.

(مسند احمد بن حنبل، ۱۷۴/۲، الرقم: ۶۶۲۶)

”روزہ اور قرآن قیامت کے روز بندہ مومن کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے اللہ! دن کے وقت میں نے اس کو کھانے اور شہوت سے روک رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا میں نے رات کو اسے جگائے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما، پس دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔“

خلاصہ کلام: اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادات میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ روزے کو تمام عبادات پر ترجیح اور فضیلت دیتے ہوئے باری تعالیٰ نے اس کا انتساب الصوم لی وانا اجزی بہ کے کلمات کے ساتھ اپنی طرف کیا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبادتیں تو ساری اسی کے لئے ہیں مگر جو اہمیت روزے کو دی گئی ہے وہ ہر اعتبار سے منفرد اور ممتاز ہے۔ اس لئے بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مسلسل اور باقاعدگی سے رمضان المبارک کے روزے رکھ کر اپنے رب کی معرفت اور قربت حاصل کریں۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن کے 2 سال 17 جون کو لاکھوں عوام شہداء سے اظہارِ یکجہتی کریں گے

☆ نور اللہ صدیقی

سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے قتل کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ استغاثہ میں 127 چشم دید گواہان پیش کیے گئے ہیں۔ سربراہ عوامی تحریک ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی نگرانی میں استغاثہ تیار کروایا اور ٹرائل کے ممتاز وکلاء کی خدمات حاصل کیں جن میں رائے بشیر احمد ایڈووکیٹ، لہراسب خان گوندل ایڈووکیٹ، رفاقت علی کابلوں ایڈووکیٹ، نعیم الدین چودھری ایڈووکیٹ، اشتیاق چودھری ایڈووکیٹ، سردار غضنفر حسین خان ایڈووکیٹ، امتیاز چودھری ایڈووکیٹ، محمد آصف سلہریا ایڈووکیٹ، ملک مجاہد محمود لنگڑپال ایڈووکیٹ اور فرزند علی مشہدی ایڈووکیٹ شامل ہیں۔

قانونی جہد و جہد کے حوالے سے استغاثہ انصاف کے حصول کیلئے انتہائی اہم MOVE ہے۔ چونکہ پنجاب حکومت نے ایف آئی آر سے لے کر جے آئی ٹی بنانے اور پھر جھوٹا اور من گھڑت چالان پیش کرنے تک ہر مرحلہ پر شہداء کے ورثاء کی گواہی کو نظر انداز کیا اور یکطرفہ طور پر کیس کو آگے بڑھانے کیلئے اپنے حکومتی اور ریاستی اختیارات کا ناجائز استعمال کیا۔ اس ساری صورتحال کو پیش نظر رکھتے ہوئے استغاثہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ استغاثہ دائر کرتے وقت انسداد دہشتگردی کی عدالت میں ایک ایسا

سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے ریاستی و حکومتی بربریت کو دو سال مکمل ہو گئے مگر 14 شہداء اور سینکڑوں زخمیوں کو آج تک انصاف نہیں مل سکا۔ 17 جون 2014ء کے دن حکومتی سرپرستی میں ریاست کے ادارے پولیس نے آئین، قانون اور انسانیت کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ماڈل ٹاؤن میں خون کی ہولی کھیلی اور سینکڑوں معصوم شہریوں کو خون میں لت پت کر دیا۔ ریاست کے یہ شہری تھے جن کے جان و مال کے تحفظ اور انصاف کی گارٹی آئین پاکستان نے دی۔ نام نہاد جسٹس سسٹم میں سمو سے، چینی، چٹنی اور شراب کی ایک بوتل پر تو سوموٹو ایکشن ہوتا ہے مگر بے گناہ انسانی جانوں کے ضائع ہونے پر انصاف کا کوئی ادارہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہدایت اور سرپرستی میں پاکستان عوامی تحریک نے اپنے 14 شہداء اور 85 سے زائد زخمیوں کو انصاف دلوانے کیلئے انسداد دہشتگردی کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا ہے۔ استغاثہ میں شریف برادران سمیت حمزہ شہباز، رانا ثناء اللہ، خواجہ سعد رفیق، خواجہ محمد آصف، پرویز رشید، عابد شیر علی، چودھری ثار اور 130 سول و پولیس افسران کو

☆ ڈائریکٹر میڈیا TMQ، PAT (Email: noorge4@gmail.com)

وجہ سے دہشت گرد گروہ مشتعل ہو کر بکھلا اٹھے اور وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے جانی دشمن بن گئے اور پاکستان سمیت دنیا بھر کے دہشت گردوں کی طرف سے انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں ملنا شروع ہو گئیں۔ ان دھمکیوں کے بارے میں سرکاری ایجنسیوں نے بھی تحریری طور پر آگاہ کیا اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور ان کے اہل خانہ کی فول پروف حفاظت پر زور دیا گیا۔ ان دھمکیوں کا علم سربراہ عوامی تحریک کے ہمسایوں اور ماڈل ٹاؤن ایم بلاک کے رہائشیوں کو ہوا تو ایک رہائشی میاں جاوید اقبال نے عدالت عالیہ لاہور میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی کہ علاقہ کے رہائشیوں کو سکیورٹی فراہم کرنے کا حکم دیا جائے۔ عدالت کے حکم پر ایس پی آپریشن ماڈل ٹاؤن نے عدالت کو یقین دلایا کہ حفاظتی اقدامات یقینی بنائے جائیں گے۔ بعد ازاں انہوں نے عدالت میں بیان دیا کہ ادارہ منہاج القرآن، جامع مسجد منہاج القرآن اور گردونواح کے مکیمنوں کی سکیورٹی کیلئے 16 پولیس اہلکار تعینات کر دیئے گئے ہیں جو 24 گھنٹے ڈیوٹی دیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جرزی بیریزز بھی رکھوائے ہیں۔ پولیس یہی بیریز ہٹانے آئی تھی جو عدالت کے حکم پر خود ماڈل ٹاؤن پولیس نے لگوائے۔

مستغیث نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ

”ڈاکٹر طاہر القادری نے 12 اپریل 2014ء کو ویڈیو لنک کے ذریعے پاکستان میں پریس کانفرنس کی جس میں انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمران عوام کے صحیح نمائندہ نہیں ہیں اور آئین و قانون کے مطابق حکومت نہیں چل رہی اور نہ ہی عوام کو ان کے بنیادی حقوق مل رہے ہیں۔ انہوں نے 11 مئی 2014ء کو ملک بھر میں پرامن احتجاج کی کال بھی دی۔ مئی 2014ء کے آخری ہفتہ میں ڈاکٹر طاہر القادری کینیڈا سے لندن آئے جہاں انہوں نے

جج تعینات تھا جو بعد ازاں ریٹائرمنٹ پر کشش عہدے کیلئے حکمرانوں کی تابعداری میں قانون اور انصاف کی دھجیاں اڑاتا رہا اور اس کی کوشش تھی کہ وہ اپنی ریٹائرمنٹ سے پہلے پہلے استغاثہ کو بھی خارج کر دے مگر اللہ کو کچھ اور منظور تھا۔ مذکورہ جج کی ریٹائرمنٹ کے بعد پاکستان عوامی تحریک کی طرف سے دائر استغاثہ میں گواہیاں طلب کی گئیں اور گواہان کے بیانات قلمبند کروانے کا سلسلہ جاری ہے۔ الحمد للہ پاکستان عوامی تحریک نے جن گواہان کے نام استغاثہ میں شامل کیے تھے وہ تمام کے تمام پورے جوش و خروش اور ایمان و یقین کی مکمل طاقت کے ساتھ وقت کے فرعونوں کے خلاف بلاخوف انسداد دہشتگردی کی عدالت میں گواہیاں دے رہے ہیں۔

اس موقع پر مستغیث جواد حامد کا ذکر کرنا بھی از حد ضروری ہے کہ جنہوں نے 37 صفحات پر مشتمل استغاثہ کا ایک ایک حرف واقعہ کے پس منظر کے ساتھ انسداد دہشتگردی کی عدالت میں بیان کیا۔ زخمیوں، شہداء کے ناموں کے ساتھ ساتھ پولیس کے جس جس درندے نے انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا، ان کے نام تک انسداد دہشتگردی کی عدالت میں زبر زبر کے فرق کے بغیر بیان کیے۔ بلاشبہ جواد حامد کا عدالت میں دیا جانے والا طویل ترین بیان ان کی مشن سے محبت اور قائد تحریک ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی دعا اور شہدائے ماڈل ٹاؤن سے دلی لگاؤ کا نتیجہ ہے۔

استغاثہ

استغاثہ 16 مارچ 2016ء کو دائر کیا گیا۔ مستغیث جواد حامد نے عدالت کے روبرو بیان دیا کہ ”ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 2010ء میں دہشت گردی کے خلاف ایک عالمی اہمیت کا فتویٰ جاری کیا جسے پوری دنیا میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی، اس فتویٰ کی

پنجاب حکومت نے FIR سے لے کر JIT بنانے اور پھر جھوٹا ومن گھڑت چالان پیش کرنے تک ہر مرحلہ پر شہداء کے ورثاء کی گواہی کو نظر انداز کیا

15 جون کو بعد نماز مغرب چیف منسٹر ہاؤس سے ایک گاڑی بھجوائی گئی جس میں سوار ہو کر خرم نواز گنڈاپور، فیاض احمد وڑائچ، سید الطاف حسین گیلانی بیچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور پہنچے جہاں میاں نواز شریف، میاں شہباز شریف اور دیگر وزراء اور افسران بیٹھے تھے۔ اس ملاقات میں وزیراعظم، وزیراعلیٰ اور دیگر وزراء کی طرف سے دھمکی آمیز لہجے میں کہا گیا کہ ڈاکٹر طاہر القادری کو پاکستان آنے سے روکیں۔ جس پر خرم نواز گنڈاپور نے کہا کہ قائد تحریک ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی پاکستان آمد کا حتمی فیصلہ ہو چکا ہے۔ جس پر موقع پر موجود حکمران پیش میں آگئے اور کہا کہ ہم تمہاری اس تحریک اور جدوجہد کو کچل کر رکھ دیں گے اور پھر اس ملاقات کے بعد 17 جون 2014ء کا سانحہ رونما ہو گیا۔“

”اس خون ریزی کیلئے مشتاق سکھیرا کو جو آئی جی بلوچستان تھے، انہیں خصوصی طور پر بلوچستان سے پنجاب لایا گیا۔ مشتاق سکھیرا نے 17 جون 2014ء کی صبح چارج سنبھال لیا تھا اور 17 جون کے سانحہ کے قتل و غارتگری کی نگرانی آئی جی پنجاب خود کرتے رہے۔ رانا عبدالجبار ڈی آئی جی اور آئی جی آفس کا احسن بٹ کانسٹیبل آئی جی کی ہدایات پر عملدرآمد کرواتا رہا۔ مشتاق سکھیرا آئی جی نے آپریشن کے راستے کی رکاوٹ بننے والے ہر شخص کو ختم کر دینے کا خصوصی حکم بذریعہ وائر لیس جاری کیا۔“

استغاثہ میں جواد حامد نے کہا کہ

”ہم نے رکاوٹیں ہٹانے کی آڑ میں آپریشن کیلئے آنے والے پولیس افسران سے کہا کہ اس وقت رات

29 اور 30 مئی 2014ء کو ق لیگ کے رہنماؤں کے ہمراہ ایک عوام دوست 10 نکاتی ایجنڈے کا اعلان کیا جس کی بھرپور کورتج الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر ہوئی۔ اس 10 نکاتی ایجنڈے کے اعلان کو حکمرانوں نے اپنے خلاف اعلان جنگ سمجھ لیا اور ڈاکٹر طاہر القادری کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔“

”11 جون 2014ء کو ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے پریس کانفرنس کے ذریعے 23 جون 2014ء کو پاکستان آنے کا اعلان کیا اور اپنے اس اعلان میں ان خدشات کا بھی اظہار کیا کہ ان کی وطن واپسی پر حکومت دہشتگردی کروا سکتی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی چونکہ حکمرانوں کے دہشتگردوں سے روابط کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں اور انہوں نے اس حوالے سے ایک عوامی ایف آئی آر کا بھی اعلان کیا اور کہا کہ اگر ہمارا کوئی نقصان ہوا تو اس کے ذمہ دار نواز شریف، شہباز شریف، حمزہ شہباز، چودھری ثناء، خواجہ آصف، خواجہ سعد، پرویز رشید، عابد شیرعلی اور صوبائی وزیر رانا ثناء اللہ ہونگے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی اس پریس کانفرنس اور عوامی ایف آئی آر کے بعد حکمران حواس باختہ ہو گئے اور انہوں نے سنگین نتائج کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ خواجہ سعد رفیق کا بیان ریکارڈ پر ہے کہ ”وہ پاکستان آئیں گے تو ان کے جن نکال دینگے۔“

”15 جون 2014ء کو میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کی رانیونڈ جاتی عمرہ میں ایک ہنگامی خصوصی ملاقات ہوئی جس میں ڈاکٹر طاہر القادری کی پاکستان آمد پر گفتگو ہوئی اور 15 جون 2014ء کو قبل دوپہر وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ سے عوامی تحریک کے رہنماؤں کو اطلاع موصول ہوئی کہ ڈاکٹر طاہر القادری کی پاکستان آمد کے سلسلے میں حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب ایک میٹنگ کرنا چاہتی ہے لہذا وہ لاہور میں اپنی موجودگی کو یقینی بنائیں اور پھر

ہے، آپ صبح آجائیں مگر وہ نہ مانے۔ اس موقع پر انہیں حفاظتی بیریزز لگائے جانے سے متعلق عدالتی احکامات بھی دکھائے جن کے تحت سربراہ عوامی تحریک کی رہائش گاہ کے آس پاس حفاظتی رکاوٹیں کھڑی کی گئی تھیں مگر پولیس افسران آپریشن کیلئے بصد تھے اور پولیس کی بھاری نفری کے ذریعے خوف و ہراس پھیلاتے رہے۔

استغاثہ میں تفصیل سے بتایا گیا کہ کس طرح پولیس نے ادارہ منہاج القرآن اور سربراہ عوامی تحریک کی رہائش گاہ پر بلہ بولا اور 14 کوشہید اور 85 سے زائد کو زخمی کر دیا۔ سربراہ عوامی تحریک کی رہائش گاہ کے باہر زنجیر بنائے کھڑی خواتین پر بھی گولیاں برسائی گئیں اور دو خواتین شازیہ مرتضیٰ اور تنزیلہ امجد کو بھی شہید کر دیا گیا۔ استغاثہ کے حوالے سے گواہان اپنے بیانات قلمبند کروا رہے ہیں۔ چشم دید گواہان ٹھوس شہادتیں پیش کر رہے ہیں۔ تادم تحریر عوامی تحریک کی طرف سے گواہان پیش ہو رہے ہیں۔ عدالت کے اطمینان کے بعد نوٹسز کے اجراء کا سلسلہ شروع ہوگا اور جن پر قتل و غارت گری کا الزام ہے انہیں عدالت طلب کرے گی۔

17 جون۔ لاکھوں عوام کا شہداء سے اظہارِ بیعت
ان شاء اللہ تعالیٰ شہداء کا خون رنگ لائے گا۔ قاتل اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ مصطفوی انقلاب کا سوریا طلوع ہو کر رہے گا۔ 17 جون کو سانحہ ماڈل ٹاؤن کو 2 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس حوالے سے پاکستان عوامی تحریک 17 جون کو یوم شہداء کے طور پر منائے گی۔ شہداء کے ورثاء کے ساتھ لاکھوں عوام اظہارِ بیعت کریں گے اور یوم شہداء کے احتجاجی پروگرام میں شریک ہوں گے۔ 17 جون کو منائے جانے والے یوم شہداء کے موقع پر قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہم سب کے درمیان ہونگے اور یوم شہداء کے پروگرام کی قیادت و صدارت کریں گے اور آئندہ کا لائحہ عمل دیں گے۔

”یہ شہیدوں کا خون ہے رائیگاں نہیں جائے گا“
17 جون 2014ء کے دن ماڈل ٹاؤن میں ریاستی دہشتگردی کی انتہا کی گئی، پولیس نے یکطرفہ طور پر نہتے اور پرامن کارکنوں پر سیدھی فائرنگ کر کے 14 کوشہید اور 85 کوشہید زخمی کر دیا، شہداء میں 2 خواتین تنزیلہ امجد اور شازیہ مرتضیٰ کو منہ میں گولیاں مار کر موقع پر شہید کر دیا گیا۔ ظلم اور درندگی کی انتہا دیکھنے، پولیس نے جن کارکنوں کو گولیاں ماریں انہیں طبی امداد بھی نہیں دینے دی گئی۔ اگر ریسکیو اہلکاروں نے زخمیوں کو اٹھانے کی کوشش کی تو ان پر بھی ڈنڈے برسائے گئے۔ قوم نے ایسے مناظر بھی دیکھے کہ ریسکیو اہلکار زخمیوں کو اٹھا کر طبی امداد کیلئے لیکر جا رہے ہیں اور پولیس والے ان پر ڈنڈے برسا رہے ہیں۔ گلو پولیس دن بھر زخمیوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح گاڑیوں میں چھینکتی رہی اور پھر لاہور کے مختلف تھانوں میں لے جا کر انہیں رات بھر بھیانک تشدد کا نشانہ بنایا۔ اگلے دن انہیں مختلف ہسپتالوں میں چھینک دیا گیا۔

قوم نے براہ راست ٹی وی چینلز پر دیکھا کہ سفید داڑھیوں والے بزرگوں کو بھی جانوروں کی طرح ڈنڈوں سے پیٹا گیا، ان کے سروں پر ڈنڈے برسائے گئے، پیشتر کو قریب سے گولیاں مار کر زخمی کیا گیا، بے شرمی و بے حیائی کی حد یہ ہے کہ پولیس کے غنڈوں نے تمام کارکنوں کو حراست میں لینے کے بعد تشدد کا نشانہ بنایا اور پھر انہی زخمیوں پر دہشتگردی، قتل کی سنگین دفعات کے تحت مقدمات بھی درج کر ڈالے۔

کارکنانِ تحریک کا عظیم مشن!

سوال یہ ہے کہ آخر عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن کے پڑھے لکھے محبت وطن، قانون اور امن پسند کارکنان کا قصور کیا تھا؟ یہ وہ باشعور کارکن ہیں جو تعلیمی انقلاب لانے کا منشور رکھتے ہیں۔۔۔ جو دہشتگردی کے

☆ خاتمہ کیلئے جہد و جہد کرتے ہیں۔۔۔ جو دنیا کو بین المذاہب ہم آہنگی، فرقہ واریت کے خاتمہ اور مساوات محمدیؐ کا پیغام دیتے ہیں۔۔۔ جو وطن عزیز میں حقیقی جمہوریت کے قیام اور

☆ کرپشن، رشوت، سفارش، اقربا پروری کے خاتمہ کیلئے پرامن جہد و جہد کرتے ہیں۔۔۔ جو کہتے ہیں کہ آئین کی ہر شق پر عمل کیا جائے۔۔۔ معیاری تعلیم اور صحت کی سہولتیں ہر شہری کو میسر ہوں۔۔۔ جو کہتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا

☆ کوئی شہری بھوکا نہ سوئے، بغیر چھت کے نہ سوئے۔۔۔ جو بندوقوں کی نالیوں کے نیچے بھی قانون ہاتھ میں نہیں لیتے۔۔۔ تو پھر ان کے ساتھ ریاست نے ایسا بہیمانہ سلوک کیوں کیا؟ ان کا قصور کیا تھا؟

☆ انفس! جے آئی ٹی کے سربراہ اور ممبران نے ضمیر کے بجائے طاقتور حکمرانوں کے چہروں، عہدوں اور اثر و رسوخ کو سامنے رکھا اور 14 شہداء اور 85 زخمیوں کے بہنے والے خون ناحق پر مٹی ڈالنے کی کوشش کی مگر ایسا نہیں ہوگا۔

☆ شہداء کے ورثاء کی عظمت کو سلام ہم اپنے شہید بچوں، بچیوں کے ورثاء کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں سلام پیش کرتے ہیں۔ ایسے

☆ عظیم، مخلص اور سچے کارکن کم ہی کسی ماں نے پیدا کیے ہونگے۔ دہشتگردی کی ہر شکل کے خاتمہ کیلئے برس پیکار ان عظیم کارکنوں نے جانوں کی قربانی دیکر لازوال اور قابل فخر

☆ مثال قائم کی اور ان کے لواحقین نے حکومت کی طرف سے پیش کیے گئے کروڑوں روپوں کو پاؤں کی ٹھوکر مار کر قاتلوں کو پیغام دیا کہ شہداء کے مقدس خون کی قیمت ہرگز نہیں

☆ لگائی جاسکتی۔ ورثاء کو کروڑوں روپے کی پیشکش کی گئی، ان کے بچوں کو بیرون ملک بھجوانے اور پرکشش ملازمتیں دلوانے کا لالچ دیا گیا مگر عظیم شہداء کے ان عظیم ورثاء نے حکومت

☆ کی ہر پیشکش کو جوتے کی نوک پر رکھا اور خون کا بدلہ خون کی صورت میں لینے کیلئے آج بھی پر عزم ہیں۔

☆ ہم شہداء کے عظیم لواحقین کے عزم، ہمت، حوصلہ اور استقامت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

☆ جو دنیا کو بین المذاہب ہم آہنگی، فرقہ واریت کے خاتمہ اور مساوات محمدیؐ کا پیغام دیتے ہیں۔۔۔ جو وطن عزیز میں حقیقی جمہوریت کے قیام اور

☆ کرپشن، رشوت، سفارش، اقربا پروری کے خاتمہ کیلئے پرامن جہد و جہد کرتے ہیں۔۔۔ جو کہتے ہیں کہ آئین کی ہر شق پر عمل کیا جائے۔۔۔ معیاری تعلیم اور صحت کی سہولتیں ہر شہری

☆ کو میسر ہوں۔۔۔ جو کہتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا کوئی شہری بھوکا نہ سوئے، بغیر چھت کے نہ سوئے۔۔۔ جو

☆ بندوقوں کی نالیوں کے نیچے بھی قانون ہاتھ میں نہیں لیتے۔۔۔ تو پھر ان کے ساتھ ریاست نے ایسا بہیمانہ سلوک کیوں کیا؟ ان کا قصور کیا تھا؟

☆ منظم قتل و غارت گری 16 جون کی رات ایک بجے سے لیکر 17 جون 2014ء کے دن دوپہر 2 بجے تک پولیس کی بھاری نفری نے ماڈل ٹاؤن کا گھیراؤ کیے رکھا اور لہجہ بہ لہجہ صورتحال کے

☆ بارے میں قومی میڈیا پوری قوم کو آگاہ کر رہا تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جن کے بارے میں یہ مشہور کیا گیا ہے کہ وہ 24 گھنٹے جاگتے اور کام کرتے ہیں وہ بیان حلفی دیتے ہیں

☆ کہ واقعہ کا علم مجھے صبح 9 بجے ہوا اور میں نے فوری اپنے پرنسپل سیکرٹری ڈاکٹر توقیر شاہ کو Disengage کا حکم دیا

☆ مگر جتنی بھی شہادتیں ہوئیں وہ دن 11 اور ایک بجے کے درمیان ہوئیں۔ اس امر میں رتی برابر بھی شبہ نہیں کہ ماڈل ٹاؤن میں منظم منصوبہ بندی کے تحت خون کی ہولی کھلی گئی

☆ جس کا ثبوت وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف، رانا ثناء اللہ اور ڈاکٹر توقیر شاہ کے بیانات حلفی میں موجود ہے۔ اگر یہ سانحہ منظم منصوبہ بندی کے تحت نہ ہوا ہوتا تو

☆ حکمران انصاف کے راستے کی دیوار نہ بنتے۔ اپنے ہی بنائے ہوئے جسٹس سید علی باقر نجفی کے جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کو نہ چھپاتے۔

ڈاکٹر طاہر القادری کا انقلاب انصاف اور روزگار گھر کی دہلیز تک لانے اور ہر قسم کے ظلم اور استحصال کے خاتمے کیلئے ہے۔

درج کیا اور پھر اس کا جھوٹا چالان انسداد دہشتگردی کی عدالت میں پیش کیا، اس کی سماعت ہر دوسرے دن کی جاتی ہے جبکہ جو رٹ پٹیشن ہائیکورٹ میں پاکستان عوامی تحریک کی طرف سے سانحہ ماڈل ٹاؤن پر قائم جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ حاصل کرنے کیلئے دائر کی گئی اس کی تاریخ مہینوں بعد بھی نہیں نکل رہی۔

طرفہ تماشاً یہ ہے کہ ماڈل ٹاؤن جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ حاصل کرنے کیلئے وفاق صوبہ کی طرف سے دلائل مکمل ہو چکے ہیں اس کے باوجود کیس فکس نہیں کیا گیا۔ اس سے قبل کیس کی سماعت کرنے والے ہائیکورٹ کے ایک جج عبدالستار اصغر کے ریٹائر ہونے پر بیج ٹوٹ گیا تھا اور پھر نیا بیج بنا، جس نے نئے سرے سے دلائل سنے، اب دو مئی کو اس بیج کے سربراہ جسٹس خالد محمود بھی ریٹائر ہو چکے ہیں اور یہ بیج ٹوٹ چکا ہے۔ اب نیا بیج بنے گا اور پھر سے نئے سرے سے دلائل کا آغاز ہوگا اور پھر کوئی ریٹائر ہوگا اور پھر بیج ٹوٹ جائے گا۔ یہی کھیل ایک سال سے کھیلا جا رہا ہے۔

یہی وہ ظالمانہ اور انصاف دشمن رویے ہیں جنہیں تبدیل کرنے کیلئے قائد تحریک ڈاکٹر محمد طاہر القادری انقلاب کی بات کرتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری کا انقلاب انصاف اور روزگار گھر کی دہلیز تک لانے اور ہر قسم کے ظلم اور استحصال کے خاتمے کیلئے ہے اور ان شاء اللہ یہ انقلاب آکر رہے گا۔

بے گناہوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا اور قاتل جتنے بھی مکار اور بااثر کیوں نہ ہوں وہ اپنے انجام سے بچ نہیں سکیں گے۔ پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں کے علم میں ہے کہ حکمرانوں نے ظلم کرنے کے حوالے سے کارکن اور قیادت میں کوئی تفریق نہیں رکھی۔ ڈاکٹر طاہر القادری کو ہراساں کرنے اور ان کا حوصلہ توڑنے کیلئے قاتل حکمرانوں نے ان پر 40 سے زائد جھوٹے مقدمات قائم کیے۔ دہشتگردی کی عدالتوں کے فلور کو منفی میڈیا مہم کیلئے استعمال کیا۔ الزام تراشی کی ہر اخلاقی اور قانونی حد کو عبور کیا لیکن مکار اور عیار حکمران الحمد للہ ہمارے اتحاد اور اصولوں کو نقصان نہیں پہنچا سکے۔ ہم ہر آزمائش میں سرخرو ہوئے۔ اب ظالموں کے احتساب کی باری ہے۔

ہم پاکستان عوامی تحریک کے ان 42 غازیوں کو بھی سلام پیش کرتے ہیں جنہیں پولیس نے اپنی جھوٹی ایف آئی آر میں نامزد کیا اور گزشتہ ایک سال سے یہ 42 غازی اور ڈاکٹر طاہر القادری کے جانثار روزانہ کی بنیاد پر دہشتگردی کی عدالت میں آتے اور گھنٹوں کھڑے رہتے ہیں۔ سردی ہو یا گرمی یہ جانثار عزم و ہمت کے ساتھ پنجاب حکومت کی انتقامی کارروائیوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کے ماتھے پر تھکن اور شکایت کی کوئی شکن نمودار نہیں ہوئی۔ ان کی یہ قربانی قائد انقلاب کے ساتھ ان کی محبت کا قابل فخر اظہار ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت ان 42 غازیوں کو بھی اپنی امان میں رکھے، ان کی مصطفوی انقلاب کیلئے قربانی قبول کرے اور ان کی مشکلات میں کمی لائے۔

نام نہاد جسٹس سٹم

پاکستان کے نام نہاد جسٹس سٹم اور امتیازی رویے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ جو کیس پولیس نے عوامی تحریک کے کارکنوں کے خلاف سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے

تذکرہ ان کی وفاؤں کا

☆ غلام مرتضیٰ علوی ☆

روپے کے نتیجے میں مسلم ممالک میں ہمارے خلاف نفرت اور آزادی کے علم بلند ہو گئے۔ لہذا امن دشمن طاقتیں اس امر کا گہرائی سے مشاہدہ کر رہی تھیں کہ امت مسلمہ کے احیاء کی جدوجہد کہاں سے ہو رہی ہے اور کون انقلاب کے لیے سرگرم عمل ہے؟

تحریک منہاج القرآن احیاء اسلام کا تسلسل
1980ء میں نئی صدی ہجری کی ابتداء میں قائم ہونے والی تحریک منہاج القرآن کا روز اول سے مقصد مصطفوی انقلاب تھا اور ہے۔ تحریک منہاج القرآن کی 35 سالہ خدمات عرب و عجم میں واضح اور نمایاں ہیں۔ تحریک کو پوری دنیا میں دہشت گردی کے خاتمے اور بین المذاہب امن اور رواداری کے فروغ کے لیے خدمات پر عالمی سفیر امن کے خطاب کے علاوہ UNO میں Special Consulative Status دیا گیا۔ امت مسلمہ کو مستقل محکوم رکھنے کی خواہشمند طاقتیں لمحہ لمحہ اس تحریک کی ترقی اور مراحل کا جائزہ لے رہی تھیں۔ 23 دسمبر 2012ء کے عوامی استقبال اور اچانک لانگ مارچ کے فیصلے نے پوری دنیا کو حیران کر دیا تھا۔ لانگ مارچ سے واپسی پر جب ایک کروڑ نمازیوں کی حکمت عملی کا اعلان ہوا تو دشمنوں نے بھی اپنی شطرنج کی بساط بچھالی۔

دونوں عالمی جنگوں میں لاکھوں انسان لقمہ اجل بن گئے، ناقابل تلافی معاشی نقصان ہوا، شہروں کے شہر صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ اقوام عالم نے اس بدترین قتل و غارت گری کے بعد ایک سبق سیکھا کہ جنگ میں سوائے بربادی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد گزشتہ 70 سالوں سے یورپ، شمالی و جنوبی امریکہ اور دیگر کئی ممالک میں کوئی ایک بھی جنگ نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس عالمی طاقتوں نے مسلم ممالک کو میدان جنگ بنا لیا۔ خصوصاً 1980ء کی دہائی سے لیکر آج تک ایران، عراق، افغانستان، پاکستان، کویت، کشمیر، فلسطین، اردن اور شام۔ ان میں سے بعض ممالک پر براہ راست جنگ مسلط کی گئی اور بعض ممالک کو آپس میں جنگ میں دھکیل دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان، مصر، ترکی اور دیگر کئی ممالک میں دہشت گردی کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا گیا، کبھی انڈیا، برما اور بوسینا میں ہزار ہا مسلمانوں کو اجتماعی قبروں میں دفن کیا گیا۔ یوں متعدد اقوام نے اپنا جنگی جنون بھی پورا کیا اور ان جنگوں میں اسلحے کے خریدار پیدا کر کے اپنی اقوام کو معاشی ترقی کی منازل طے کروائیں۔ امت مسلمہ کو میدان جنگ بنانے والی طاقتیں یہ بھی جانتی ہیں کہ ہر عمل کا رد عمل ہوتا ہے، ہمارے اس

☆ مرکزی ناظم تربیت تحریک منہاج القرآن (Email: gmalvi92@gmail.com)

جب منزل دو قدم رہ گئی

مٹانے اور احیاء اسلام کی اس منظم جدوجہد کو منزل پر پہنچنے سے قبل ہی مکمل ختم کرنے کا پلان تیار کر چکی تھیں۔

تحریک منہاج القرآن کی قیادت اعلان کرتی رہی کہ پتہ ٹوٹے گا اور نہ خون کا ایک قطرہ بچے گا، ہمارا انقلاب ہر صورت پر امن ہوگا۔ دوسری طرف ظلم و جہالت کے علمبردار خون کے دریا بہانے کی مکمل منصوبہ بندی کر چکے تھے۔

باطل نے شب خون مارنے کا فیصلہ کر لیا

رات کا سناٹا گہرا ہوا تو سیاہ کردار اور تاریک سوچ کے حاملین کے احکامات پر کالے سیاہ لباس میں ملیوں پنجاب پولیس کے ہزاروں گماشتوں نے حق کے چراغ کو رات کی تاریکی میں ہمیشہ کے لیے بجھانے کی نیت سے 299 القادریہ کا گھیراؤ کر لیا۔ جب ظالم بھیڑیے اپنے مکروہ مقاصد کی تکمیل کرنا چاہیں تو انہیں کسی جواز کی محتاجی نہیں ہوتی۔ سیکورٹی کی غرض سے خود رکھوائے ہوئے چند بیربر ہٹانے کے لیے پورے لاہور کے تھانوں کی پولیس اور بکتر بند گاڑیاں لے کر طاقت کے نشے میں چور باطل نے رات کی تاریکی میں حملہ کر دیا۔ ظالم حکمرانوں کی حکمت عملی یہ تھی کہ اہل حق کو نکلنے سے پہلے ہی پکچل دیا جائے، وہ خائف تھے کہ اگر ڈاکٹر طاہر القادری نے وطن واپس آکر ان لاکھوں افراد کو نظام سے نکلانے کے لیے اسلام آباد کی طرف موڑ دیا تو یقیناً باطل اپنے نظام سمیت ہمیشہ کے لیے دفن ہو جائے گا۔

بیربر ہٹانے اور اس کی حقیقت؟

بیربر ہٹانے کی آڑ میں دو پلان تھے۔ پلان A یہ تھا کہ افراتفری پیدا کر کے ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سیکینڈ لائن قیادت خصوصاً دونوں بیٹوں میں سے کسی کو شہید کیا جائے۔ نتیجے میں کارکنان اور خصوصاً سیکورٹی سٹاف کے صبر کا پیمانہ ٹوٹ جائے گا اور وہ جو ابی فائر کریں گے جس سے پولیس مقابلے کی راہ ہموار ہوگی اور یوں سینکڑوں افراد کو بھی شہید

11 مئی 2013ء کو نام نہاد الیکشن کا ملک بھر میں بائیکاٹ کیا گیا اور مصطفوی انقلاب کی منزل کی طرف جدوجہد تیز کی گئی۔ سال 2013ء کے اعتکاف میں لاٹک مارچ کو اذان انقلاب قرار دے کر جماعت انقلاب کی تیاری کو مزید تیز تر کر دیا گیا۔ 11 مئی 2014ء کو نام نہاد انتخابات اور جعلی حکومت کے ایک سال مکمل ہونے پر ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا اور لاہور و راولپنڈی کے علاوہ 58 شہروں میں ملک گیر احتجاجی مارچ کیے گئے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے بیرون ملک ہونے اور سخت گرمی کے باوجود ملک بھر میں کم و بیش 5 لاکھ افراد نے ان مظاہروں میں شرکت کی۔ 11 مئی کے ملک گیر احتجاج کو جماعت انقلاب کے لیے اقامت قرار دے دیا گیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر طاہر القادری نے عوام کے حقوق کی حقیقی معنوں میں بحالی کے لئے 10 نکاتی ایجنڈا جاری فرمادیا۔ جس نے ایک طرف افلاس زدہ قوم کو جینے کی امید عطا کردی وہیں دوسری طرف ظلم کے ایوانوں پر لڑہ طاری کر دیا۔ انقلاب کی منزل دو ہاتھ دکھائی دینے لگی۔ اس باطل طاغوتی نظام کے محافظ حکمران اس قدر چونکے تھے کہ مال روڈ اور مری روڈ راولپنڈی پر کیمرے لگا کر ان اجتماعات کو Live رائے وڈمحل میں مشاہدہ کرتے رہے۔

صف بندی شروع ہو گئی

تحریک منہاج القرآن کی قیادت پوری حکمت عملی سے 23 دسمبر عوامی استقبال، لاٹک مارچ، 11 مئی کے الیکشن کے بائیکاٹ، ملک گیر احتجاج اور 10 نکاتی ایجنڈے سے اپنی جدوجہد کو آخری مرحلے میں داخل کر چکی تھی۔ جماعت انقلاب کی تیاری کو حتمی شکل دینے کے لیے کور کمیٹی کے اجلاس مسلسل کئی روز سے جاری تھے۔ دوسری طرف ابلیسی اور ظلم و جبر کی طاقتیں اہل حق کو صفی ہستی سے

افراد کو گولیاں مار کر شہید کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر بچانے والے رب کی مرضی کہ تین تین گولیاں لگنے کے باوجود اس نے ان کی زندگی کو بچا لیا۔ اس موقع پر 2 خواتین سمیت 14 نہتے کارکن شہید ہوئے۔

نہتے کارکنوں نے ریاستی جبر کو شکست دے دی جب کارکنان شہدا کی لاشوں کو سنبھالنے اور زنجیوں

کو ہسپتال پہنچانے لگے تو ریاستی دہشت گرد پنجاب پولیس ڈاکٹر طاہر القادری کے گھر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن انہیں کیا خبر تھی کہ وہاں مردوں سے بڑھ کر قوت رکھنے والی منہاج القرآن ویمن لیگ کی بہنیں موجود ہیں۔ جب پولیس اہلکار آنسو گیس، لٹھی چارج اور فائرنگ کر کے ان پر عزم خواتین کو 299 القادریہ کے گیٹ سے نہ ہٹا سکے تو اس پر چشم فلک بھی یہ منظر دیکھ کر سکتے میں آ گیا ہو گیا کہ قوم کے محافظوں نے قوم کی بیٹیوں کے چہروں پر گولیاں ماریں اور 2 خواتین جام شہادت نوش کر گئیں۔

لیکن مٹھی بھر جانثاروں نے ہزاروں پولیس اہلکاروں کے لشکر کو 12 گھنٹوں کے ظلم و جبر، شیلنگ، لٹھی چارج اور شہادتوں کے باوجود ڈاکٹر طاہر القادری کے گھر داخل نہ ہونے دیا۔ کارکنان کے بستے خون، شہدا کی لاشوں اور میڈیا کے جرأت مندانہ کردار نے ریاستی گماشتوں کے قدم اکھاڑ دیئے اور وہ ناکام و نامراد واپس پلٹ گئے۔ پاکستان کی 65 سالہ تاریخ میں کبھی ایسا ریاستی جبر نہ ہوا تھا۔ بیریز پلان کے مطابق تو چرچاں حق کو ہمیشہ کے لیے گل کرنا تھا مگر ریاستی جبر ہار گیا اور شہدا کے خون نے ظلم و جبر کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے۔

اگر بیریز پلان کامیاب ہو جاتا تو؟

شہداء ماڈل ٹاؤن کی قربانیوں کی عظمت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دشمن کے عزائم اور منصوبہ بندی کو سمجھیں۔ خدا خواستہ خادم بدہن اگر بیریز پلان کامیاب ہو جاتا تو منظر کیا ہوتا؟

کرنا پڑا تو انہیں شہید کر کے سیکرٹریٹ اور گھر پر مکمل قبضہ کر لیا جائے گا۔ اس صورت میں بکتر بند گاڑیوں میں لایا گیا اسلحہ اور راکٹ لانچر میڈیا کی موجودگی میں سیکرٹریٹ سے برآمدگی کا ڈرامہ رچا کر تحریک کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔ اور پھر ملک بھر سے تحریک کے کارکنوں کو گرفتار کر کے ان پر دہشت گردی کے مقدمات چلا کر اس تحریک کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے گا۔

پلان B یہ تھا کہ اگر ہم کلیتاً ختم نہ کر سکے اور عوامی پریشر Develop ہو گیا یا انہوں نے سخت مزاحمت کی تو ایسی صورت میں سینکڑوں کو زخمی اور بیسیوں کو شہید کر کے اس قدر خوف و ہراس پیدا کیا جائے گا کہ جماعت انقلاب کے لیے ایک شخص بھی نکلنے کے لیے تیار نہ ہوگا۔ دشمن کو یہ معلوم تھا کہ سینکڑوں کارکنان اور نوجوان ہمہ وقت مرکزی سیکرٹریٹ میں موجود ہوتے ہیں۔ لہذا سخت مزاحمت کی صورت میں متبادل پلان B تھا۔

اور ہر طرف لہو پھیل گیا!

دشمن نے ترتیب کے ساتھ اپنے پلان پر عملدرآمد شروع کیا۔ مزاحمت بڑھتی گئی۔ گھر میں داخل ہونا تو درکنار چند پر عزم کارکنان نے ہزاروں پولیس اہلکاروں کو مرکز سے ایک کلومیٹر دور رہنے پر مجبور کر دیا۔ پوری رات اور دوپہر 10 بجے تک ہر ممکنہ کاوش کے باوجود موت بانٹنے کے خواہشمند ظالموں کو کوئی موقع نہ ملا۔ بالآخر حکام بالا کی طرف سے پلان A پر عمل درآمد کا حتمی فیصلہ ہوا۔ آرڈر ملتے ہی پنجاب پولیس کے سو ماؤں نے ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے بیٹوں کی شہادت کی غرض سے چاروں اطراف سے گھر پر فائرنگ شروع کر دی۔ دوسری طرف ایلینٹ فورس کے تازہ دم دستوں نے نہتے کارکنوں پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ پولیس کو کسی بھی طرف سے پیش قدمی کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر القادری کی رہائش گاہ تک پہنچنے میں مسلسل ناکامی ہو رہی تھی۔ ظالموں نے 100 سے زائد

کر کے دین محمدی کو زندگی عطا کی۔ اسی طرح آج اگر تحریک منہاج القرآن کے کارکنان عزت و وقار کے ساتھ پھر انقلابی جدوجہد کی تیاری میں مصروف عمل ہیں تو یہ صدقہ ہے ان شہداء اور زنجیوں کا جنہوں نے اپنی جان پر کھیل کر تحریک کے تشخص، عزت و وقار اور اس کے مرکز کی حفاظت کی۔ یہ ان شہداء کی قربانیاں ہیں جن کے صدقے اب ہمیں منزل انقلاب قریب دکھائی دیتی ہے۔ اس قدر وحشیانہ جبر و تشدد اور ریاستی ظلم کے مقابلے میں صبر و رضا اور قانون کو ہاتھ میں نہ لینا یہ تحریک منہاج القرآن کے کارکنوں کا ہی کردار ہے۔

نہ صرف تحریک منہاج القرآن کے کارکنان بلکہ ہر ذی شعور شہری ان شہداء کی قربانیوں کو ہمیشہ سلام عقیدت پیش کرتا رہے گا۔ تحریک کے جملہ کارکنان کی زندگی کا مقصد جہاں منزل کا حصول ہے وہاں ہم ان شاء اللہ نہ صرف شہداء کے ورثاء کو انصاف دلانیں گے بلکہ ظالموں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کر کے انہیں ان کے انجام تک پہنچائیں گے۔ شہداء کا خون قوم کی حیات کا ذریعہ ہوتا ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ 17 جون کو بری طرح ناکامی کے بعد دشمن پر یہ واضح تھا کہ اگر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو وطن واپس آکر آزادی کے ساتھ قوم اور کارکنان کو Motivation دینے کا موقع مل گیا تو نہ صرف ظالمانہ نظام لپٹیا جائے گا بلکہ قاتل خاندان اپنے عبرت ناک انجام کو پہنچے گا۔ لہذا ظالم و قاتل حکمرانوں کے پاس تحریک کو طاقت سے کچلنے کے علاوہ کوئی option نہ تھی۔ دوسری طرف تحریک کے کارکنان پر بھی یہ حقیقت واضح ہو گئی تھی کہ

ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات
لہذا تحریک منہاج القرآن نے کسی حکومتی ادارے سے اس سانحہ پر عدل و انصاف کی امید نہ ہونے کی بناء پر دشمن کی چالوں کو دیکھ کر جرأت و ہمت اور صبر و رضا کی

اپنے منصوبے کے مطابق وزیر اعلیٰ اور وزیر قانون کے بھیجے گئے غنڈے میریڑ ہٹانے کے بہانے گھر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاتے یا گھر پر چاروں اطراف سے ہونے والی فائرنگ کی زد میں آکر صاحبزادگان میں سے کسی کی شہادت ہو جاتی تو کیا سیکیورٹی گارڈز جوابی فائرنگ نہ کرتے؟ اگر گھر پر موجود تمام سیکیورٹی گارڈز کو جوابی فائرنگ سے سختی سے منع نہ کیا جاتا اور جوابی فائر کھل جاتا تو پھر دونوں طرف سے لاشوں کے انبار جس میدان جنگ کا نقشہ پیش کرتے اس کا انجام کیا ہوتا؟

اگر خدا نخواستہ سکیئنڈ لائن لیڈر شپ ختم کر دی جاتی، تحریک کے مرکز پر قبضہ کر کے اپنے ساتھ لائے گئے اسلحہ کو سیکرٹریٹ سے برآمد کر کے تحریک کو دہشت گرد تنظیم ڈیکلیر کرنے میں دشمن کامیاب ہو جاتا تو؟

اگر میریڑ پلان کامیاب ہو جاتا تو کیا 23 جون کو ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی پاکستان آمد اسی جرات کے ساتھ ممکن ہوتی۔ ملک بھر سے ہزاروں گرفتار قائدین دہشت گردی کے مقدمات بھگت رہے ہوتے۔ شاید تحریک منہاج القرآن کو دوبارہ جدوجہد کے لئے نصف صدی کا عرصہ درکار ہوتا۔ یہ تمام نتائج نہ صرف واضح تھے بلکہ دشمن کی حکمت عملی میں شامل تھے۔

شہداء کی عظمت و جرأت کو سلام

دشمن کا یہ سارا پلان چند جاٹھار مردوں اور عورتوں نے خاک میں ملا دیا۔ ان شہداء اور زنجیوں نے سیمسہ پلائی دیوار بن کر ثابت کر دیا کہ جنگ فقط اسلحہ اور عددی قوت کے بل بوتے پر نہیں جیتی جاسکتی۔ عزم حوصلے، صبر اور شجاعت کو کبھی شکست نہیں ہو سکتی۔ شہداء کربلا کی عظیم قربانیوں کے نتیجے میں ہم اس حقیقت کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ آج اگر امت مسلمہ کی کسی مسجد سے اذان کی آواز بلند ہوتی ہے تو یہ صدقہ ہے شہداء کربلا کے خون کا۔ انہوں نے دین کی عزت و ناموس کی خاطر اپنی جان قربان

اس داستان کے اگلے ابواب کی تیاری شروع کر دی۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 23 جون 2014ء کو ملک میں واپسی کا اعلان کیا تو پورے ملک سے کارکنان نے اسلام آباد ایئر پورٹ کا رخ کر لیا۔ اس موقع پر ظالم حکمرانوں نے پورا ملک کنیٹروں سے بلاک کر دیا۔ کارکنان ہر رکاوٹ توڑ کر اسلام آباد پہنچ گئے۔ حکمرانوں نے اس خوف سے کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری عوام کے سمندر کو ایئر پورٹ سے اسلام آباد کی طرف نہ موڑ دے جہاز کو لاہور ایئر پورٹ پر اتار دیا۔

شہدا انقلاب داستان شجاعت کا دوسرا باب
قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سانحہ ماڈل

ٹاؤن کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچانے اور 10 نکاتی عوامی ایجنڈے کے نفاذ کے لئے 14 اگست 2014ء کو اسلام آباد کی طرف انقلاب مارچ کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان پر حکومت بری طرح بوکھلا گئی اور یکم اگست سے ہی ظالم حکمرانوں نے ملک بھر میں ہزاروں عہدیداروں اور کارکنان کی گرفتاری کا عمل شروع کر دیا۔ کنیٹروں لگا کر پورے ماڈل ٹاؤن کو گھیرے میں لے لیا گیا۔ پورے ملک کی تمام شاہراہیں کنیٹروں لگا کر بند کر دیں۔ ان حالات میں کارکنان تحریک نے بھی گھٹ گھٹ کر مرنے کے بجائے باطل نظام سے ٹکرانے کا فیصلہ کر لیا۔

پورے ملک سے قافلے ظلم و ستم سے برداشت کرتے ہوئے لاہور پہنچے۔ کئی قافلوں کو راستے میں ہی ریاستی جبر کے تحت روک دیا گیا۔ کارکنان کی جرات و ہمت کے آگے حکومت بے بس ہو گئی اور لاہور سے اسلام آباد کی طرف انقلاب مارچ روانہ ہو گیا۔ اسلام آباد میں بھی حکومت اپنے ریاستی جبر و تشدد سے باز نہ آئی اور 31 اگست کی رات کو ظلم و جبر کی طاقتوں نے ایک مرتبہ پھر اپنی پوری قوت لگا دی۔ پورے صوبے کی پولیس نے پاکستانی تاریخ کی بدترین شیلنگ اور اندھا دھند فائرنگ کی۔ پوری دنیا نے Live

دیکھا کہ ظلم و جبر کی ساری طاقتیں مل کر بھی اہل حق کے قدم نہ اکھاڑ سکیں۔ 10 اگست سے لے کر 31 اگست تک مزید 9 شہداء نے اپنے خون کے ساتھ جرات کی ایسی داستان رقم کی کہ ریاستی جبر ہار گیا اور صبر و رضاء کے پیکر جیت گئے۔

اعلاء کلمہ حق بلند کرنے والوں کو باغی کہہ کر کچلنے کی آرزو رکھنے والے حکمران اپنی پوری ریاستی طاقت کے باوجود ناکام ہو گئے اور اہل حق پر غلبہ نہ پاسکے۔ ان شہدا کی جراتوں کو سلام جنہوں نے خالی ہاتھ امن و سلامتی اور صبر و رضا کی قوت سے دشمن کو مار گئی کی پہاڑیوں سے پیچھے دھکیل دیا اور پھر 70 دن کا غذی شیر پچھلے دروازوں سے اسمبلی آتے رہے اور اللہ کا شیر 70 دن شاہراہ دستور پر کلہ حق بلند کرتا رہا۔

شجاعت و استقامت کا یہ دوسرا باب 9 شہدا انقلاب اور سینکڑوں زہنیوں کی بے مثال داستانوں سے بھرا ہوا ہے۔ مرد و عورتیں، بچے و بوڑھے اور جوانوں کی ہمتوں کو سلام کہ جنہوں نے اعلاء کلمہ حق کے قافلوں کی تاریخ ہی بدل دی۔

شہداء کے ورثاء، استقامت کے کوہ گراں
تحریک کے کارکنوں نے عزم و ہمت میں شہداء کو بلا کے قدموں کی خیرات پائی ہے۔ میدان کرب و بلاء میں بے گور و کفن لاشیں چھوڑ کر جب قافلہ ابن زیاد اور یزید کے دربار میں لایا گیا تو شہداء کے ورثاء کی استقامت اور جرات نے قاتلوں پر واضح کر دیا کہ جسموں کو کاٹا جاسکتا ہے مگر فکر کو شکست نہیں دی جاسکتی، ضمیروں کو نہیں خریدا جاسکتا۔

17 جون کے بعد دور حاضر کے یزیدوں نے اہل حق کے ضمیروں کا سودا کرنا چاہا۔ 17 جون کے سانحہ اور انقلابی جدوجہد کے دوران شہید ہونے والے کارکنوں کے ورثاء سے اعلانیہ اور دیگر منفی ذرائع سے دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ قاتل اعلیٰ نے شہداء کے خون کی قیمت 30 لاکھ لگا لی مگر وہ اپنے تمام تر فرعونی ہتھکنڈوں اور قارونی خزانوں کے باوجود کسی ایک غریب سے غریب کارکن کے ضمیر کی

طرح کا دباؤ ڈالا گیا، انہیں پریشان کرنے اور خریدنے کی سینکڑوں کوششیں کی گئیں مگر باطل یزیدی ٹولہ ایک بھی شخص کے ضمیر کا سودا نہ کر سکا۔

اسیران انقلاب کی جرأت۔ منزل کی ضمانت
 کسی تحریک کے کارکنوں کے حوصلے کو اگر گولیاں بھی شکست نہ دے سکیں، زخموں سے چھلنی جسم ان کی فکر کو کمزور نہ کر سکیں اور قید و بند کی صعوبتیں ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں شکست نہیں دے سکتی۔

شہداء، زخمیوں اور شہداء کے ورثاء کی طرح وہ ہزاروں کارکنان جو کہ پورے ملک سے گرفتار کئے گئے، ان کے عزم و حوصلے نے بھی تحریک کو ایک نئی زندگی عطا کی۔ 17 جون کو 14 شہید ہوئے تقریباً 100 افراد کو گولیوں سے چھلنی کر کے زخمی کیا گیا اور بقیہ سینکڑوں کارکنان کو گرفتار کر لیا گیا۔ ضعیف بزرگوں کو لہواہن کیا گیا، ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے جسم چور چور کر کے زمین پر گرا کر ٹھٹھے مارے گئے اور پھر گاڑیوں میں ڈال کر پورے لاہور اور گردنواح کے تھانوں میں قید کر دیا گیا۔

لاہور شہر کے ایک تھانے کی حوالات میں قید کچھ بزرگ کارکنان کو پولیس کے چند افسران کی آمد پر باہر لایا گیا جب ان کی داڑھیاں کھینچ کر چروں پر مارا گیا تو حوالات میں قید ایک سنگین جرم کے مرتکب فرد نے جرات کے ساتھ پولیس افسران کو گالیاں دیتے ہوئے کہا کہ دیکھو ان بے شرمو کو اپنے باپوں (والد کی عمر کے بزرگوں) کو مار رہے ہیں۔ او بدبختو! ان کی سفید داڑھیوں کا تو حیا کرو۔ مگر ان ظالموں پر اس قیدی کا شرم دلانا بھی کوئی اثر مرتب نہ کر سکا۔

ماڈل ٹاؤن سے گرفتار کئے گئے ان افراد کے علاوہ اگست کے پہلے عشرے میں پورے ملک سے پندرہ ہزار سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ بعضوں کو نظر بند کیا گیا، بعضوں کو حوالات میں رکھا گیا اور بعضوں کو مقدمات بنا کر

قیمت نہیں لگا سکے۔ الحمد للہ جس عظیم مشن کے لئے ان شہداء نے قربانی دی تھی، ان کے ورثاء نے تمام تر تکالیف، پریشانیوں اور معاشرے کے طعنوں کے باوجود استقامت اور خودداری کی ایسی مثال قائم کی جو آنے والے ادوار میں حق کی خاطر قربانی دینے والوں کے لئے نمونہ ہے۔ اگرچہ تحریک شہداء کے ورثاء کی جملہ ضروریات کی کفالت کر رہی ہے لیکن غریب تنگدستی اور فتنہ کے اس دور میں کروڑوں روپے کی آفرز کو ٹھکرانا شہداء کے ورثاء کا ہی حوصلہ ہے۔

فتح کی نوید۔۔ مضر و بان انقلاب کا حوصلہ
 17 جون کا دن جس طرح ہمیں شہداء انقلاب کی عظمتوں کی یاد تازہ کر داتا ہے، اسی طرح یہ دن ہمیں اس موقع پر جان ہتھیلی پر رکھ کر خالی ہاتھ برستی گولیوں میں مرکز کی حفاظت کا فریضہ انجام دینے والے غازیوں کی یاد بھی دلاتا ہے۔ یقیناً اس لمحے مرکز پر موجود تمام افراد جو ظلم و جبر کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر 12 گھنٹے کھڑے رہے۔ تین تین گولیاں لگنے کے باوجود وکٹری کا نشان بنا کر ایسولینس میں ہسپتال روانہ ہونے والے کارکنوں کا حوصلہ کسی بھی لحاظ سے شہداء سے کم نہ تھا۔ ان کی آنکھوں میں حسرت کے آنسو تھے کہ ہمیں مرتبہ شہادت کیوں میسر نہیں آیا۔

کئی زخمی مستقل معذور ہو چکے ہیں۔ کئی زخمیوں کے جسموں میں آج تک گولیاں موجود ہیں اور کئی 2 سال گزر جانے کے باوجود آج تک زیر علاج ہیں اور پانچ/چھ آپریشن ہو چکے ہیں۔ اگر 17 جون سے 31 اگست تک زخمیوں کی فہرست بنائی جائے تو یہ تعداد ہزاروں میں بنتی ہے۔ اس معرکہ میں جو جس قدر زخمی ہوا الحمد للہ اس کا حوصلہ اسی قدر جوان ہو گیا۔ ان ہزاروں افراد میں کسی ایک فرد نے بھی مسلسل تکلیف، پریشانی اور آزمائش کے باوجود صبر کا دامن نہیں چھوڑا، بے وفائی کا ایک خیال تک ان کے ذہنوں میں نہیں آیا۔ جو زخمی 17 جون کے مقدمے میں اہم ترین گواہوں میں شامل ہیں ان پر بھی ہر

جیلوں میں منتقل کر دیا گیا۔ بعض کارکنان اور قائدین پر شدید تشدد کیا گیا۔ انقلاب دشمن طاقتوں کے یہ سارے ہتھکنڈے ناکام ہو گئے اور وہ اس بدترین ظلم سے کسی ایک کارکن کو بھی نہ توڑ سکے۔ جو بھی اسیر ضمانت پر رہائی پاتا وہ سیدھا اسلام آباد میں جاری دھرنے میں شریک ہو جاتا۔

عدالتی نظام کا جبر اور پر عزم کارکنان

ایک وقت تھا کہ عدالتوں میں انصاف میسر آتا تھا۔ مظلوم کی فریاد سنی جاتی تھی اور ظالموں کے ظلم کے ستارے لوگ عدلیہ کے سائے میں پناہ حاصل کرتے تھے۔ آج ہم جس دور فتن میں زندہ ہیں اس دور میں ظالم حکمران مظلوموں کو مزید ظلم کی پکی میں پسپے کے لئے ایوان ہائے عدل کو استعمال کرتے ہیں۔ عدل کی چھتری میں چھپے ہزاروں ضمیر فروش سرکاری ملازم حکمرانوں کے ذاتی ملازموں کا کردار ادا کرتے ہوئے عدل کی بجائے مزید ظلم کا بازار گرم کرتے ہیں۔

تجرب ہے اس ملک کی پولیس اور عدالتی نظام پر کہ 14 افراد کو دن دیہاڑے بیسیوں چینلز کی Live کوریج کے دوران شہید کیا گیا، 100 افراد کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا مگر پولیس کی مدعیت میں FIR زنجیوں اور دیگر کارکنان کے خلاف کاٹ دی گئی۔ آج دو سال ہو چکے، زنجیوں اور تحریک کے کارکنوں کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے اور صرف ایک مقدمہ میں کم و بیش 60 افراد گذشتہ دو سالوں سے تقریباً ہر روز عدالت میں مجرموں کی حیثیت سے پیش ہوتے ہیں اور اگلے دن کی تاریخ لے کر واپس پلٹ آتے ہیں۔ اسی طرح لاہور، گوجرانوالہ، بھکر، راولپنڈی اور دیگر اضلاع سے ہر ہفتے میں کم و بیش 3 دن 500 سے زائد افراد 2 سال سے عدالتوں کے دھکے کھا رہے ہیں اور مجرموں کی طرح پیش کئے جاتے ہیں اور بغیر کسی کارروائی کے اگلی تاریخ پر بلا لئے جاتے ہیں۔ حکمران ان عدالتی

ہتھکنڈوں کے ذریعے تقریباً 600 خاندانوں کا مسلسل دو سال سے معاشی قتل کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ کسی طرح یہ لوگ تھک ہار کر سمجھوتہ کر لیں اور شہداء کا خون معاف کر دیں۔ مگر ان بدبختوں کو یہ معلوم نہیں کہ وہ جس قدر ظلم و ستم بڑھائیں گے مصطفوی انقلاب کے یہ سپاہی تن من دھن قربان کرتے ہوئے منزل کی طرف اسی تیزی سے بڑھتے جائیں گے۔

تحریک کے جملہ رفقاء اور وابستگان ان ہزاروں کارکنان کی جراتوں کو سلام پیش کرتے ہیں جو گرفتار رہے۔۔۔ جنہوں نے صعوبتیں برداشت کیں۔۔۔ وہ کارکنان جنہیں سزائیں سنا دی گئیں۔۔۔ اور جو آج تک عدالتوں کے چکر لگا رہے ہیں۔۔۔ ان سب کے عزم و حوصلے کو سلام پیش کرتے ہیں۔

تیرا عزم گواہ ہے کہ انقلاب آنے کو ہے

17 جون 2014ء سے لے کر آج تک 23 افراد نے جام شہادت نوش کیا، ہزاروں زخمی ہوئے متعدد معذور ہوئے اور کئی آج تک زیر علاج ہیں۔ یوم شہداء پر ظلم و ستم کی داستانیں رقم ہوئیں، پندرہ ہزار سے زائد کارکنان گرفتار ہوئے۔ کئی کارکنان کو سزائیں سنا کر جیل ڈال دیا گیا۔ ہزاروں کی ضمانتیں کروائی گئیں اور 600 سے زائد افراد مسلسل دو سال سے مقدمات کی پیروی میں دھکے کھا رہے ہیں۔ 70 دن کا طویل ترین دھرنا دیا گیا۔ دھرنے کے دوران ہزاروں مشکلات آئیں۔ مگر ظلم و ستم کی یہ آندھیاں شہداء کے ورثا یا کسی ایک کارکن کو اس کی منزل کے راستے سے ہٹا نہ سکے۔ یہ حوصلہ یہ استقامت اور یہ جرات بتاتی ہے کہ انقلاب آنے کو ہے۔ مصطفوی انقلاب کی تاریخ میں ان تمام کارکنوں کی قربانیاں ہمیشہ آنے والوں کے لئے مشعل راہ رہیں گی۔

زندگی کے طوفانوں کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟

حصہ دوم

☆ شفاقت علی شیخ ☆

زندگی کی کامیابی و کامرانی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ زندگی کے ضابطوں کو سمجھا جائے، انہیں ذہن نشین کیا جائے اور موقع بہ موقع انہیں استعمال میں لایا جائے۔ زندگی کے قوانین بے شمار ہیں جن کا مکمل احاطہ ناممکن ہے۔ تاہم زندگی کے مسائل کا سامنا کرنے کے حوالے سے زیر نظر مضمون میں دس اہم باتوں کو زیر بحث لایا جا رہا ہے۔ اگر ان کو لوح ذہن پر نقش کر لیا جائے اور روزمرہ زندگی میں ملحوظ خاطر رکھا جائے تو زندگی میں آنے والے مصائب اور مشکلات کے طوفانوں کا مقابلہ بڑی آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں زندگی کا سفر آسان ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت خوشگوار بھی ہو سکتا ہے۔ اس مضمون کا پہلا حصہ ماہ اپریل میں شائع ہو چکا ہے جس میں ’’مسائل زندگی کا لازمی حصہ ہیں۔ ۲۔ ہر مسئلے کے زندگی محدود ہوتی ہے۔ ۳۔ مسائل میں مواقع۔ ۴۔ ہر مسئلہ قابل حل ہے۔ ۵۔ مسائل کے حل کی صلاحیت‘‘ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس مضمون کا دوسرا حصہ نذر قارئین ہے:

انگریزی زبان کا ایک نہایت ہی بامعنی جملہ ہے:

A man cannot ride your back

unless it is bent.

’’کوئی آدمی آپ کی کمر پر اس وقت تک سوار نہیں

ہو سکتا جب تک یہ جھکی ہوئی نہ ہو‘‘۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی

حوالے سے ہمارے اوپر غالب آ رہا ہوتا ہے تو یہ صورت

حال ہماری کسی نہ کسی کمزوری کا ہی نتیجہ ہوتی ہے۔ اگر وہ

کمزوری ہمارے اندر نہ ہوتی تو اسے یہ موقع کبھی نہ مل

سکتا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ آندھیاں اور طوفان جب

آتے ہیں تو گھاس پھوس اور منکنے ادھر ادھر اڑتے پھرتے

ہیں لیکن پہاڑ اپنی جگہ پر جھے رہتے ہیں۔ شدید بارشیں

6۔ اپنے آپ کو مضبوط بنائیں

زندگی کی مشکلات اور طوفانوں کا مقابلہ کرنے کے

لئے چھٹا اصول یہ ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو مضبوط بنانا

ہوگا۔ اس دنیا کا اصول یہ ہے کہ جہاں بھی دو افراد کے

درمیان ٹکراؤ (Clash) یا مقابلہ (Competition)

ہو تو ہمیشہ وہ غالب آتا ہے جو زیادہ طاقت ور، توانا اور

مضبوط ہو۔ ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

کسی مردِ دانا سے پوچھا گیا کہ ’’بڑی مچھلی چھوٹی

مچھلی کو کب تک کھاتی رہے گی؟‘‘ اس نے جواب دیا کہ

’’جب تک چھوٹی مچھلی اپنے آپ کو اتنا بڑا نہیں کر لیتی کہ

وہ بڑی مچھلی کے منہ میں نہ آسکے‘‘۔

☆ Ph.D سکار، (shafaqatalisheikh@yahoo.com)

☆

مندری سے مراد یہ نہیں کہ انسان بہت زیادہ موٹا تازہ اور پہلوان ہو بلکہ اس سے مراد جسم کے تمام اعضاء کا مناسب تندرستی کی حالت میں ہونا اور اپنے اپنے فرائض کو بطریق احسن سرانجام دینے کے قابل ہونا ہے۔ اگر جسم ہی بیمار ہے تو پھر ذہن بھی بیمار ہے کیونکہ

A Healthy mind is in a healthy body.

”ایک صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوتا ہے۔“

ایسے ہی پڑمردہ جسم کے اندر روح بھی مرجھائی رہتی ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا:

المومن القوى خيرو احب الى الله من المومن الضعيف.
”اللہ کے نزدیک طاقت ور مومن، کمزور مومن کی نسبت زیادہ زیادہ محبوب ہے۔“

(صحیح مسلم، ۴: ۲۰۵۲، الرقم: ۲۶۶۴)

جسم کی صحت کے لئے متوازن غذا، مناسب ورزش، معتدل نیند، کام اور آرام میں توازن اور حفظان صحت کے دیگر اصولوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ کوئی ایک دن کا کام نہیں ہے۔ جسم ایک دن میں نہ بن سکتا ہے اور نہ بگڑ سکتا ہے۔ یہ آہستہ آہستہ ہی بنتا اور آہستہ آہستہ ہی بگڑتا ہے۔ جتنا آپ گڑ ڈالتے چلے جائیں گے اتنا بیٹھا ہوتا جائے گا۔

۲۔ جسم کے بعد ذہن ہے جس کے ساتھ عقل کا تعلق ہے۔ مسائل کی گتھیاں براہ راست ذہن نے ہی سلجھانی ہوتی ہیں۔ لہذا ذہن جتنا صحت مند، توانا اور تروتازہ ہوگا، اتنا ہی مسائل آسانی سے حل کر سکے گا اور جتنا کمزور اور لاغر ہوگا اتنا ہی مسائل کے حل میں بے بس اور لاچار ہوگا۔ ذہن اور عقل کو مضبوط بنانے کے لئے متواتر مطالعہ، علم میں چٹنگی، غور و فکر، ذہن اور عقل مندوں کی صحبت میں بیٹھنا اور بے وقوفوں کی صحبت سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ نیز ذہن کو مضبوط کرنے والی دیگر متفرق تدابیر کو اپنانا اور ذہن کو کمزور کرنے والی چیزوں سے اجتناب ناگزیر ہے۔

۳۔ ذہن کے بعد روح ہے جو دکھائی تو نہیں دیتی ہے

کچے مکانات کو گر ادیتی ہیں لیکن مضبوط قلعے اور پختہ عمارتیں اپنی جگہ پر قائم رہتی ہیں۔

یہی اصول یہاں بھی رائج ہے جتنے زیادہ ہم طاقت ور ہوں گے اتنے ہی زیادہ احسن طریقے سے زندگی کے طوفانوں کا مقابلہ کر سکیں گے اور ان پر غالب آسکیں گے۔ اس کے برعکس جتنے ہم کمزور ہوں گے اتنے ہی طوفانوں کے مقابلے میں ٹھکست کھائیں گے۔ بقول حضرت واصف علی واصف: ”غم کمزور انسانوں کا راکب (سوار) ہوتا ہے اور طاقتور انسانوں کا مرکب (سواری)۔“

سوال یہ ہے کہ اپنے آپ کو مضبوط بنانے سے مراد کیا ہے؟ اس سلسلہ میں پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم خود کیا ہیں؟ ہم تین چیزوں کا مجموعہ ہیں:

۱۔ جسم ۲۔ ذہن ۳۔ روح

یہ تین اکائیاں ملتی ہیں تو وہ وحدت وجود میں آتی ہے جسے انسان کہا جاتا ہے۔ انسانی شخصیت خالی جسم، ذہن یا روح میں سے کسی ایک کا نام نہیں ہے بلکہ ان تینوں کے مجموعے کا نام ہے۔ سب سے نیچے جسم ہے، اس سے اوپر ذہن اور اس سے اوپر روح کا درجہ ہے۔ یہ تینوں چیزیں ایک ہی شخصیت کا حصہ ہونے کی بناء پر ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑی ہوئی ہیں کہ ایک دوسری کو متاثر کرتی بھی ہیں اور ہوتی بھی ہیں۔ ایک کی کمزوری دوسری دونوں کو بھی کمزور کرتی ہے اور ایک کی طاقت دوسری دونوں کی بھی تقویت کا باعث بنتی ہے۔ اپنے آپ کو مضبوط بنانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں حصے مناسب حد تک طاقتور اور صحت مند ہوں اور قوت و طاقت کا ذخیرہ اپنے اندر لئے ہوں۔ ہر ایک کے پاس اتنی توانائی (Energy) ہو جو زندگی کی گاڑی کو آسانی کے ساتھ رواں دواں رکھ سکے اور مسائل کے مقابلے میں جم کر ٹھہر سکے۔ آئیے ان تینوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

۱۔ سب سے پہلے جسم کا صحت مند ہونا ہے۔ صحت

پر کٹرول“۔ سائنس کی رو سے گفتگو توانائی کی ایک شکل ہے۔ جتنا زیادہ فضول اور بے مقصد گفتگو کریں گے اتنا ہی توانائی خرچ ہوگی اور عمل کی صلاحیت کمزور ہوتی چلی جائے گی۔ جبکہ گفتگو میں احتیاط انسان کی صلاحیتوں کو منضبط رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے جس سے مسائل کو احسن طریقے سے حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

7۔ پرسکون رہیں

زندگی کے طوفانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ساتواں اصول یہ ہے کہ کیسی ہی مصیبت و مشکل کا سامنا ہو اور مایوس کن صورت حال ہو لیکن اپنے ذہنی اور قلبی سکون کو برقرار رکھیں اور بالکل نہ گھبرائیں۔ گھبرانے کا فائدہ تو بالکل کوئی نہیں ہے نقصان البتہ بہت زیادہ ہے۔ بقول حضرت واصف علی واصف:

”مسائل کو حل کرنے کے لئے جب انسان پریشان ہوتا ہے تو مسائل کو حل کرنے کی طاقت سلب کر لی جاتی ہے“۔

اگر ہم غور کریں کہ آج تک کیا ہم نے پریشانی اور گھبراہٹ کی حالت میں کوئی کام سنوار لیا ہے؟ جب بھی کوئی معاملہ سلجھا ہے تو ایسا صرف پرسکون ذہنی کیفیت ہی سے ممکن ہوا۔ یہی بات یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ پریشان ہونا کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ جب ہم مسائل کے پیش آنے پر گھبرا جاتے ہیں تو ان کا سائز بڑا ہونے لگتا ہے، وہ پہاڑ بن جاتے ہیں اور ہم رائی۔ نتیجہ ان کی فتح اور ہماری شکست کی صورت میں نکلتا ہے۔ لیکن جب ہم مسائل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہیں تو پھر وہ چھوٹے ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور ہم بڑے۔ جس کے نتیجے میں ہم ان پر غالب آ جاتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. (آل عمران: ۱۳۹)

مگر سارے کمالات اسی کے دم قدم سے ہیں۔ جہاں روح ساتھ چھوڑ جاتی ہے وہیں جسم اور ذہن کی ساری صلاحیتیں منجمد ہو جاتی ہیں۔ جسم اگر صحت مند بھی ہو، ذہن بھی اچھی حالت میں ہو لیکن روح کمزور اور لاغر ہو تو انسان کے لئے نازک حالات میں اپنے آپ کو سنبھالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ کے بڑے بڑے سوراخوں کا جب آخری وقت آیا تو انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور بڑی بے بسی کی حالت میں دنیا سے گئے لیکن دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ اولیاء کرام اور نیک لوگ جنہوں نے اپنی روح کو طاقتور بنا لیا ہوتا ہے وہ موت کو بھی بڑے بہادرانہ انداز سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

روح کو طاقتور بنانے والی چیز تعلق باللہ ہے اور اس کی غذا عبادات نماز، روزہ، تلاوت قرآن، ذکر و فکر، صدقہ و خیرات اور نیکی و بھلائی کے دوسرے کام ہیں۔

یوں تو ہر ایک کی مضبوطی اور کمزوری میں کئی چیزوں کا کردار ہے۔ تاہم دو چیزیں ایسی ہیں جو ان تینوں کی کمزوری اور طاقت میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں:

۱۔ کھانا ۲۔ جنسی اختلاط

جتنا ہم ضرورت سے زیادہ کھائیں گے اور مضر صحت اشیاء کھائیں گے اتنا ہی یہ تینوں حصے کمزور ہوں گے اور جتنا اعتدال اور توازن سے کھائیں گے اور مفید غذائیں کھائیں گے اتنا ہی یہ مضبوط ہوں گے۔ اسی طرح مردانہ قوت کی صورت میں جو مادہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر رکھ دیا ہے وہ جوہر حیات ہے۔ جتنا زیادہ اسے بے اعتدالی سے خرچ کیا جائے گا اتنا ہی انسان تینوں حوالوں سے کمزور ہوگا اور جتنا اس کی حفاظت کی جائے گی اتنا ہی انسان مضبوط ہوگا۔

مندرجہ بالا دو چیزوں کے ساتھ اگر ایک چیز اور شامل کر لی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے اور وہ ہے ”گفتگو

”اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم (کامل) ایمان رکھتے ہو“۔

جب ہم کسی بھی ناگہانی صورت حال کا شکار ہوتے ہیں تو اچانک پریشانی کی ایک لہر خود بخود اندر سے اٹھتی ہے جو سارے جسم میں سرایت کر جاتی ہے اور ہماری طاقتوں اور صلاحیتوں کو منجمد کر دیتی ہے۔ اس لہر کو کنٹرول کرنا ہے تاکہ ہم قائم رہ سکیں۔ تاریخ کے اندر جتنی بھی نامور شخصیات دکھائی دیتی ہیں ان سب میں یہ بات مشترک ہے کہ وہ ہر قسم کے حالات میں اپنے اندرونی حوصلے کو برقرار رکھنا جانتے تھے۔

سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کے نتیجے میں آنے والی پریشانی غیر اختیاری ہوتی ہے، اسے کیسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ اگر اس حوالے سے مذکورہ اور آئندہ آنے والی باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے تو یہ کام نہایت ہی آسان ہے۔ علاوہ ازیں حضرت واصف علی واصفؒ کے مندرجہ ذیل جملے کو چند مرتبہ غور و فکر کر کے ذہن کا جز بنا لیا جائے تو بوقت ضرورت اسے صرف یاد کر لینا پریشانی کی غیر اختیاری لہر کو کنٹرول کرنے کا آزمودہ نسخہ ہے:

”پریشانی حالات سے نہیں، خیالات سے پیدا ہوتی ہے“۔

8- بدترین کو قبول کر لیں

زندگی کے طوفانوں کا مقابلہ ممکن ہے اگر ہم کسی بھی ناپسندیدہ صورت حال کو قبول کرنے کے لئے ذہنی طور پر آمادہ اور ہر قسم کے نقصان کا سامنا کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لیں۔ نقصانات دو قسم کے ہوتے ہیں:

(i) ماضی کے حوالے سے (ii) مستقبل کے حوالے سے

کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ماضی میں ہماری کسی کوتاہی یا غلطی کی وجہ سے کوئی بہت بڑا نقصان ہماری

زندگی میں داخل ہو چکا ہوتا ہے جسے جھکتنا ناگزیر ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر انسان ہاتھ ملتا ہے اور رہ کر یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں نے ایسے کر لیا ہوتا یا ایسے نہ کیا ہوتا۔ گویا اس کا ذہن اس نئی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا اور یہ چیز اس کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ اس حوالے سے حضور ﷺ نے فرمایا:

إِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ لَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرًا لِلَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

(صحیح مسلم، ۴: ۲۰۵۲، الرقم: ۲۶۶۴)

”اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے (کسی غلطی یا کوتاہی کی وجہ سے) تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسے کر لیتا تو یوں ہو جاتا۔ اس کی بجائے یہ کہو کہ یہ اللہ کی تقدیر ہے اور جو اس نے چاہا کیا۔ بے شک ”اگر“ کا لفظ شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے“۔

اور حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے ایک قول کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ ”مجھے اپنے منہ میں انگارہ رکھ لینا آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ میں ماضی کے کسی واقعہ کی نسبت یوں کہوں کہ کاش میں نے یوں کر لیا ہوتا یا یوں نہ کیا ہوتا“۔

جو کچھ ہو گیا ہے اسے تقدیر کا حصہ سمجھ کر قبول کر لینا چاہئے اور ”گذشتہ کو بھول کر آئندہ احتیاط“ کے اصول کے تحت ماضی کی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہوئے انہیں بھلا کر حال اور مستقبل کی تعمیر میں لگ جانا چاہئے۔

دوسری طرف بعض اوقات ایسے ہوتا ہے کہ نقصان ہماری کسی غلطی یا کوتاہی کی وجہ سے نہیں بلکہ تقدیر کے فیصلے کی وجہ سے ہوتا ہے اور ہماری زندگی میں ایک خلا پیدا کر دیتا ہے جسے پورا کرنا ہمارے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا مثلاً کسی حادثہ کا ہوجانا، کسی عزیز کا فوت ہوجانا یا کسی چیز کا چھن جانا وغیرہ۔ ایسی صورت میں ہمارے لئے بہترین راستہ یہی ہوتا ہے کہ ہم اسے ذہنی طور پر قبول کر لیں۔ اس

حوالے سے قرآن کا کہنا ہے:

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ. (الحديد: ۲۳)

Admit-i (تسلیم کرنا): کسی حقیقت یا صورت حال کا

اعتراف کر لینا اور مان لینا کہ یہ ایسے ہی ہے۔

Accept-ii (قبول کرنا): ذہن کو اسے قبول

کرنے پر آمادہ کر لینا۔

Adopt-iii (اپنا، اختیار کرنا): اپنے آپ کو

اس حقیقت یا صورت حال سے ہم آہنگ کر لینا۔

Act-iv (عمل کرنا): مندرجہ بالا تین چیزوں کو اپنا

کر ان سے بے نیاز ہوتے ہوئے اپنے آپ کو دیگر مثبت

اور تعمیری سرگرمیوں میں مصروف کر لینا۔

وقت کا مرہم بڑے بڑے زخموں کو بھر دیا کرتا ہے۔

معتقد وہ ہے جو اس حقیقت کو صدمے کے پہلے دن سے ہی

جان لیا کرتا ہے جب کہ نادان کی سمجھ میں یہ بات بہت دیر

بعد جا کر آتی ہے۔ کہنے والوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ

”آدمی کو کسی حادثے میں اس قدر ضرر نہیں پہنچتا جس

قدر اس رائے سے جو وہ اس حادثے کے متعلق قائم کرتا ہے

اور حادثے کے متعلق اپنی رائے ہم خود ہی قائم کرتے ہیں“۔

ڈاکٹر میرولی الدین نے اپنی خوبصورت کتاب

”قرآن اور تعمیر سیرت“ میں لکھا ہے:

”نقصان پروا ویلا بند کر دیا جائے تو نقصان ختم ہو جاتا ہے“۔

مطلب یہ ہے کہ فطرت کا سارا نظام اصلاح و فلاح

کی طرف گامزن ہے۔ جب بھی ہماری زندگی میں کوئی کمی

واقع ہوتی ہے تو فطرت کا نظام اس کے ازالے کے لئے

خود بخود مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ ہم

خاموشی اور تسلیم و رضا کے ساتھ اسے برداشت کرنے پر

آمادہ ہو جائیں۔

سطور بالا میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ ماضی کے حوالے

سے ہے۔ تصویر کا دوسرا رخ مستقبل کے حوالے سے ہے۔

کئی مرتبہ ہمارے سامنے کوئی ایسا مسئلہ یا صورت حال آتی

ہے جس کا کوئی نقصان مستقبل قریب یا بعید میں سامنے

”تا کہ تم اس چیز پر غم نہ کرو جو تمہارے ہاتھ سے جاتی

رہی اور اس چیز پر نہ اتراد جو اس نے تمہیں عطا کی“۔

اس حوالے سے کسی دانشور کا ایک حکیمانہ قول کچھ

یوں ہے: ”معتقد وہ ہے جو ان چیزوں کے ساتھ پر امن

طور پر رہ سکے جن کو وہ بدل نہیں سکتا“۔

مطلب یہ ہے کہ زندگی کے وہ تلخ حقائق جن سے

کوئی مفر اور مقرر ہی نہیں ہے انہیں تسلیم کر لینا ہی زندگی کا

راستہ ہے۔ ورنہ دوسرا راستہ تباہی و بربادی کا ہے۔ دلچسپ

بات یہ ہے کہ اسلام ایسے غیر اختیاری حادثات و سانحات

کے سلسلے میں تسلیم و رضا کی روش کو اپنانے کے لئے ایک

زبردست محرک بھی دیتا ہے اور وہ ہے اللہ کی رضا اور خیر و

برکت کا حصول۔ چنانچہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

اذا اراد الله بعد خيرا ارضاه بما قسم له

و بارك له فيه و اذا لم يرد به خيرا لم يرضه بما

قسم له و لم يبارك له فيه.

(الزهد لابن المبارك، ۲: ۳۲، الرقم: ۱۲۷)

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا

ارادہ کرتا ہے تو جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے، اسے اس

پر راضی کر دیتا ہے اور اس کے لئے اس میں برکت ڈال

دیتا ہے اور جب وہ کسی کے لئے بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا تو

اسے اس کی تقدیر پر راضی نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس کے

لئے اس میں برکت ڈالی جاتی ہے“۔

استقامت کیونکر ممکن ہے؟

زندگی کی ناخوشگوار یوں کے مقابلے میں مضبوط اور

ثابت قدم رہنے کے حوالے سے درج ذیل چار نکات کو

ملاحظہ خاطر رکھنا ضروری ہے:

زیادہ برا یہ ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو ذہنی طور پر اسے قبول کرنے پر آمادہ کر لیتے ہیں تو ہمارے ذہن سے ڈر اور خوف ختم ہو جاتے ہیں اور ذہن پر پڑنے والا دباؤ ختم ہو جاتا ہے۔ ذہن بڑی حد تک پرسکون ہو جاتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ مسئلہ کا کوئی بہتر حل نکال سکے۔ جبکہ اس سے پہلے ایک انجانا سا ڈر اور خوف ہمارے اوپر مسلط تھا جو ہماری غور و فکر کی ساری صلاحیتوں کو جھکڑے ہوئے تھا۔

ذیل کار نیگی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب How to

stop worrying and start living میں اس فارمولے کو پریشانیوں سے بچاؤ کے طلسمی کلیے کا نام دیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بھی مستقبل کے حوالے سے کوئی پریشانی یا مسئلہ درپیش آ رہا ہو تو درج ذیل حکمت عملی اپنائیں:

- i- اپنے آپ سے پوچھیں کہ اس کا بدترین نتیجہ کیا وقوع پذیر ہو سکتا ہے؟
 - ii- اگر کوئی ہے تو اسے قبول کرنے پر تیار ہو جائیں۔
 - iii- پھر سکون اور اطمینان کے ساتھ بدترین کو بہترین میں تبدیل کرنے کے لئے آمادہ عمل ہو جائیں۔
- (جاری ہے)

انتقال پر ملال

گذشتہ ماہ محترم شیخ عبدالعزیز دباغ (نائب ناظم اعلیٰ) کی ساس صاحبہ قضائے الہی سے انتقال کر گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران نے مرحومہ کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت و بخشش کی خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

آسکتا ہے۔ ہمارے ذہن میں فوراً انجانے خدشات آنا شروع ہو جاتے ہیں اور ہم خوف زدہ ہو جاتے ہیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ اس کا حل یہ ہے کہ ہم معاملے کی تہہ میں جا کر دیکھیں کہ اس کا آخری نتیجہ یا بدترین رزلٹ کیا ہو سکتا ہے۔ پھر اسے قبول کرنے کے لئے ذہنی طور پر آمادہ ہو جائیں اور پھر اسے بہترین میں تبدیل کرنے کے لیے مصروف عمل ہو جائیں۔ یہ وہ نسخہ جسے ہم سب نے زندگی میں کئی مرتبہ استعمال کیا ہے راقم الحروف کو اچھی طرح یاد ہے کہ اسے پڑھنے سے پہلے لاشعوری طور پر مختلف اوقات میں استعمال کرتا رہا ہوں۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بہت سی اہم حقیقتیں اور ابدی صداقتیں پڑھے بغیر ہی ہمارے ذہن میں موجود ہوتی ہیں لیکن جب ہم انہیں باقاعدہ طور پر جان لیتے ہیں اور شعوری طور پر استعمال کرتے ہیں تو پھر کئی گنا زیادہ نتائج حاصل کرتے ہیں۔ لن یوتانگ کا کہنا ہے:

”صحیح دماغی سکون بدترین کو قبول کرنے سے ملتا ہے۔“

دوسری طرف قرآن مجید نے بدترین کو قبول کرنے کے حوالے سے اتنی خوبصورت بات کہی ہے کہ اگر اسے ذہن نشین کر لیا جائے تو ہر قسم کی ناخوشگوار اور تلخی کو بڑی آسانی کے ساتھ ذہن کے لئے قابل قبول بنایا جا سکتا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ
وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ. (البقرہ: ۲۱۶)

”اور ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ (حقیقتاً) تمہارے لیے بہتر ہو، اور (یہ بھی) ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو، اور وہ (حقیقتاً) تمہارے لیے بری ہو، اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“

ہوتا یہ ہے کہ جب ہم یہ دیکھ لیتے ہیں کہ زیادہ سے

ملکی حالات و واقعات -- حقائق کیا ہیں --؟

☆ عین الحق بغدادی ☆

اس سلسلہ تحریر میں ملکی سطح پر گذشتہ ماہ پیش آنے والے حالات و واقعات پر ایک تجزیہ پیش کیا جائے گا اور اس تناظر میں ان واقعات کے حقائق جانیں گے کہ ایسا کیوں ہوا؟ ذمہ دار کون ہے؟ خرابی کا تدارک اور حالات کی بہتری کیونکر ممکن ہے؟

نہیں ہونے دیتی اور اس طرح مقدمات کھٹائی میں پڑ جاتے ہیں۔ پاکستان میں حمود الرحمن کمیشن، منیر انکوائری کمیشن، شعیب سڈل انکوائری کمیشن، حسین حقانی میموگیٹ کیس، ایبٹ آباد کمیشن کا حال سب کے سامنے ہے۔ ان سب سے بڑھ کر 17 جون 2014ء کو اقتدار کے نشے میں مست حکمرانوں نے دن دیہاڑے ماڈل ٹاؤن میں 14 لوگوں کو میڈیا کے سامنے گولیاں مار کر شہید کر دیا اس سانحے پر جو جوڈیشل کمیشن بنا اس نے حکومت پنجاب کو ذمہ دار ٹھہرایا مگر اس کمیشن کی رپورٹ ہی غائب کر دی گئی۔ پھر ایک من پسند کمیشن کے ذریعہ مضروبین، مظلومین کو ہی ملزم ٹھہرا دیا گیا۔ گویا پاکستان میں شروع سے یہ روایت رہی ہے کہ حکمران طبقہ اپنی کرپشن بچانے اور قتل چھپانے کیلئے کمیشن کا کھیل کھیلتے ہیں۔

اب کی بار بھی ملک و قوم کی لوٹی دولت چھپانے کیلئے وزیراعظم یہی کھیل کھیل رہے ہیں۔ وزیراعظم نے کمیشن بنانے کا اعلان کرتے کہا کہ اگر کمیشن نے مجھے ذمہ دار ٹھہرایا تو میں گھر جانے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں کروں گا۔ ان کے اس اعلان کی حقیقت کو جاننا ہو تو سانحہ ماڈل ٹاؤن پر کمیشن بناتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب کے اعلان پر عملدرآمد کا جائزہ لیں، انہوں نے بھی کہا تھا کہ اگر جوڈیشل کمیشن

پانامہ لیکس

پچھلے ماہ پانامہ لیکس کی آگ ایسی بھڑکی کہ اس کے شعلے اب تک بلند ہو رہے ہیں۔ ابھی پہلی قسط کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تھا کہ دوسری قسط بھی موضوع بحث بن چکی ہے جس میں مزید 400 پاکستانیوں کے نام آگئے ہیں۔ پاکستان میں اگرچہ سینکڑوں خاندانوں کے نام پانامہ لیکس میں شامل ہیں مگر مقتدر قوتوں کو اپوزیشن جماعتوں نے آڑے ہاتھوں لیا اور مطالبہ کر دیا کہ وزیراعظم اور انکے خاندان کا احتساب پہلے ہونا چاہیے۔ اس پر وزیراعظم نے قوم سے اپنے خطاب میں کمیشن بنانے کا اعلان کر دیا۔

پاکستان میں مختلف معاملات پر بننے والے تحقیقاتی کمیشنز کی تاریخ حوصلہ افزاء نہیں ہے بلکہ معاملات کو اتوا کا ٹیکار کرنے اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے جوڈیشل کمیشن کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔ چنانچہ جب ارباب اقتدار اور سیاسی شخصیات کسی سانحے میں ملوث پائی جائیں تو ایسے سانحے کی تحقیقات کیلئے ایک کمیشن بنایا جاتا ہے۔ اس کمیشن میں من پسند ممبرز اور من پسند (TORs) Terms of refrence ہونے کی وجہ سے تحقیق کا دائرہ ہی بدل جاتا ہے۔ اگر کچھ باضمیر لوگ حق پر مبنی رپورٹ لکھ بھی دیں تو پھر حکومت اس رپورٹ کو شائع ہی

میری طرف انگلی بھی اٹھائے گا تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ بعد ازاں صرف انگلی نہیں بلکہ قاتل اعلیٰ کی طرف پورا ہاتھ اٹھا مگر انہوں نے گھر جانے کے بجائے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کمیشن کی رپورٹ پبلک کرنے سے انکار کر دیا۔

جوڈیشل کمیشن پر قائد انقلاب کا موقف

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے وزیر اعظم کی طرف سے جوڈیشل کمیشن کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بے شک ان کے خلاف 10 کمیشن قائم کر دیئے جائیں، نتیجہ صفر ہی ہوگا۔ اس لئے کہ ان کے برسر اقتدار رہتے ہوئے ان کے ماتحت افراد اور ادارے ان کے خلاف شفاف تحقیقات کر ہی نہیں سکتے۔ لہذا پانامہ لیکس کے ذریعے اتنے واضح ثبوت سامنے آجانے کے بعد ان سے استعفیٰ لے لیا جانا چاہئے اور پھر ان کے خلاف جوڈیشل انکوائری عمل میں لائی جائے۔

سپریم کورٹ کو جوڈیشل کمیشن کیلئے لکھے گئے حکومتی خط پر قائد انقلاب نے واضح کیا کہ اس کمیشن کی فی الوقت سیاسی سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں بلکہ اس کمیشن کی صورت میں سادہ لوح عوام سے ایک بار پھر دھوکہ کیا جا رہا ہے۔ یہ تحقیقاتی کمیشن نہیں بلکہ حسب روایت حکمرانوں کی مکاری اور کرپشن سے عوام کی توجہ ہٹانے کی ایک سازش ہے۔ اس خط کے ذریعے حکومت نے بال سپریم کورٹ کی طرف پھینکا ہے کیونکہ سپریم کورٹ پر کسی حد تک عوام اعتماد کرتے ہیں اور اس طرح وہ یہ سمجھیں گے کہ اب اس معاملے کی تحقیقات سپریم کورٹ کرے گا۔

کمیشن کی قانونی حیثیت

قائد انقلاب نے اس کمیشن کی قانونی حیثیت واضح کرتے ہوئے کہا کہ یہ کمیشن پاکستان کمیشنز آف انکوائری ایکٹ 1956ء کے تحت تشکیل دینے کی بات کی گئی ہے جبکہ اس ایکٹ کے تحت بننے والا کمیشن اس نوعیت کی

انکوائری کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس ایکٹ کے تحت بننے والے کمیشن کے اختیارات ایک سول کورٹ والے ہونگے اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس یا ججز ایک پولیس انسپکٹر والے کردار کی ادائیگی کیلئے ہرگز تیار نہیں ہونگے اور انہیں ایسا کرنا بھی نہیں چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایکٹ 1956ء مقامی و ملکی نوعیت کے ایڈوائز کی انکوائری کر سکتا ہے، بین الاقوامی نوعیت کے مقدمات اس ایکٹ کے زمرے میں نہیں آتے۔ حکومت کی طرف سے بار بار چیف جسٹس آف سپریم کورٹ کی سربراہی میں کمیشن بنانے کی دھائی دینا، TORs بنانے اور تمام اختیارات چیف جسٹس کو دینے کی حکومتی رٹ سراسر دھوکہ دہی پر مبنی ہے، جس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ جب سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل کمیشن بنے گا اور سربراہی چیف جسٹس کی ہوگی تو وہ سپریم کورٹ کا کمیشن نہیں رہے گا کیونکہ TORs کی شق 4 کے مطابق اس کمیشن کی حیثیت سول کورٹ کی رہ جائیگی۔

۲۔ TORs کی ایک شق یہ بھی ہے کہ حکومت ایک سطر کے نوٹیفیکیشن سے اس کمیشن کو ختم بھی کر سکتی ہے۔ حالانکہ حکومت سپریم کورٹ کو ختم کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔ گویا اس کمیشن کے اختیارات سپریم کورٹ کی طرح کے نہیں ہونگے۔ پس اس کا قیام محض ایک دھوکہ دہی ہے۔

۳۔ اس کمیشن کو ایک بے اختیار کمیشن بنایا گیا ہے جس کے پاس یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنا فیصلہ سنا سکے اور رپورٹ جاری کر سکے یا جرم ثابت ہونے کی صورت میں سزا سنا سکے۔

۴۔ اگر اس کمیشن کو انکوائری میں مدد کیلئے پولیس یا کسی اور وفاقی یا صوبائی ادارے کی ضرورت پڑی تو کمیشن یہ اختیار بھی نہیں رکھتا کہ براہ راست پولیس یا کسی بھی ادارے کو انکوائری میں مدد کیلئے کہہ سکے۔ بلکہ اس کیلئے کمیشن وفاقی حکومت کو خط لکھے گا اور وفاقی حکومت ایک دوسرے نوٹیفیکیشن کے ذریعے مطلوبہ ادارے کو معاونت کرنے کے

اختیارات ختم ہو جاتے ہیں) کے بجائے چیف جسٹس آف پاکستان بحیثیت چیف جسٹس سپریم کورٹ اس کی تحقیقات کے آرڈر جاری کریں اور کمیشن کی بجائے عدالت خود اس کی تحقیقات کرے۔ پانامہ لیکس کے اس کیس کی تحقیقات بظاہر ان آٹھ قوانین کے تحت ہو سکتی ہے:

- (1) criminal misconduct
- (2) Money laundering
- (3) non declaration of assets
- (4) non declaration of actual income
- (5) Tax evasion
- (6) conflict of intrests
- (7) misuse of authority
- (8) concealment of facts

The Prevention of corruption act

1947ء کے سیکشن پانچ جو کہ کریمنل مس کنڈکٹ کا ہے۔ اس میں درج ہے کہ اگر کوئی گورنمنٹ سرونٹ کرپشن کے ذریعہ دولت حاصل کرے اور پھر وہ جائیداد یا دولت اپنے یا اپنے رشتہ داروں کے نام منتقل کر دے تو ایسے شخص کے خلاف اس ایکٹ کے تحت کارروائی ہوگی۔ اسی سیکشن کی وضاحت میں کہا گیا ہے کہ Dependents میں بیوی اور بچے آتے ہیں۔ اسی قانون کی مزید وضاحت یوں کی گئی ہے کہ اگر کسی شخص کا طرز زندگی، رہنے سہنے کا انداز اور تعیشات، اس کی آمدن سے ملتے جلتے نہ ہوں تو عدالت یہ معنی اخذ کر سکتی ہے کہ یہاں کرپشن ہوئی ہے۔ لہذا ایسے شخص کو پھر عدالت میں ثبوت پیش کرنا ہوگے کہ اسکی دولت کے ذرائع کیا ہیں؟

PAT کے مجوزہ TORs

پانامہ لیکس پر پاکستان عوامی تحریک نے درج ذیل ٹی او آرز جاری کئے ہیں:

احکامات جاری کرے گی۔ گویا دانستہ طور پر خط و کتابت کے اس سلسلے سے تحقیقاتی عمل کو سست روی کا شکار کیا جائے گا۔

۵۔ یہ کمیشن صرف اس بات کا تعین کرنے کا مختار ہوگا کہ کسی قانون کی خلاف ورزی ہوئی یا نہیں ہوئی۔

۶۔ یہ کمیشن اپنی رپورٹ وفاقی حکومت کو بھیجنے کا پابند ہوگا۔ گویا اب وفاقی حکومت کی مرضی کہ وہ اس رپورٹ کو شائع کرے یا نہ کرے۔

لہذا یہ کمیشن بالکل اسی طرز پر بنایا گیا ہے جس طرح سانحہ ماڈل ٹاؤن کی تحقیقات کیلئے بنا تھا اور جب اس کمیشن نے اپنی Findings دیں جن کے مطابق حکومت پنجاب کو اس واقعے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا تو رپورٹ کو عام نہ کیا گیا اور آج تک عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود ہمیں وہ رپورٹ فراہم نہیں کی جارہی۔ لہذا سپریم کورٹ کا نام لے کر یہ حکومت ایک بار پھر اس قوم سے دھوکہ کر رہی ہے۔

ان نام نہاد حکمرانوں کی ہٹ دھرمی اور ان کے ماضی کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ شفاف تحقیقات ممکن نہیں رہیں گی اور تحقیقات کا مرحلہ اتنا طویل اور پیچیدہ ہو جائے گا کہ اس میں سالوں لگ سکتے ہیں۔

تحقیقات کون کرے؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اس معاملہ سے کس طرح نبرد آزما ہوا جائے؟ قائد انقلاب ڈاکٹر طاہر القادری اس مسئلے کا حل یوں بیان کرتے ہیں کہ

1947ء کے prevention of corruption ایکٹ کے تحت وزیر اعظم اور اس کی فیملی کا احتساب ہونا چاہیے۔ یہ ایکٹ قائد اعظم نے ملک میں کرپشن کی روک تھام کیلئے بنایا تھا۔ وفاقی حکومت کے خط اور TORs کے نتیجے میں بننے والے معذور کمیشن (جس کا سربراہ بننے کی صورت میں چیف جسٹس کے بھی

نہیں آ رہی کہ ان کی نسلوں کو بھی بیچ کر کھانے والے ان کے رکھوالے کیسے ہو سکتے ہیں۔

پانامہ لیکس کا اونٹ اس وقت تک کسی کروٹ بیٹھتا نظر نہیں آ رہا کیونکہ 3 اپریل سے اب تک اس ایشو پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ حکومت کی طرف سے سپریم کورٹ کو خط لکھے جانے کے باوجود کام آگے بڑھتا ہوا نظر نہیں آ رہا۔ اگر معاملہ اسی سست روی کا شکار رہا تو لگتا ہے کہ ایک بار پھر عوام لوٹی ہوئی دولت واپس لانے کیلئے سڑکوں پر نکلیں گے۔

محترم قارئین! وہ وقت یاد کریں جب قائد انقلاب بڑے واضح الفاظ میں عوام کو بتا رہے تھے کہ ”اس کرپٹ نظام میں عوام کی کوئی جگہ نہیں۔ اس نظام کے تحت اپنے حقوق کی بات کرنا خام خیالی ہے۔ اپنی نسلوں کو اور ملک کو محفوظ بنانے کیلئے اس کرپٹ نظام سے بغاوت کرنا ہوگی اور اپنی تقدیر کا فیصلہ کرنے کے لئے باہر نکلنا ہوگا۔“

اُس وقت یہ حکمران اور ان کے حواری ”جمہوریت“ کو بچانے کیلئے ایک ہو گئے۔ آج ایک بار پھر مکروہ شیطانی چہروں سے معصومیت کا نقاب اترنا شروع ہو گیا ہے اور آئے دن کرپشن کے میگا سکینڈلز سامنے آنے لگے ہیں۔ وزیروں کے گھروں سے اربوں روپے کیش کی صورت میں برآمد ہو رہے ہیں۔ یہی وہ سب کچھ تھا جس کے بارے میں قائد انقلاب دھرنے کے دوران بالخصوص اور گذشتہ 35 سال سے بالعموم بتاتے چلے آ رہے ہیں۔ ہر آئے روز قائد انقلاب کی فکر، تعلیمات، بصیرت، دور اندیشی اور ملک و قوم کے لئے خدمات کے مختلف پہلو قومی و بین الاقوامی سطح پر ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان کی قیادت پر لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں نکلیں جس دن قوم نے قائد انقلاب کے نعرہ مستانہ پر لبیک کہہ دیا، وہی دن ان ظالم حکمرانوں کا آخری دن ہوگا۔

۱۔ باختیار کمیشن کی تشکیل کیلئے اپوزیشن جماعتوں کی مشاورت سے آرڈیننس جاری کیا جائے اور قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والے ہر فرد کا کڑا احتساب کیا جائے۔ تاہم قومی خزانے کے امین وزیر اعظم کا احتساب سب سے پہلے ہونا چاہیے۔

۲۔ پانامہ لیکس انکشافات معاشی دہشتگردی ہے۔ ایکشن پلان کے تحت فوجی عدالت بھی اسکی تحقیق کر سکتی ہے۔

۳۔ مجوزہ کمیشن 1936ء سے کاروبار کرنے کے دعویدار حکمران خاندان سے 1947ء سے تا حال کاروباری تفصیل، خاندانی اثاثوں کی تقسیم، منافع کی تفصیل، ٹیکس کی ادائیگی اور اندرون و بیرون ملک بنائے جانے والے اثاثوں کی دستاویزی ثبوت طلب کرے۔

۴۔ کمیشن کو سزا دینے کا اختیار ہونا چاہیے۔

۵۔ تحقیقات کے دوران کمیشن انٹرنیشنل فرائزنگ فرم کی خدمات لینے اور رپورٹ شائع کرنے کا مجاز بھی ہو۔

افسوس! ہمارے ہاں دوہرا معیار قائم ہے۔ چند ماہ قبل پاکستان میں ایگزٹ کمپنی کا کیس ہوا تھا۔ ایگزٹ کی جعل سازی پر برطانیہ کے اخبار میں ایک خبر چھپی تھی۔ صرف اس ایک خبر پر حکومت پاکستان اور وزارت داخلہ نے فی الفور ایکشن لیتے ہوئے اس کمپنی کو بند کر کے اس کے تمام اثاثے منجمد کر دیئے اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر کو پابند سلاسل کر دیا جبکہ پانامہ لیکس منظر عام پر لانے والی آئی سی آئی جے ایک سومما لک کے معتبر صحافیوں پر مشتمل تنظیم ہے جو ایک سال تک پوری چھان بین اور تحقیق کے بعد بڑے اعتماد سے اس رپورٹ کو منظر عام پر لائے۔ ایک اخبار کی رپورٹ پر ایک کمپنی پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے مگر اتنی بڑی تنظیم کی رپورٹ پر عوامی دولت لوٹنے والے وزیر اعظم کو پابند سلاسل کر کے اس سے تحقیقات کا آغاز کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وہ طبقاتی تقسیم ہے جس نے معاشرے میں بگاڑ پیدا کیا ہے مگر یہ سب کچھ ہونے کے باوجود عوام کو سمجھ

معمولات و وظائف رمضان المبارک

- رمضان المبارک کے سعادت بھرے شب و روز سے ملاحظہ، فائدہ اٹھانے اور قرب الہی کے حصول کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے بتائے ہوئے مندرجہ ذیل معمولات کو باقاعدگی سے اپنے شب و روز کا حصہ بنائیں:
- 1- نماز پنجگانہ باجماعت ادا کریں۔
 - 2- مکمل نماز تراویح باجماعت ادا کریں۔
 - 3- سحری کھانے سے قبل نماز تہجد ادا کریں۔ اس کی کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعات ہیں۔
 - 4- حتی الامکان فضائل و برکات والی دیگر نفل نمازیں ادا کریں۔ مثلاً
- ☆ نماز اشراق: اس کا وقت طلوع آفتاب سے بیس منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ اس کی کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 6 رکعات ہیں۔
- ☆ نماز چاشت: اس کا وقت آفتاب کے خوب طلوع ہو جانے پر ہوتا ہے۔ جب طلوع آفتاب اور آغاز ظہر کے درمیان کل وقت کا آدھا حصہ گزر جائے تو یہ چاشت کے لئے افضل وقت ہے۔ اس کی کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعات ہیں۔
- ☆ نماز اوابین: یہ مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز ہے جو کم از کم 2 طویل رکعات یا 6 مختصر رکعات سے لے کر زیادہ سے زیادہ بیس 20 رکعات پر مشتمل ہے۔
- 5- روزانہ خشوع و خضوع اور تدرک کے ساتھ قرآن حکیم مع ترجمہ ”عرفان القرآن“ کی تلاوت کریں۔
 - 6- درج ذیل وظائف روزانہ ایک ایک ہزار مرتبہ پڑھیں:
- ☆ درود شریف: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.
- ☆ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ.
- ☆ کلمہ طیبہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.
- 7- پہلے عشرے میں ہر نماز کے بعد رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ کا ورد ایک سو مرتبہ کریں۔
 - 8- دوسرے عشرے میں ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کا ورد ایک سو مرتبہ کریں۔
 - 9- تیسرے عشرے میں ہر نماز کے بعد اللَّهُمَّ اجْرِنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ کا ورد ایک سو مرتبہ کریں۔
 - 10- حضور نبی اکرم ﷺ نے شب قدر میں درج ذیل دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے:
- اللَّهُمَّ اِنِّكَ عَفُوٌّ تَجِبُ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.
- لہذا آخری عشری کے ہر طاق رات میں کثرت کے ساتھ اس کا ورد کریں۔
- 11- علاوہ ازیں ہماری کتاب ”المفوضات الحمدیہ“ میں درج فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے بقیہ وظائف کو اپنا معمول بنائیں اور ہر فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ کی ایک تسبیح کریں۔ آیۃ الکرسی اور مذکورہ بالا استغفار پڑھیں۔
 - 12- رحمتوں اور سعادتوں بھرے اس مہینے میں کثرت کے ساتھ صدقات و خیرات کو اپنا معمول بنائیں اور محتاجوں و ضرورت مندوں کی مدد کریں۔
- دعا ہے کہ اللہ اور اس کے حبیبِ مکرم ﷺ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہماری توفیقات میں اضافہ ہو۔ آمین

اظہار تعزیت

گذشتہ ماہ محترم امتیاز احمد قادری (ناظم حلقاات درود TMQ، آزاد کشمیر) کی والدہ، محترم مظہر حسین قادری (نائب ناظم ممبر شپ TMQ آزاد کشمیر) کی چچی، محترم محمد عارف آزاد منہاجین (پرنسپل منہاج سکول بندی، سہنی آزاد کشمیر)، محترم حاجی عبدالرزاق قادری (ناظم ممبر شپ TMQ مظفر آباد) کے کزن اور فیملی کے تین افراد (دریائے نیلم میں ڈوب کر جاں بحق ہو گئے)، محترم اشتیاق حنیف مغل (ناظم لاہور) کی ساس، محترمہ عائشہ شبیر (مرکزی رہنما PAT ویمن ونگ) کے بہنوئی، محترم عابد قادری کی بہن، محترم سلیم صالح اور نعیم صالح (سمن آباد ٹاؤن لاہور) کے والد، محترم زاہد اشرف (سمن آباد ٹاؤن لاہور) کی والدہ، محترم شوکت قادری کے سسر، محترم محمد رفیق (ناظم دعوت و تربیت واہگہ ٹاؤن) کے والد، محترم انعام اللہ گجر (اقبال ٹاؤن لاہور) کے والد، محترم ارشاد چوہدری (سابقہ ضلعی ناظم TMQ ٹوبہ ٹیک سنگھ) کے والد، محترم رانا مجاہد حسین (ناظم TMQ گوجرہ) کی بہن، محترم علامہ محمد رضوان (نائب صدر TMQ گوجرہ) کے والد، محترم محمد اکبر سندھو (سیکیورٹی گارڈ مرکز) کے کزن، محترم عادل حسین عباسی (پرنسپل سیکورٹی انچارج) کے کزن، محترم امتیاز حسین اعوان (للیائی سرگودھا) کے قریبی عزیز احمد شیرک کی اہلیہ اور بہنوئی مہر احسان لک (موٹروے پر حادثے میں انتقال کر گئے)، محترم رئیس احمد (سٹاک ٹینک آفس مرکز) کی ممانی، محترم منیر حسین ثاقب (سمبڑیال) کی والدہ، محترم مڈر حسین (سمبڑیال) کے بڑے بھائی محترم محمد عامر انور، محترم محمد خالد (احمد آباد) کی اہلیہ، محترم صوفی محمد غلام نبی (بیگوالہ) کی والدہ، محترم حافظ صابر علی صابر (بھوپالوالہ)، محترم ذوالفقار علی (سایاں والا) کے والد، محترم حافظ شہزاد احمد (روڑس) کی والدہ، محترم ڈاکٹر محمد نواز (سمبڑیال)، محترم ذوالفقار احمد (کوآرڈینیٹر خواتین PP-131 سمبڑیال) کی ساس، محترمہ نجمہ (صدر خواتین PP-131 سمبڑیال) کی والدہ، محترم ڈاکٹر محمد شفیق (ناظم تعلقات عامہ PP-131 سمبڑیال) کے پھوپھا جان، محترم راشد امان (دیرینہ رفیق، پشاور) اور محترمہ روبینہ مبین (صدر MWL پشاور) کے والد، محترم حماد رضا لالی (امیر TMQ چنیوٹ) اور محترم امیر رضا لالی (صدر TMQ تحصیل لالیاں) کی خالہ (مکہ مکرمہ میں دوران عمر انتقال)، محترم ڈاکٹر احمد علی (ناظم TMQ جہانہ، لالیاں) کے بھائی، محترم ڈاکٹر محمد یوسف (لالیاں) کے ماموں، محترم میاں ندیم احمد (سانگلہ ہل) کی والدہ، محترمہ بشرطہ (پاکپتن شریف) کے والد، محترم امجد علی گوندل (چک بھٹی پی پی 106)، محترم محمد آصف جازبی (ضلعی امیر جھنگ) کی دادی، محترم حافظ سرفراز احمد (پی پی 62) کے بھائی، محترم ماسٹر محمد رمضان (پاکپتن شریف) کی بہن، محترم صابر علی (پاکپتن شریف) کے ماموں، محترم مڈر حسن (پی پی 52) کے والد، محترم خالد محمود (ہاتھی آنہ جھنگ) کے انکل، محترم محمد شفیق (نارنگ منڈی) کے والد، محترم امتیاز احمد قادری (شیشوپورہ) کے والد، محترم شہیر احمد مغل (شیشوپورہ) کے دادا، محترم شیخ ناصر محمود (شیشوپورہ) کی والدہ، محترم حاجی محمد وارث (ڈنگلہ)، محترم منور حسین (کوئٹہ اربعلی خان) کے والد، محترم مرزا طارق بیگ (ضلعی امیر گجرات) کے بیچا، محترم قدیر حسین (گجرات سٹی) کے بھائی، محترم عبدالرشید بٹ (منگوالہ)، محترم محمود ربانی (کنجاہ) کی والدہ، محترم ہمایوں غنی ایڈووکیٹ (گجرات سٹی) کے والد، محترم محمد اصغر ساجد (نائب امیر TMQ لاہور) کے والد، محترم حاجی غلام رسول (اقبال ٹاؤن۔ ڈی) کا بیٹا، محترم رؤف منج، فاروق منج (ٹاؤن شپ لاہور) کی والدہ، محترم محمد خالد (ناظم مالیات اقبال ٹاؤن۔ سی لاہور) کی زوجہ اور محترم سید محمد یونس المدنی (لائف ممبر تحریک، کراچی) کے بیٹے محترم سید محمد اعظم المدنی قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ

تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

تحریکی سرگرمیاں

☆ ناروے: (رپورٹ: قیصر محمود): محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری (چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل) 11 اپریل 2016ء کو اپنے دو روزہ دعوتی و تربیتی دورے پر ناروے پہنچے جہاں انہوں نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے ورکر کنونشن میں شرکت کی اور MQI ناروے کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ اوسلو کے گارڈیمین انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر MQI ناروے کے عہدیداران منہاج یورپین کونسل کے صدر اعجاز احمد وڈانچ، منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے کے سیکرٹری جنرل ناصر علی اعوان، منہاج مصالحتی کونسل ناروے کے صدر محمد اصغر، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ناروے کے صدر ساجد حسین، منہاج القرآن ویمن لیگ ناروے کی صدر عائشہ خان، منہاج القرآن اسلامک سنٹر درامن کے ڈائریکٹر علامہ نور احمد نور اور منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے کے سکالر علامہ محمد اقبال فانی سمیت منہاج القرآن یوتھ لیگ کے عہدیداران نے آپ کا پرتیاک استقبال کیا۔

11 اپریل 2016ء کی شام اوسلو میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی صدارت میں منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے کا عظیم الشان ورکرز کنونشن منعقد ہوا۔ نقابت کے فرائض ناصر علی اعوان اور علامہ محمد اقبال فانی نے سرانجام دیے۔ محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ورکرز کنونشن کے شرکاء سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے عظیم الشان ورکرز کنونشن کے انعقاد پر MQI اوسلو ناروے کو مبارکباد دی اور MQI ناروے کے جملہ فورمز کی کارکردگی کو سراہا۔ اس موقع پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے 'محبت و مودت اور اطاعت' کے عنوان سے خطاب کیا۔ بعد ازاں آپ نے MQI ناروے اور اس کے فورمز کے ساتھ الگ الگ میٹنگز کیں اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

☆ آسٹریلیا: منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے 9 اپریل 2016ء کو سڈنی، آسٹریلیا میں منعقدہ بین الاقوامی حلال کانفرنس میں شرکت کی، جہاں انہوں نے 'کارپوریٹ سیکٹر کی سماجی ذمہ داریاں اور اسلام' کے موضوع پر خطاب کیا۔ کانفرنس میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے حلال انڈسٹری کے ماہرین و ایکسپورٹرز شریک تھے۔

اس موقع پر محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ اسلام دولت کی منصفانہ تقسیم پر زور دیتا ہے، غریب اور نادار لوگوں کی مدد صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ کارپوریٹ سیکٹر سمیت معاشرے کے دیگر افراد کو بھی آگے آنا ہوگا۔ اسلام کا مدعا یہ ہے کہ منافع بخش اداروں کے مالکان معاشرے کے پسماندہ اور غریب طبقات کی تعلیم و تربیت اور روزگار کی فراہمی کا منظم و مربوط انتظام کریں تاکہ سماج کا ہر فرد کارآمد شہری بن کر اجتماعی ترقی میں حصہ ڈالے۔ حلال انڈسٹری کے فروغ کے بیٹھارے موجود ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مواقع سے فائدہ اٹھایا جائے۔ خطاب کے اختتام پر آپ نے سوالات کے تفصیلی جوابات بھی دیئے۔

☆ فرانس: منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس نے فرانسیسی زبان میں دہشت گردی، خودکش حملوں اور فتنہ خوارج کے خلاف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مشہور عالم مبسوط تاریخی فتویٰ کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ "Fatwa"

شامل ہے۔ فتویٰ اگلے ماہ پیرس کے مضافاتی علاقے لاہرے میں ہونے والی اسلامی کتب کی سب سے بڑی نمائش میں پیش کیا جائے گا۔

☆ تقریب حلف برداری T M Q سینٹرل پنجاب: (رپورٹ: چوہدری ریاست علی چدرہ۔ سیکرٹری کوآرڈینیشن):

تحریک منہاج القرآن سنٹرل پنجاب کی تقریب حلف برداری یکم مئی 2016ء کو مرکز پر منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی محترم جناب ڈاکٹر حسن محی الدین قادری چیئرمین سپریم کونسل تھے۔ تقریب کی صدارت محترم خرم نواز گنڈاپور (ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن) نے کی۔ اس تقریب میں تحریک منہاج القرآن سنٹرل پنجاب کے ضلعی، پی پی حلقہ جات کے عہدیداران اور یونین کونسل کے ناظم و نائب ناظمین سمیت 1200 عہدیداران شریک تھے۔ پروگرام کی نقابت کے فرائض محترم باہر چوہدری سید محمود الحسن جعفری اور سید مجاہد فرحان الحسن نے سرانجام دئے۔ محترم انجینئر محمد رفیق نجم نے استقبالیہ کلمات پیش کئے۔ محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے شرکاء سے حلف لیا اور شاندار کارکردگی پر سنٹرل پنجاب کی پوری ٹیم کو مبارکباد دی۔ تنظیمی استحکام اور افرادی قوت میں اضافہ پر نائب ناظم اعلیٰ تنظیمات محترم انجینئر محمد رفیق نجم کے لئے گولڈ میڈل کا اعلان فرمایا۔ اور انہیں جماعتی تحریک کا لقب عطا فرمایا۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے سورہ روم کی روشنی میں آج کے دور میں انقلابی جدوجہد کے تقاضے اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر انتہائی پر مغز گفتگو فرمائی۔ محترم ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور نے سنٹرل پنجاب کی کارکردگی کو سراہا اور اعلیٰ کارکردگی کی حامل تنظیمات کو

مبارک باد دی۔ تقریب میں درج ذیل تنظیمات کو اعلیٰ کارکردگی ایوارڈ سے نوازا گیا:

- 1- ششماہی تنظیمی کارکردگی: گجرات (اول)، چنیوٹ (دوئم)، شیخوپورہ (سوئم)
- 2- قائد ڈے کی تقریبات: فیصل آباد (اول)، شیخوپورہ (دوئم)، گجرات (سوئم)
- 3- میلاد مہم: جھنگ (اول)، گوجرانوالا (دوئم)، حافظ آباد (سوئم)

انتقال پر ملال

☆ گذشتہ ماہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے داماد محترم ڈاکٹر فیصل اقبال کے نانا جان اور محترم ظفر اقبال (ہیوسٹن، یو ایس اے) کے سر محترم حاجی محمد افضل خان (ہری پور) قضائے الہی سے انتقال کر گئے ہیں۔

☆ محترم علامہ حافظ نذیر احمد خان (سفیر یورپ) کے سر قضائے الہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔

انا لله وانا اليه راجعون۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم امیر تحریک صاحبزادہ فیض الرحمن درانی، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈاپور، محترم جی ایم ملک (ڈائریکٹر امور خارجہ) اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران نے مرحومین کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

4- 70% یونین کونسل کی تنظیم سازی: شیخوپورہ (اول)، حافظ آباد (دوئم)

5- خصوصی فنڈ ریزنگ: قصور، ننکانہ صاحب 6-70 فیصد یونین کونسلز کی تنظیم سازی کرنے والے 45 پی پی حلقہ جات

7- چرم ہائے قربانی مہم میں نمایاں کارکردگی پر 12 پی پی حلقہ جات

☆ ضرب امن ٹریننگ ورکشاپس: ضرب امن ملک گیر مہم کے سلسلے میں پنجاب اور سندھ کے بعد خیبر پختونخواہ میں ضرب امن ٹریننگ ورکشاپس کے لیے ماہ اپریل میں مرکزی صدر منہاج القرآن پوتھ لیگ محترم مظہر محمود علوی کا 10 روزہ کامیاب دورہ ہوا جس میں ڈیرہ اسماعیل خان، کوہاٹ، پشاور، مانسہرہ، ایبٹ آباد، حویلیاں اور ہری پور میں ضرب امن ٹریننگ ورکشاپس ہوئیں۔ ان ورکشاپس میں 429 افراد Peace Workers بنے اور 5 ٹریڈرز بھی بنے۔ اسی وزٹ کے دوران ہری پور اور مانسہرہ کی ضلعی باڈیز کی تنظیم نو بھی ہوئی۔ علاوہ ازیں 35 نوجوانوں نے باقاعدہ منہاج القرآن پوتھ لیگ کی ممبر شپ حاصل کی۔ خیبر پختونخواہ میں دعوت کو براہ راست فروغ دینے کے لیے معاون حلقوں کے قیام پر بریفنگ دے کر نفاذ کا اعلان کیا گیا۔ وزٹ کے دوران پوتھ لیگ کے زیر اہتمام مانسہرہ اور ہری پور میں کرپٹ اور قاتل حکمرانوں کے خلاف صدر پوتھ لیگ نے عوامی احتجاج کی قیادت کی اور خطاب کیا۔

☆ محترم منصور قاسم اعوان نے اپریل میں راولپنڈی کے PP5 حلقہ جات میں ٹریننگ ورکشاپس منعقد کروائیں۔ جس کے نتیجے میں 75 پیس ورکر بنائے گئے۔

☆ محترم حافظ وقار نے جنوبی پنجاب، روجھان، محمد پور، ڈی جی خان، چوک قریشی مظفر گڑھ، ہارون آباد، لودھراں میں ٹریننگ ورکشاپس منعقد کروائیں۔ ☆ محترم انعام مصطفوی نے ساہیوال ڈویژن میں 6 ٹریننگ ورکشاپس منعقد کروائیں۔

☆ شمالی پنجاب میں ضرب امن اور تنظیمی استحکام کے لیے مرکزی سیکرٹری جنرل منصور قاسم اعوان کا 20 روزہ تفصیلی وزٹ ہوا۔ جس میں 24 ضرب امن ٹریننگ سیشن ہوئے۔ 13 تحصیلات کی تنظیم سازی ہوئی اور 450 افراد Peace Worker بنے۔

☆ جنوبی پنجاب میں مرکزی نائب صدر حافظ وقار قادری اور مرکزی سیکرٹری ٹریننگ ہارون ثانی کا وزٹ ہوا جس میں 5 ٹریننگ ورکشاپس ہوئیں اور 7 تحصیلات کی تنظیم نو بھی ہوئی۔

☆ محترم انعام مصطفوی نے ساہیوال ڈویژن میں ماہ اپریل میں 7 ضرب امن ٹریننگ ورکشاپس میں شرکت کر کے Peace Worker بنائے۔

﴿نمائندگان درکار ہیں!﴾

ماہنامہ منہاج القرآن کو ملک بھر کے تمام اضلاع سے نمائندگان درکار ہیں:

اہلیت: ۱- تحریک سے دیرینہ رفاقت ۲- تحریک کی جملہ سرگرمیوں میں بھرپور عملی شرکت ۳- مارکیٹنگ کا تجربہ

☆ ایک ضلع سے ایک فرد کو نمائندہ منتخب کیا جائے گا۔ ایک ضلع سے زائد درخواستیں آنے پر مرکزی کمیٹی کسی ایک نام کا

انتخاب کرے گی۔ کمیٹی کا فیصلہ حتمی ہوگا اور کسی بھی فورم پر چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔

اپنی درخواستیں اپنے مکمل دستاویزات کے ساتھ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں:

ماہنامہ منہاج القرآن، 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون# 128 Ext: 042-111-140-140

ہدایات برائے زکوٰۃ مہم 2016ء (خرم نواز گنڈاپور۔ ناظم اعلیٰ)

یہ اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کی رحمت کے تصدق سے خصوصی فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں دور زوال میں ایسی تحریک کا رفیق بننے اور وابستہ ہونے کی توفیق دی ہے جو بلاشبہ اس دور کی سب سے بڑی اور ہمہ گیر تحریک ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بے مثال قیادت، رہنمائی، انتھک جدوجہد اور دنیا بھر میں رفقاء و کارکنان تحریک کی مسلسل کاوشیں جہاں دیگر شعبہ ہائے زندگی میں رو بہ عمل ہیں وہاں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن بھی ”تعلیم، صحت اور فلاح عام“ کے سلوگن کے تحت مخلوق خدا کی خدمت میں درج ذیل پہلوؤں سے مصروف عمل ہے:

- 1- میڈیکل منصوبہ جات: اس شعبے میں درج ذیل جہتوں سے کام کیا جا رہا ہے:
 - i- ایسویٹنس سروس: 45 شہروں میں ایسویٹنس سروس کام کر رہی ہیں۔ ان میں مزید اضافہ کیا جائے گا۔
 - ii- میڈیکل کیسپس: مختلف مقامات پر آئی سرجری اور جنرل میڈیکل کیسپس کا انعقاد ہو رہا ہے۔
 - iii- ڈسپنسری: فری ڈسپنسریز اور بلڈ بینکس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
- 2- تعلیمی منصوبہ جات: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن تعلیم کے حوالے سے درج ذیل جہتوں پر کام کر رہی ہے:
 - i- آغوش Orphan Care Home: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا سب سے بڑا منصوبہ یتیم اور بے سہارا بچوں کا ادارہ آغوش ہے جہاں یتیم بچوں کو سرسری سے ایم اے تک تعلیم، رہائش، کھانا اور لباس مفت دیا جاتا ہے۔
 - ii- سٹوڈنٹس ویلفیئر بورڈ: سر دست تحریک کے اپنے تعلیمی ادارہ جات میں پڑھنے والے مستحق بچوں کے تعلیمی اخراجات منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن پورے کر رہی ہے۔
 - iii- اسکالرشپ: 600 سے زائد سکولز کے طلبہ و طالبات کو MWF لاکھوں روپے سالانہ سکالرشپ دیتی ہے۔
- 3- سوشل منصوبہ جات: MWF کے زیر اہتمام درج ذیل سوشل منصوبہ جات جاری و ساری ہیں:
 - i- شادیوں کی اجتماعی تقاریب: ملک کے مختلف مقامات پر یتیم، بے سہارا اور غریب بچیوں کی شادیوں کی اجتماعی تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اب تک 1065 شادیاں کروائی جا چکی ہیں۔ ملک بھر میں سالانہ 150 سے 200 تک شادیاں کروائی جا رہی ہیں۔
 - ii- صاف پانی کا منصوبہ: تھر پارکر، اندرون سندھ، جنوبی پنجاب اور بلوچستان کے پسماندہ علاقوں میں صاف پانی کے پمپ لگائے جا رہے ہیں۔
 - iii- بیت المال: سفید پوش طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بیت المال کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
 - iv- قدرتی آفات کے متاثرین کی بحالی: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن دنیا بھر میں قدرتی آفات (زلزلہ، طوفان، سیلاب، قحط سالی وغیرہ) کا شکار ہونے والے انسانوں کی بحالی میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے اور ان کی خوراک، لباس، رہائش، ادویات اور ضروری سامان کی ممکنہ حد تک فراہمی کا بندوبست کرتی ہے۔
 - v- عید گفٹ اور راشن سکیم: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہدایت کی روشنی میں MWF عیدالضحیٰ کے موقع پر گوشت جبکہ عیدالغفر اور عیدالمیلاد النبی ﷺ کے موقع پر راشن اور نقدی کی صورت میں مدد کی جاتی ہے۔

vi- فری دسترخوان: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے کم تنخواہ والے افراد کے لیے فری دسترخوان کا نظام کیا گیا ہے۔ سردست مرکز سے آغاز کیا گیا ہے۔

معزز وابستگان و ذمہ داران تحریک!

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی قیادت میں رفقاء و کارکنان تحریک نے بہت سے موقعوں پر ایسے فلاحی کارنامے سرانجام دیئے ہیں کہ تاریخ جن کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہ تمام منصوبہ جات رفقاء و کارکنان کی کاوشوں ہی کی بدولت جاری و ساری ہیں۔ امسال زکوٰۃ مہم کو چار منصوبوں پر فوکس کیا گیا ہے:

۱- آغوش کے بچوں کی کفالت و توسیع ۲- دستکاری سکول برائے خواتین

۳- پسماندہ علاقوں میں یتیم بے سہارا بچیوں کی شادیاں کروانا

۴- سکالرشپ (یہ سکالرشپ شریعہ کالج کے ان بچوں کو دی جاتی ہے جو ذہین اور مستحق ہوں۔ یاد رہے کہ یہ وہ بچے ہیں جو میٹرک کے بعد مذہبی و دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے لیے شریعہ کالج میں داخلہ لے کر فرسٹ ایئر سے پی ایچ ڈی تک مختلف کلاسز میں تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔)

☆ ضرورت ہاسٹل برائے شریعہ کالج: الحمد للہ دینی تعلیمات کے حصول کیلئے دنیا بھر سے بچے منہاج القرآن میں آرہے ہیں۔ ان بچوں کی رہائش کیلئے ہاسٹل کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی ڈونر اپنے والدین یا اپنے کسی بزرگ یا مشائخ کے نام پر صدقہ جاریہ کے طور پر بلڈنگ کا کچھ حصہ بنوانا چاہے یا کمرے بنوانا چاہے تو عطیہ کرنے والے کے نام کی تختی یا بورڈ آویزاں کر دیا جائے گا۔

نوٹ: مندرجہ بالا چاروں مدت یا اس کے علاوہ جس مدت میں بھی رقم عطیہ کرنا چاہیں تو رسید کٹواتے وقت اس پر لکھوادیں۔ یادرج ذیل اکاؤنٹ میں براہ راست بھجوا کر اس نمبر 0315-0009000 پر اطلاع یا SMS کر دیں تاکہ اس کے مطابق رقم خرچ کی جاسکے۔ اکاؤنٹ نمائل: Minhaj Welfare Foundation Zakat:

اکاؤنٹ نمبر: 01977900163103 برانچ: HBL Faisal Town, Lahore.

تحریک سے تعلق رکھنے والا ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ اس مہم کا حصہ بنے۔ حصہ بننے سے مراد یہ ہے کہ جو صاحب استطاعت ہے وہ کم از کم دس ہزار روپے جمع کروائے۔ جو خود نہیں دے سکتا وہ اپنے اعزاء و اقارب، محلہ داروں اور مخیر حضرات سے رابطہ کرے۔ اس سلسلہ میں زکوٰۃ مہم کا تعارفی بروشر اور CD مقامی تنظیم / مرکز سے وصول کر سکتے ہیں۔

رفقاء و کارکنان متحرک ہوں، رابطے کریں اور ویلفیئر کے منصوبے کو لوگوں تک پہنچانے کے عملی اقدامات کریں۔ اس اعتماد اور یقین کے ساتھ آگے بڑھیں کہ جو کام ہم کرنے جا رہے ہیں اس سے دنیا میں حضور ﷺ کی امت کے یتیم اور بے سہارا افراد کو خوشی ملے گی جبکہ آخرت میں ہمیں حضور ﷺ کی رضا، خوشنودی اور مسکراہٹ نصیب ہوگی۔ یاد رکھیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو اللہ کے کام میں لگ جاتا ہے، اللہ اس کے کام میں لگ جاتا ہے۔“

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور حضور ﷺ کی توجہ سے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی جذبہ خدمت سے سرشار ہو کر خود بھی زکوٰۃ دیں گے اور MWF کے مذکورہ منصوبہ جات کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بھی بروئے کار لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت اور کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

خصوصی ہدایات برائے معتکفین شہر اعتکاف 2016ء

بمجاہد اللہ تعالیٰ اس سال بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی سنگت میں جامع المنہاج بغداد ٹاؤن، ٹاؤن شپ لاہور میں شہر اعتکاف آباد ہو رہا ہے۔ جسے حرمین شریفین کے بعد دنیا کے سب سے بڑے اعتکاف ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور یہ اعتکاف تحریک منہاج القرآن کی پہچان ہے۔ وہ ہزارہا خوش نصیب معتکفین جو اس سال اس سعادت سے فیض یاب ہوں گے ان کیلئے مرکز کی جانب سے خصوصی ہدایات دی جا رہی ہیں۔ جملہ معتکفین پر ان ہدایات کی پابندی لازمی ہوگی۔ نیز تنظیمات جن معتکفین کو لے کر آئیں گی ان سے ان ہدایات پر عمل درآمد کروانا لازم ہوگا۔ جملہ تنظیمات، رفقاء و کارکنان اعتکاف کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

1۔ اعتکاف گاہ میں آنے سے پہلے کرنے والے کام

- 1۔ پریشانی سے بچنے کے لئے بروقت ایڈوانس بکنگ کروالی جائے۔ بکنگ پہلے آئیے پہلے پائیے کی بنیاد پر ہوگی۔ اعتکاف گاہ میں گنجائش کے مطابق بکنگ کی جائے گی اور جگہ کی تنگی کے باعث تنظیمات کو کوٹھ الاٹ کیا جائے گا۔ یکم رمضان المبارک تک اگر کوئی شخصیلی تنظیم اپنے کوٹھ کے کوپن نہیں خریدے گی تو اس کا کوٹھ اس کے پاس نہیں رہے گا بلکہ open کر دیا جائے گا۔ معتکفین کی مطلوبہ تعداد مکمل ہونے پر بکنگ بند کردی جائے گی۔ اعتکاف کی بکنگ کیلئے مقامی تنظیم سے رابطہ کریں۔
- 2۔ اعتکاف رجسٹریشن فیس 2000 روپے ہے۔
- 3۔ 20 مئی سے ایڈوانس بکنگ کی جائے گی۔
- 4۔ اپنے ہمراہ ضروری سامان لے کر آئیں۔
- 5۔ CDs، کتب، کیسٹ کی خریداری کیلئے رقم ضرور ساتھ لائیں مگر رقم اعتکاف گاہ میں موجود بینک میں جمع کروائیں۔
- 6۔ اگر کوئی بیماری ہے تو ڈاکٹر کی رپورٹ اور مکمل ریکارڈ ساتھ رکھیں۔
- 7۔ خواتین چھوٹے بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔
- 8۔ امیر حلقہ کی ذمہ داریاں سرانجام دینے کی صلاحیت کے حامل افراد کو تیار کر کے لائیں۔
- 9۔ مقامی تنظیم کے ذریعے قبل از وقت مرکز کو اطلاع کریں تاکہ انتظامات بہتر ہو سکیں۔
- 10۔ سکیورٹی کے پیش نظر اصل قومی شناختی کارڈ ہمراہ لائیں، فوٹو کاپی قابل قبول نہیں ہوگی۔
- 11۔ جملہ معتکفین اپنے کوپن کے ساتھ اپنی پاسپورٹ سائز تصویر attach کریں گے جسے وہ اپنے سینے پر آویزاں کریں گے۔ اس کی پابندی کرنا ہر ایک پر لازم ہوگا۔

2۔ اعتکاف گاہ میں آتے وقت

- 1۔ بروقت آمد (ہجوم اور پریشانی سے بچنے کیلئے 20 رمضان المبارک کی صبح ہی تشریف لے آئیں)
- 2۔ سکیورٹی اور انتظامیہ سے بھرپور تعاون کریں۔
- 3۔ ہر شخص اپنی اور اپنے سامان کی خود چیکنگ کروائے۔
- 3۔ اعتکاف گاہ میں داخلہ ٹوکن کے بغیر نہ ہوگا لہذا ایڈوانس بکنگ والے احباب اپنا ٹوکن ہمراہ لائیں۔
- 5۔ موبائل فون اور قیمتی اشیاء بینک میں جمع کروا کر رسید حاصل کریں۔
- 6۔ موبائل لانے سے اجتناب کریں، ضروری رابطہ کے لئے PCO کی سہولت دستیاب ہوگی۔
- 7۔ شہر اعتکاف میں موبائل فون کے استعمال سے معتکفین ڈسٹرب ہوتے ہیں جس سے یکسوئی متاثر ہوتی ہے نیز موبائل فون گم ہونے کی صورت میں انتظامیہ ذمہ دار نہیں ہوگی، آپ خود خیال رکھیں۔

نوٹ: آپ انتظامیہ سے ہر ممکن تعاون فرمائیں تاکہ انتظامیہ آپ کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کر سکے۔

3- دوران اعتکاف: ۱- معتکفین پر انتظامیہ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون لازم ہوگا۔

۲- کسی قسم کی شکایت کی صورت میں اپنے بلاک انچارج سے رابطہ کریں۔ ہر بلاک میں انتظامیہ کا ڈیک موجود ہوگا تاکہ آپ کا مسئلہ فوری طور پر حل ہو سکے۔

۳- آرام کے وقت آرام ضرور کریں تاکہ اگلے دن Fresh ہو کر معمولات سرانجام دے سکیں۔

۴- دیگر معتکفین بالخصوص بزرگوں کا خیال رکھیں اور اعتکاف گاہ میں موجود سہولیات کیلئے بزرگوں کو ترجیح دیں۔

۵- مشکلات زندگی کا حصہ ہیں اور قرب الہی بغیر مشکلات اور صبر کے ممکن نہیں، اس لیے دس روز پیش آنے والی مشکلات کو صبر و تحمل سے برداشت کریں۔ کیونکہ روزے سے برداشت اور صبر کا سبق ملتا ہے۔

۶- کسی مسئلہ کے حل نہ ہونے کی پریشانی کی صورت میں شور شرابہ اور ماحول خراب کرنے کے بجائے انتظامیہ سے رابطہ کریں۔ ۷- شیڈول کے مطابق نظام پر بہر صورت عمل کریں۔

۸- قرآن و حدیث کی روشنی بکھیرتا ہوا قائد محترم کا خطاب ہی حاصل اعتکاف ہے اس کو کسی قیمت پر Miss نہ کریں۔

۹- اعتکاف ایک ایسی سنت ہے جس میں اس کی روح کو مد نظر رکھنا لازمی امر ہے۔ لہذا اعتکاف میں تفریح کیلئے نہ آئیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے حصول اور گناہوں سے توبہ کیلئے اعتکاف کریں اور اسکے

جملہ تقاضے پورے کریں۔ ۱۰- اپنے سامان کی خود حفاظت کریں۔

۱۱- ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آئیں نیز عملی طور پر باہمی مدد، خدمت و قربانی کا جذبہ لے کر اعتکاف میں آئیں۔

۱۲- جن احباب کے ساتھ خواتین بھی آئیں وہ احباب، خواتین اعتکاف گاہ میں ملنے کیلئے جانے یا فون کرنے سے اجتناب کریں۔

۱۳- صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ کوڑا کرکٹ وضو خانہ اور باتھ روم کی جگہ نہ پھینکیں بلکہ کوڑے والے ڈرم میں پھینکیں۔

۱۴- سیکیورٹی کے پیش نظر اپنے اردگرد کے ماحول اور افراد پر کڑی نظر رکھیں۔ کسی بھی مشکوک فرد یا لاوارث سامان/ شاپنگ بیگ، تھیلا وغیرہ دیکھنے کی صورت میں فوری انتظامیہ کو اطلاع کریں۔

۱۵- انتظامیہ کی طرف سے جاری فیڈ بیک پروفارمہ اور کوائف فارم ضرور پر کریں۔

۱۶- دوسروں کیلئے آسانیاں پیدا کریں۔ ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے گرد و نواح کے معتکفین کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے۔

۱۷- آپ اپنی زکوٰۃ و عطیات اور فطرانہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے کمپ پر جمع کروا سکتے ہیں۔

۱۸- معتکفین اپنے بلاک کے حلقے میں رہیں صرف نماز کی ادائیگی و خطاب سننے کیلئے مسجد میں تشریف لائیں۔

4- واپسی: ۱- واپسی کیلئے ٹرانسپورٹ کا بندوبست بروقت کریں اور منتظمین کو اپنی ڈیمانڈ 26 رمضان المبارک تک فراہم کر دیں۔

۲- اپنا مکمل سامان ساتھ لے کر جائیں (شیخ الاسلام کے خطابات کی CDs اور کتب زیادہ سے زیادہ اپنے ہمراہ لے کر جائیں)

۳- اپنے حلقے کی صفائی ضرور کر کے جائیں کیوں کہ عید کے فوراً بعد سکول کے ننھے منے طلباء نے تعلیم کیلئے یہاں آنا ہے۔

مرکزی کمیٹی شہر اعتکاف 2016ء: خرم نواز گنڈاپور (ناظم اعلیٰ و سربراہ شہر اعتکاف) 0301-5140075

محمد جواد حامد (ناظم اجتماعات و سیکرٹری شہر اعتکاف) 0333-4244365, 0315-3653651, 042-35163846

تعلیم، صحت، فلاح عام

ہمارا عزم، ہمارا کام



آپ کی

زکوٰۃ

غریبوں اور محتاجوں کی زندگی بدل سکتی ہے



منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے جاری منصوبہ جات

آغوش (Orphan Care Home) ●

اجتماعی شادیاں (1114) ●

45 شہروں میں ایسولینس سروس ●

فراہمی آب کے منصوبہ جات ●

دستکاری سکولز برائے خواتین ●

متاثرین تھر پارکر کی بحالی ●

منہاج کالج برائے خواتین (خانپوال) کی تعمیر

آئیے اس کار خیر میں حصہ ڈالیں آپ اپنی زکوٰۃ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے

فریڈم اکاؤنٹ نمبر 01977900163103 حبیب بینک لمیٹڈ (فیصل ٹاؤن براچ، لاہور)

میں بذریعہ آن لائن، چیک یا ڈرافٹ جمع کرا سکتے ہیں۔

رابطہ: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن 366 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

فون: 0092-42-35168365 فیکس: 0092-42-35168184 e-mail: info@welfare.org.pk www.welfare.org.pk

تزکیۂ نفس، فہم دین، اصلاح احوال، توبہ اور آسٹوؤں کی بستی

جامع مسجد المنہاج

بغداد ناؤن (ناؤن شپ) لاہور

شہر اعتکاف

25 واں سالانہ

ذریعہ:
سیدالسادات شیخ المشائخ قدوة الاولیاء
رحمۃ اللہ علیہ
سیدنا طاہر علیہ السلام
القادی اکیلائی البغدادی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سنگت میں اعتکاف کریں

فقہی نشستیں، تربیتی حلقے، محافل قرأت و نعت، مجالس ذکر، خصوصی وظائف

خصوصی شرکت
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری + ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

نوٹ: معتکفین سحر اور افطار کیلئے مبلغ -/2000 روپے فی کس جمع کروائیں گے

تفصیلات صفحہ 54 پر ملاحظہ فرمائیں

ایڈوانس بینک یکم رمضان تک کی جائے گی۔

خواتین کے لیے الگ اعتکاف گاہ کا انتظام

Tel: 042-111-140-140

042-35163843

Cell: 0333-4244365

0315-3653651

منجانب: نظامت اجتماعات تحریک منہاج القرآن

TahirulQadri

TahirulQadri

www.minhaj.org

www.itikaf.com